بعون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان
مطبع منشی نولکشور میں طبع ہوا

واہ گورو یا ہو

مؤلف بہار بندرابن کورنش وتسلیم کے چمن زار مین مؤدبانہ کھڑا ہو کر موتی
شبنم التماس اور برگ گلبرگ سمن رنگ کاغذ کے چنتا ہے کہ اس گلدستۂ
معرفت کی تعظیم وتکریم سب مذہب والون کو شایان و واجب ہی اسمین موجب
ہے کہ اول تو اس بہارستان مین خصوصاً حدیقۂ فصل [illegible] مین بہت سے مضمونون کے
چمن کھلے ہوئے ہین اور دوسرے جو کہ نئے مضمونون سے فصل پہلی و تیسری بہت
چنے ہوئے رکھے ہین اور بلبل اجابت ہزار داستان او گلچین چمن اونکی چہچہہ زن
ہے اونکی سیر سے مشام شایقین کو مشکبو ہونا [illegible] ہون سے
رواہے ہان چوتھی فصل کی سیر طالب گیان [illegible] ہونی سیرابی

وشگفتگی کا ذریعہ ہوگی خواستگار حقیقت کو بیشک حق الیقین کی نسیم صبحدمی سے سرورنا محصور میسر آوے گا اور ثمر بیش رس نخل حق کہ جسکا پھل حوصلہ سمائی مین گنجایش نرکھے ہاتہ لگیگا مگر جسکے دل کا باغ مصفا و بہمہ صورت و رنگ سر سبز و شاداب نہین ہے اور جسکا دل تشنہ لب زلال نجات کامل خضر وار بعد طے مدارج مندرجہ فصلہای دیگر بیقرار نہین ہوا ہے اور دل کی آنکھین نرگس وار طرف حقیقت دوچار نہین ہین اوسکو چوتھی فصل اور دیباچہ کی سیر سے حصول آب حیات نہین ممکن بلکہ خوف دردسر و ہواز دگی سخت کا ہے احتیاطاً گذارش کیا گیا اور فصل پانچوین کی سیر گویا سیر چشمہ کشف معرفت کی ہی مگر اوس حالت مین کہ جب اصل مین نظر باطنی اور عشق خاص حاصل ہو مگر اتنا عرض کرنا ضرور ہے کہ بباعث عبارت سلیس اور آسان و رواجی کے مطالعہ اسکا بہت آسان مگر حصول ہونا مطلب اصلی کا بدون مداومت و مواظبت ہرماہ و آفتاب نہین ہوسکتا کیون کہ سیر ہونا من کا بدون پہونچانے غذاے ہواے سمن و شب بو دشوار اور بوجہ کہ اسمین صرف کلام معرفت ہین کوئی قصہ کہانی یا تواریخ نہین اسکا مطالعہ سن مارے کا کام ہے مدد لغت نامہ و فہرست مضامین سی مطالعہ بآسانی ہوسکتا ہے الا بدون سیر کل بہار بندرابن جیسا کہ حظ چاہیے ملنا مشکل ہے آیندہ شایقین کو اختیار اور جو میری عرض بیجا ہو تو میرے قصور کو عفو فرما کیجیے سیر بہار غرض آمدن نامدن

چون رفتار جانان چہ خوش آمدہ

فہرست مضامین بہار بندرابن

تمام شد

بولنا سچ اوسے نہ بھاوے ہے
منہ کو جسکے جھوٹ کھاوے ہے

جو قدم راستی مین نہاتے ہین
جان و تن دونون زور پاتے ہین

بے ایمانون نے یان رکھا چور
بے ایمانی کھوا دے لاکھ کرور

بعضی غفلت اگرچہ چھوٹی ہے
ایک بنیاد اوسکی کھوٹی ہے

جبکہ غافل ہوا ہے چوکیدار
کر دیا اوسنے چور کو ہشیار

شرح

بے ایمانی انسان مین بمنزلہ ایسے بیوقوف چور کے ہے کہ جو اپنا گھر لوٹ کر دوسرون کے حوالہ کر دے کل مدار انسانیت کا ایمانداری پر ہے اور جسمین کہ ایمانداری نہین وہ انسان نہین اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ پس جب کہ انسانیت ہی جاتی رہی سب کچھ جاتا رہا فقط چوکیدار کی غفلت ذرا سی ہی نقصان ہزارہا کا کرا سکتی ہے اگر دیکھیے تو چوکیدار نے چندان برا نہین کیا صرف سو گیا مگر اوسکے سونے مین خزانہ اوٹھ گیا اگرچہ چوکیدار نہوتا تو بہتر تھا کسواسطے کہ جہان چوکیدار ہے وہان اشتباہ ہوتا ہے کہ کچھ تو ہے جو چوکیدار مقرر کیا ہے

گر کسیکو صلاح دینی ہو
دیکھ لو وہ صلاح ایسی ہو

صرف ظاہر مین چکنی چپڑی نہو
اصل مین فائدہ بھی رکھتی ہو

بات تو تھی بڑی نصیحت کی
پر ہوئی وہ بڑی فضیحت کی

کیونکہ نادان اوسکو جانا نہ کچھ
چاند کی جگہ سر بتایا یہ کچھ

آزمائش بدون جو ہے کلام
بے تردد اثر ہے اوسکا خام

لغت	معنی	لغت	معنی	لغت	معنی
پوران	ہرجا موجود	تت	اصل و عناصر	درشٹی	نظر
پراپت	میسر	✤ ج ✤		دھن	آواز
پورب	پہلے	جگت	دنیا	✤ ر ✤	
پرم ہنس	صوفی	جنم	پیدا ہونا	رجوگن	خواہش
پریمی	عاشق	جگ	ضیافت واسطے خیر عقبیٰ کے	ریت	خلاص
پرش و پرکھ	حق و انسان			رکھیشر منیشر	عارف کامل صاحب طاقت
پنتھ	راہ مذہب و فرقہ	جیو	بندہ روح و حواس انسان	✤ س ✤	
پرکرتی	طاقت قائم بذات خود سبب ملکہ شناسائی	✤ چ ✤		سرب	کل
پرلوک	بہشت و دوزخ	چیت	دل	سروپ	ذات و صورت
پرپنچ	کل پیدائش	چیتن	روح و ذات حق تعالیٰ	سمادہی	شغل واسطے
پران	نفس	دیشٹا	ظہور	ستوگن	خلاف تموگن
پرمارتھ	عقبیٰ	پرچا	بحث و گفتگو	سامرتھ	صاحب طاقت
پرمارتھی	دیندار	چیتاتا	ذوصبری و قیام	ساگر	سمندر بحر قلزم
پھلجھون	بلکھون	✤ د ✤		سرت	خیال دل
✤ ت ✤		دھیانی	شاغل	سدھ	اہل باطن
تل	مقام سویدا	دھرم	فعل ثبت شائستہ	سیدھ و شستا	ثابت و زندہ دل
ترکوٹی	مقام نور		صواب	ساکشی	گواہ
تموگن	تاریکی و جہل	دیاودھرم	رحم و ایمان	سمرن	ذکر و یاد

یاد

لغت	معنی	لغت	معنی	لغت	معنی
سیل وسنتوکه	تحمل وصبر	شنکا بکلپ	شکوک و شبہین	کلیان	نجات
سیوک	مرید		خیالات	کوکرم	فعل بد
سوکرم	فعل نیک	شریر	جسم	کشٹم	دالتگان
سرگن	جو پیدا ہوا ہے	شکتی	طاقت	کال	وقت و شیطان
سکھوتی	گہری نیند	شانتی	تشفی کامل		و مرگ
سوارتھ	دنیا	شبد یعنی ناد	آواز جس سے	کھنڈن	منسوخ
سرشٹ	دونون جہان		پیدائش علم و	کارن	سبب
سوا ہا	دیوتا کی نظر کرنا		نور وجود و شہود	کارج	سبب ظہور
سیوا	خدمت		یعنی عالم لاہوت	✤ گ ✤	
شدھ	صاف		جبروت ملکوت	گھٹ	جسم و سبوچہ
سیبچ	خاکروب		ناسوت اور		یعنی گھڑا
سُرب	کُل		سلطان الاذکار	گپت	پوشیدہ غائب
سرون	سُننا		مین شبد کو	گرہی و گرہستی	عیال و اطفال دار
سمانا کار	موافق		ہُو و آہ	گگن	دماغ مقام نور
سین	خواب و خیال		نشان دیا ہے		و آواز ربانی
	یعنی وہ طور جو	✤ ک ✤		گورکھ	مرید کامل
	سونے کی حالت	کلیش	رنج	گن	صفت
	مین نظر آوے	کرم و کریا	فعل	✤ ل ✤	
✤ ش ✤		کلپنا ماتر	خیالی	لیش	موجب نشان

لغت	معنی	لغت	معنی	لغت	معنی
✤ م ✤		✤ ن ✤		✤ و ✤	
مہیکش	منجیات	نرلیپ	نرواست حق	واستو	درحقیقت
منڈل	مکان	نابھی	ناف	✤ ہ ✤	
مہارش	اولیاء کامل	نرتن	جامۂ انسان	ہردا	دل
من	دل یعنی قلب صنوبری	نمت کارن	بمنزلۂ آلہ	ہان	نقصان
		ناد شبد	آواز ربانی	ہیتو	باعث
منن	یقین لانا	ندہ دہیاسن	شغل حقیقت	ہتیا	عذاب
متھیا	نابود وجھوٹ	نکٹ	نزدیک	ہتکاری	خیرخواہ

ایک اونکار ست گور پرشاد

آد گور آئے نمہ

جگاد گور آئے نمہ

ست گور آئے نمہ

سری گوردیو آئے نمہ

دوہا

گورون بندنا تجھ سے نانک شاہ محبوب　　دسون سائیں رم رہی بیاپک شبدہ سروپ

دوہا

جس گھٹ مین پرگھٹ ہوی ست گور نانک شاہ　　سبھے اونکی بن گئی شبد رہے لولاے

تیری ہی ذات کو بقا ہے مدام　　ہونگے فانی تمام خاص و عام

تیرے ہی رحم سے ٹھکانا ہے　　اور جو کچھ کہون فسانا ہے

کیون نہ حافظ ہو اور تو موجود　　اپنے بندونکے پاس اے معبود

تو غفور الرحیم ہے یارب　　ہم گنہگار ہین سراسر سب

تجھکو ہے شرم پاس ہے اسکا　　نحن اقرب جو تونے فرمایا

ذات تیری ہین عرض ہستی ہے　　نیست اصل بلند و پستی ہے

علم ہے اور سرور وافی ہے　　وحدہٗ لاشریک وکافی ہے

عرض و جوہر یہ ہر دو واحد ہے	بیخودی صرف اسکی شاہد ہے
یہ جو کچھ دیکھنے مین آتا ہے	بے خودی مین نشان بتاتا ہے
کونسی شے سے تیری ہو تشبیح	ایک زنجیر دوسری تسبیح
ناقص العقل مین جو نادان ہون	طشت کاغذ مین بحر ڈالون ہون
لیک ہر شان اوسکی دیکھون ہون	دو مین اوس ایک ہی کو پیکھون ہون
ہان بقا اور فنا شمار مین دو	مطلب ہر دو کا ایک ہی تو ہو
ایک کہنا بھی دو کرے قائم	گو مگو چھوڑ کل ہے دائم
کون تجھ بن ہے کعبے مین روشن	ہے تو ہی بس پناہ بندرابن

تشریح

ذات محیط کی یہ تعریف ہی کہ جیسے ہر چیز عرض و جوہر رکھتی ہے اسیطرح اوس ذات کا عرض تو ہستی ہے اور علم و سرور وغیرہ اوسکے جوہر ہین جیسے کپڑا بذات خود تو جوہر ہے اور رنگ صفائی و ملائمت وغیرہ اوسمین عرض ہین اسیطرح ذات کے بھی جوہر و عرض ہین گیتا یعنی جاننے والا ہے اور چونکہ کافی و وافی ہے اوسکا سروپ ایستی انند یعنی سرور ہی مالامال ہے کہ دکھہ کا لیش نام ماتر بھی نہ کبھی ہوا نہ ہی نہ ہوگا اور وحدہ لاشریک و لا انتہا ہے کل مخلوق کا وہ ہی ایک خالق ہے اور اوسکی طرف سے کل انسانون اور حیوانون کی پیدایش ایک ہی طرح پر ہے سبکے عضو ایک ہی سی صورت پر ہین اگر ہر ایک فرقہ کا پروردگار علیحدہ ہوتا تو یہ ممکن نہین ہو سکتا تھا کہ پیدایش ہر فرقہ کی ایک ہی طرح پر ہو ہان پیچھے مذہبون کے پیشواؤن کی راے کے بموجب بعضے بعضے کامون اور چلنون مین فرق ضرور ہوا ہے ہنود کا

لباس اور طرح کا مسلمین کی پوشاک اور طرز کی مگر خالق کیطرف سے فرق نہین پس خدا
واحد ہے اور سب جسمون کا مادہ بھی واحد ہے اگر ذات کی ابتدا کو تلاش کیجیے تو
باد کو مشت سے ناپنا ہے اگر اخیر کا غور کیجیے تو دریا کو چنگلون سے خالی کرنا ہے
جب کوئی ابتدا مقرر کروگے اوس سے پیشتر بھی تو کچھ ہوگا اگر کوئی انتہا کہوگے تو
اوس سے پیچھے بھی تو کچھ رہیگا پس وہ ذات لا انتہا ہے پس انسان کو عشق خاص
اوسی ذات کل محیط کیطرف شایان و واجب ہے اوسی ذات کو صرف قرار ہے وہ ذات
حرف نفی سے مبرا ہے ہان بلند و پستی کا جز و نیستی بیشک ہے اور جو ذات مین عرض و
جوہر کہے یہ کہنا بھی جب ہی کہ جب انسان کو ایسی نظر ہے کہ ایک خالق ہے اور
دوسرا مخلوق ہے مگر جب انسان مین سے خودی جاتی رہتی ہے تو عرض و
جوہر دونو ایک ہی ہین اور یہ سب تماشا اوسی وقت تک نظر آتا ہے جبتک دوئی ہے
حالت جاگنے مین ایک دو نظر پڑتے ہین اور جب انسان سوتا ہے یعنی بیخود ہوتا ہے
اوس وقت نہ ایک ہے نہ دو اسیطرح بیخودی کے کمال مین ایک دو سب ہی غائب بلکہ فنا ہو
ہے اور چونکہ صرف ذات کو بقا ہے پس کونسی ایسی دوسری چیز ہے جس سے ذات کو
بنظر تشریح تشبیہ دیجاوے کیونکہ ذات بمنزلہ تسبیح ہے کہ جسکے سمرن سے نجات حاصل
ہوتی ہے اور جو کچھ کہ پیدا ہوا ہے وہ بمنزلہ زنجیر ہے کہ جسکو پیر مین ڈالنے سے
پابند ہوجاتا ہے پس وہ ذات تشبیہ سے مبرا ہے مین اپنی عقل کے نقص پر شرمندہ
ہوتا ہون کہ تو یہ کیا عقل آرائی کر رہا ہے کہین دریا بھی کاغذ کے تھال مین
سما سکتا ہے مگر پھر جو بغور دیکھتا ہون تو نظر آتا ہے کہ جو کچھ کہا جاوے گا وہ
اوس سے خالی نہین ہوگا اور ایک کہیے خواہ دو اصل مین ایک ہی ہے

ایک دو جگہ ہو کر دو ہوا پس دو مین وہ ایک مین وکمین قائم ہے اگر بقا کہا تو بقا صرف
ذات کو ہی اگر فنا کہا تو فنا پیدائش کو ہی پھر بھی صرف ذات ہی ہی مگر ایک کہنا بھی
دوئی مین داخل ہی کیونکہ ایک کہنے والا دوسرا ہوا جاتا ہے پس ایک نہ دو جو کچھ
ہے سو ہے سچ تو یہ ہی کہ کعبہ مین بھی وہی ہے اور بندرابن بھی اوسیکا ہے ظاہر
وہی باطن وہی اول وہی آخر وہی اگر عشق ہے تو سب عاشقون کا وہی ایک
معشوق ہے ہان کسی نے خلوت مین پایا کسی نے چوڑے کسی نے بے لباس
دیکھا کسی نے بالباس کسی نے بولتے دیکھا کسی نے چپ دیکھا جھگڑا صرف ظاہری مین
ہے باطن مین تو وہ ایک ہی معشوق ہے ہان جنہون نے دیکھا نہین اور دیکھنے کی
زبانی سنا ہے یا کچھ اپنی عقل آرائی سے گڑھت گڑھی ہے تو اور بات ہے
مگر شاید ایسا ہو جاوے تو تعجب بھی نہین جبکہ پہلے شغل ہووے المجاز قنطرۃ الحقیقۃ
یعنی مجاز سیڑھی ہے حقیقت کی اول ذات سرگن یعنی با صفت کی طرف
طبیعت لگی ہووے بعدہ کچھ نسبت نرگن یعنی ذات بے صفت کی سمجھ مین آتا ہے
اما بعد التماس کرتا ہون کہ یہ چشمہ معرفت مشتمل ہے اوپر پانچ فصل مفصلہ ذیل کے

فصل پہلی - اس فصل مین ایسی نصیحتین درج ہین کہ جو انسان کو خصوصاً جو متعلق
اسرار دنیا کے واجب العمل ہین اور عامل کو ذریعہ حصول معاش با صواب اور
کسیقدر میسر آنا علم و عقل معاد بھی متصور ہے اور چند غزل اور شبد وغیرہ بھی
درج ہین ؎

فصل دوسری - اس فصل مین اہل نشا یعنی ست بانت شاسترون نفوق
مہاتمایون اور چند دیگر مذہبون کا نسبت موکش وغیرہ لکھا ہے ؎

فصل تیسری ـ مؤلف کی رائے نسبت اختلافات جو باہم شاستروں اور دیگر مذہبوں میں واقع ہے و فوائد ست سنگ یعنی صحبت فقرا و نقصان کام کرودھ لوبھ موہ اہنکار یعنی حرکات خمسہ و فوائد دیا دہرم سیل سنتوکھ اودارتا و بیراگ وغیرہ *

فصل چوتھی ـ اس فصل میں ابدھیاتم یعنی بیدانت کا چرچا ہے *

فصل پانچوین ـ جا ملنا نادکے دھیانی کا پرش میں اور نسبت ناظرین سے راقم کی دعا جناب باری میں * اب مستدعی ہون کہ جو قصور عبارت اور شعروں کے وزن و قافیہ میں ناظرین باتمکین کی نظر سے گذری تو نظر معرفت کر کر اوسپر توجہ کم فرماوین کیونکہ عبارت آرائی دیگر شی اور معرفت کا جلوہ دیگر شے ہے بیت شعر نگویم برابر آب حیات * من نمی گویم فاعلاتن فاعلات * مصنف کا صرف منشا یہ ہے کہ شائقین اسکے مطالعہ سے بہ آرام اور رواہ نجات حاصل کریں ہان حتی المقدور عبارت آسان و مختصر تحریر ہوئی ہے بلکہ اکثر مثالوں میں بھی اختصار کیا گیا ہے اور ارادتاً تو کوئی سخت یا سست کلام یا کسیکی مذمت یا بیجا تعریف نہیں لکھی ہے اور کوئی شکل ہووے تو وہ خالی مطلب مفید سے نہوگی اوسکو ایسے تصور فرمانا چاہیے کہ جیسے باغ میں گھاس پھوس اور کانٹے بھی ہوتے ہیں مگر وہ گھاس کوڑا نہیں اور کانٹہ کانٹہ نہیں بلکہ بعضی سخت بیماری کے واسطے وہ کانٹہ اور گھاس اکاسیر ہوتی ہے اور جو کہ حرف ہندی زبان کے خصوصاً چرچا بیدانت میں لکھے گئے ہیں اوس سے یہ مراد ہے کہ سمجھنا بیدانت کا بغیر ہادی مشکل ہوگا اور سوائے پنڈتوں کے دوسرے کو سمجھانا مشکل بلکہ ناممکن پس اگر کسی ساد ھو یا پنڈت سے کچھ دریافت کرنا ہووے تو بآسانی صرف حرف ہی کے کہنے سے مطلب براری ہوجاوے اور بلحاظ اسکے کہ کتاب کی

ضخامت زیادہ ہوجاوی گی اور فرصت نے بھی جواب دیا پس اگر مضمون باختصار
تمام درج ہوئے اور واسطے ہندی جاننے والون کے اسکا ترجمہ بھاشا
مین تیار ہوا ہے اب دست بستہ میری یہ عرض ہے کہ کاغذ مین معرفت تحریر
ہوئی ہے سو اسطرح پر ہے جیسے ریت مین شکر پھیلی ہوئی ہے جو چینٹی ہو کر یعنی
ابھمان کو چھوڑ کر شکر کھانا چاہے گا اوسکو بیشک خالص شکر ملیگی اور
بھائی ہاتھی کو ریت مین سے صرف شکر میسر نہین ہو سکتی مگر چونکہ اسمین بہت
کر کے شکر اوپر ہی وا دھری ہے میری ہر نوع تشفی ہے کہ سبکا ہی منہ
میٹھا ہوگا کیونکہ ریت بھی بار ریت ہے مگر ہان جیسے شکر کھانا ہو وہ شکر
نہ کھاوے اب شایقین و ناظرین سے یہ آرزو ہے کہ جہان کہین سہو و خطا
دیکھین عفو و اصلاح سے زیب بخشین
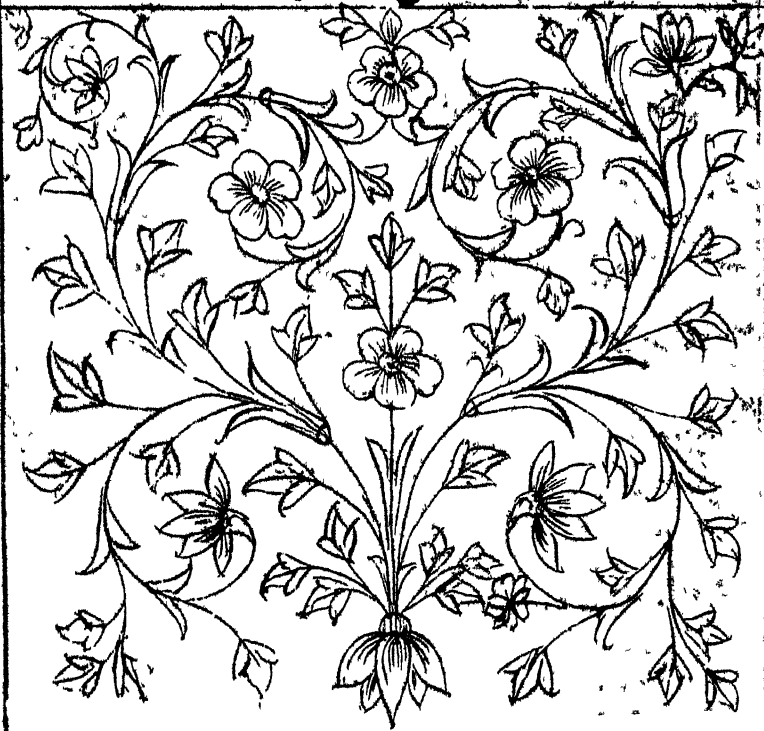
اس فصل مین وہ نصیحتین درج ہین کہ جو انسانکو خصوصًا بہ تعلق اس دنیا کے واجب العمل ہین اور عامل کو ذریعۂ حصول معاش باصلوٰۃ اور کسیقدر میسر آنا علم و عقل معاد بھی متصور ہی اور چند غزل و شبد وغیرہ بھی درج ہین

بی نیازی تو شان مولی ہے	آدمی کو نیاز اوسکے لئے ہے
نیک خو باادب نیاز شعار	ہے وہ خوشرنگ پھول خوشبودار
نیک خصلت ہمیشہ خوشدل ہے	بے تردد عزیز ہر دل ہے
اوج عزت کا جو سرور ہیگا	وہ مؤدب کے بس حضور ہیگا
دین و دنیا کا عیش حاصل ہے	ان کلامون پہ گر تو عامل ہے

تشریح

جو انسان نیک چلن ہی اور شیوہ ادب اور عاجزی کا رکہتا ہی حقیقت مین مانند ایسے پھول کے ہے کہ جسمین رنگ اور خوشبو دونون موجود ہین ایسا شخص آپ بھی خوش رہتا ہے اور دوسرے کو بھی خوش رکھتا ہی بلکہ سبکو پیارا معلوم ہوتا ہے اور چونکہ دل اوسکا باعث نیک چلنی اور نیاز و ادب کے دنیا کی کدورت سی صاف رہتا ہے اور بُرے کامون سے پرہیز کرتا ہے اوسکو معرفت مین بھی ضرور رسائی میسر ہوتی ہی غرض دونو ہاتھ شیرینی ہے

چاہیے تمکو بولو میٹھا بول	خرچ کوڑی نہووے انمول
جو تجھے اور مین برا دیکھے	چاہیے تجھکو تو نہ وہ سیکھے
غصہ دیتا ہے خوش زبانی سے	آگ تجھتی ہے جیسے پانی سے
جو نہ اقرار کو نبھاتے ہین	بولو تم جھوٹ یہ سکھاتے ہین
لاکھ دشمن کا خوف تو مت کر	گر ڈرے تو خوشامدی سے ڈر

تشریح

دیکھیے میٹھا بولنا کیسا اچھا ہے کہ اپنے تئین تو کسیطرحکی زیرباری نہین اور دوسرے کو سرور حاصل علاوہ اسکے دوستی و محبت پیدا کرے بے شک میٹھا بولنا بمنزلہ آواز کوئل ہے اور تلخ بولنا ایسا ہے جیسے کوّے کی آواز کہیے کوئل کیا دیتی ہے اور کوا کیا لے لیتا ہے مگر کوئل کی آواز سنکر طبیعت خوش ہوجاتی ہے کوّے کی آواز سے نفرت ہوتی ہے اسی جگہ سے ظاہر ہے کہ انسان خلقت مین ایک ہے مگر عادت مین ایک بد دوسرا نیک ہے

اور ظاہر ہے کہ دوسرے کا برا جاننا نہایت برا معلوم ہوتا ہے پس آپکو برا
بولنے سے پرہیز لازم آیا اور دیکھئے کہ اگر کوئی دوسرا غصہ میں ہے تو آپکی
شیرین کلامی کی بے شبہہ اوسکا غصہ جاتا رہیگا مگر یہ سمجھنا ضرور ہے کہ میٹھا
بولنے سے مراد نہیں ہے کہ تم جھوٹے جھوٹے اقرار کرو یا خوشامد کرو
یہ دونوں باتیں تو نہایت ہی بری ہیں جو جھوٹا اقرار کرتا ہے وہ دوسرونکو سکھاتا ہے
کہ تو بھی مجھسے جھوٹے اقرار کر تب ہی پورا پڑیگا بعضے آدمیوں کی یہ عادت
ہوجاتی ہے کہ خواہ مخواہ کچھ بے مطلب بے ارادہ ہی اقرار کردیں اور
جس سے اقرار کرتے ہیں اوسکو اکثر ناحق تکلیف و حرج پیدا ہوتا ہے تم نے
کسی شخص سے اقرار کیا کہ آج شام کو ضرور آؤنگا اب وہ شخص تمہارا انتظار رہا
بلکہ وہ اپنے چند حرج کر کے تمھاری راہ دیکھتا رہا اور تم گئے نہیں کہیے کیا نتیجہ ہوا
آسامی سے نرا سا جیسے اسیکو عذاب بے مزہ کہتے ہیں فقط خوشامدی ظاہر میں
تو خوش کردیتا ہے مگر باطن میں نہ دین کا رکھتا ہے نہ دنیا کا کسی نے خوشامد
کی تو خوش آمد مبالغہ ہوتا ہے پس جسکی خوشامد کی اور اگر وہ بے وقوف ہوئے
تو اوسکے کلام سنکر (جھوٹی تعریف سے) طبیعت میں نہایت خوش ہوئے کہ حقیقت میں وہ شخص
ایسا ہی ہے جیسا یہ کہتا ہے کہیے اب کدھر کے رہے اگر کچھ اپنے میں کمی کا خیال
ہوتا تو آیندہ ترقی کرنے کی طرف متوجہ ہوتے اور اب تکلیف اوٹھانے کی
کیا ضرورت رہی جب باتوں کی بات میں ہی عرش تک جا پہونچیں اب
غور کیجیے کہ ایسے شخص سواے خاک اوڑانے کے اور کیا کرینگے

جو جوانی میں بارکش ہونگے	وہ ضعیفی میں کیوں نہ خوش ہونگے

ایک تقصیر جو چھپاتے ہین *	دو قصور اپنے سر پہ لاتے ہین
جو کہ سستی کی سمجھ پھیری ہے	جان کو اوسکے روگ گھیرے ہے
جب ملے جیز منفعت یا سستی	کیون نہ اوسپر طمع رہے ہستی
دشمنی علم سے کسیکو نہین	بے وقوفون کا آہین ذکر نہین

تشریح

ظاہر ہے کہ جس انسان نے اپنی جوانی مین محنت کی ہے اوسنے سرمایہ واسطے ضعیفی کے پیدا کیا ہے اب ضعیفی آسانی سے گذرتی ہے جوانی کے ایک دن کی محنت سے جو کام ہوجاتا ہے وہ ضعیفی مین ایک مہینے کی محنت سے نہین نبتا اور جو دکھہ کہ جوانی مین محنت کے سبب سے ذرا سا معلوم ہوتا ہے وہ بڑھاپے مین سن بھر سے بھی زیادہ معلوم ہوتا ہے فقط تقصیر کا چھپانا بہت برا ہے دیکھیے اول تو یہ کہ جو تقصیر کو چھپاتے ہین ایک اور دوسری تقصیر بڑھاتے ہین کیونکہ تقصیر کا چھپانا بھی تو قصور ہی ہے دوسرے جب کوئی قصور چھپایا جاتا ہے تو ایسا سمجھا جاتا ہے کہ کچھہ بہت بڑا قصور ہوگا جو اسنے چھپایا ہے فقط سست آدمی ایسا ہی جیسے لنگڑا لولا ہوتا ہے نہین لنگڑے لولے سے بھی نسبت نہین ہوسکتی کیونکہ لنگڑے کے تو پیر نہین جو چلے مگر حضور کے تو فضل الہی سے ہاتھہ پیر بھی موجود مگر ہلاتے نہین ایک مثل ہے کہ ایک کاہل کہین ایک درخت کے تلے پڑا تھا اوسکی چھاتی پر اوس درخت پر سے میوہ آپڑا اب آپ کھانیکو تو چاہتے ہین مگر اوٹھانیکا آلکس اوس درمیان مین کوئی شتر سوار جاتا تھا آپ نے شتر سوار سے کہا کہ بھائی ایک کام ہمارا

مجھ سے جانو شتر سوار نے رحم کیا کر اپنے اونٹ کو ٹھہرایا اور اترکر پاس حضرت کے آیا آپ نے کہا کہ یہ میوہ میرے منہ میں ڈالدو شتر سوار نے کہا کہ واہ یہ بھی کام تمسے خود نہیں ہوسکتا تھا تو آپ نے فرمایا کہ واہ جی تم بڑے سست ہو تم اتنے سے کام میں تکرار کرتے ہو دیکھیے یہ کیفیت کاہلوں کی ہے اور لٹیرے چور کو توالی ڈھونڈتے تھے جب کہ انسان کو چینہ مفت یا سستی سے ملے تو بہت سمجھ لینی چاہیے سوچ لے کہ کچھ دال میں کالا ہے طمع کو دور کرے یہ طمع ایسے موقع پر کہتے ہے کہ میرے جال میں آیا فقط علم کچھ مراد لکھنے پڑھنے سے ہی نہیں ہے علم کے معنی ہیں جاننا پس واقفیت اور تمیز نیک و بد یہ بھی علم ہی ہے اور بیوقوفی خلاف اسکے اسکو جہل کہتے ہیں **مصرع** کہ ز علم بودن بود غافلی + اول تحصیل علم بہت ضرور ہے جب تک تا وقتیکہ عقل نہیں ہوئی نہ صورت درست نہ اوس سے کچھ کاربراری ہوسکتی ہے **مصرع**

کہ بے علم نتوان خدا را شناخت

اچھی پوشاک اپنی دشمن ہے
اگرچہ درزی کو روز روشن ہے

چھپا بیچتے ہیں رنگون سے
آدمی کو کلام ڈھنگوں سے

بے وقوفوں کی دل لگی دیکھو
جھوٹی امید چلبلی دیکھو +

بیوقوفوں کا ل زبان پہ ہے
اونکا ہمراز تو زبان پر ہے

سو کتابوں کا ڈھیر رکھا ہو
پر پڑھے کس طرح سے پکا ہو

تشریح

جو شخص کہ شوقین وضعداری کی پوشاک کے ہیں بیشک وہ اپنے ساتھ

بدسلوکی ہی کرتے ہین اگرچہ درزی کا کچھ قصور نہین ہوتا ہے دیکھئے اول تو
بیشتر تو ضرورت ہی پڑتی ہے اور اگر ذرا کسی طرح سے کچھ درزی سے کچھ
یا ذرا تنگی ہی مین فرق ہوگیا اب نہایت رنج پیدا ہوا
پھاڑ ڈالنے کا ارادہ کرتے ہین اور درزی کا سینہ چاک کیا چاہتے ہین اگر
مستقل مزاجی ہی تو خیر ورنہ غصہ مین کپڑے کو پھاڑ ڈالا اب دوسرا تیار کراتے ہین
اور اگر اوسی کپڑے کو پہنا تو ہر وقت طبیعت تنگ رہتی ہے ماسوا اسکے بلحاظ
وضعداری کے ہر وقت اوس کپڑے کی حفاظت کرتے ہین نزاکت
سے قدم اوٹھاتے ہین ایک وضع کے ساتھ ہاتھ ہلاتے ہین غرض دام
خرچ کرکے جان وتن کے لئے جھگڑے کر ڈالتے ہین انسان کی عزت
وضعداری اور صورت نمائی پر منحصر نہین ہوتی انسان کے طریقہ اور طرز
گفتگو دیکھی جاتی ہی مگر ہان جانور کی قدر رنگ اور خوبصورتی سے ہی ہوتی ہے
فقط نادان آدمی اپنے وقت کو مفت ضائع کرتے ہین اور ناحق کو رنج اوٹھاتے ہین
کام اونسے ہوتا نہین جھوٹی جھوٹی امید وبندش گرہا کرتے ہین وہ پوری
ہوتی نہین پس دکھی ہوتے ہین فقط بے وقوفون کے دل مین گنجایش
نہین ہوتی جو دل مین آئی بغیر سوچے سمجھے کہدی اگر دوسرے نے کوئی بات
کہی اور اوسکو اوس بات کا ظاہر کرنا منظور تھا مگر نادان بغیر ظاہر
کئے نہین رہتا اسواسطے کہ اوس بات کے رکھنے کو اوسکے دل مین تو جگہ
نہین پھر کہان رکھے زبان پر لاکر نکال دیتا ہے فقط یہ سب خرابیان
بے علمی کے سبب سے ہوتی ہین ظاہر کی تو دو فوائد اسمی کھلی ہین پر اندر کی بند

اپنا جسم اوسے نہ بچاوے ہے ✤ منہ کو جسکے جوت کھاوے ہے
جوہر راستی مین نہاں ہین ✤ جان وتن دونون زور پاتے ہین
بے ایمانون سے پال رکھا چور ✤ بے ایمانی کھووے لاکھ کرور
جسم غفلت اگرچہ چھوٹی ہے ✤ لیک بنیاد اوسکی کھوٹی ہے
جبکہ غافل ہوا ہے چوکیدار ✤ کر دیا اوسنے چور کو ہشیار

تشریح

بے ایمانی انسان مین بمنزلہ ایسے بیوقوف چور کے ہے کہ جو اپنا گھر لوٹ کر دوسرون کے حوالہ کر دے کل مدار انسانیت کا ایمانداری پر ہے اور جسمین کہ ایمانداری نہین وہ انسان نہین اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ پس جب کہ انسانیت ہی باقی رہی سب کچھ جاتا رہا فقط چوکیدار کی غفلت ذرا سی ہی نقصان ہزارہا کا کرا سکتی ہے اگر دیکھیے تو چوکیدار نے چندان برا نہین کیا صرف سوگیا مگر اوسکے سونے مین خزانہ اوٹھ گیا اگر چوکیدار نہوتا تو بہتر تھا کسواسطے کہ جہان چوکیدار ہے وہان اشتباہ ہوتا ہے کہ کچھ تو ہے جو چوکیدار مقرر کیا ہے

اگر کسیکو صلاح دینی ہو ✤ دیکھ لو وہ صلاح ایسی ہو
صورت ظاہر مین چکنی چپڑی نہو ✤ اصل مین فائدہ بھی رکھتی ہو
بات تو تھی بڑی فصیحت کی ✤ پر ہوئی وہ بڑی فضیحت کی
کیونکہ نادان اوسکو جانا کھہ ✤ چاند کی جگہ سر تایا یہ کھہ
آزمایش بدون جو ہے کلام ✤ بے تردد اثر ہے اوسکا خام

تشریح

کسی شخص نے کہا کہ چاند کے درشن کرنے سے تسلی تمام دل و نظر مین آتی ہے
کسی نادان نے وہ سہو سے چاند کی جگہ حرف سر کا کہہ دیا اب جس شخص نے
سنا اوسکو سر دیکھنے کا شوق ہوا اب اپنے سر کو دیکھ نہین سکتا تو دوسرے
کے سر کو دیکھتا ہے اوسمین جو خون نظر آئی اوس خون کو بطور دل لگی
پیتا اور مار ڈالا دیکھیے کیسی غلطی ہے کہ بجاے ثواب کے عذاب گلے پڑا
سو واسطے نادان کے کلام پر عمل کرنا بھی موجب نقصان ہے فقط بعضے
شخص کلام سے سارے مسائل سیکھ لیتے ہین مگر عمل کسی کلام پر نہین کیا پس
آزمایش مین ایک بات بھی نہین آئی اب ایسے سیکھنے سے کیا کچھ مطلب برآری
ہوتی ہے پیٹ روٹی کھانے سے بھرتا ہے روٹی کے نام لینے سے
سیر نہین ہو جاتا

اصل مین آدمی جو ہے سچا	خاص ہری کو وہ جانتا اچھا
نیک خو ظالمون سے بہتر ہے	نیک جانون کو علم جوہر ہے
بطن اشراف پاک مسکن ہے	جیسے آئینہ صاف و روشن ہے
جسم و دل جسکے دونون ہین مقبول	جیسے روشنی مین رکھا پھول
صاف دل کا وطیرہ یہ ہوتا	اور کی بہتری مین جی کھوتا

تشریح

جس آدمی کا چلن نیک ہے وہ بیشک پڑھے لکھے سے اچھا ہے اگر چلن
نیک نہوا اور علم خوب حاصل کر لیا وہ ایسا ہے جیسے جھوٹا موتی

اگر علم بھی ہووے اور چلن بھی اچھا ہووے تو کیا کہنا ہے بس مشک تماش
ہے جس شخص کا بدن اور من دونون درست ہین وہ ایسا ہے جیسے پھول
روشنی مین رکھا چمکتا ہے فقط جو صاف دل آدمی ہین وہ دوسرے کی
بہتری مین خوش ہوتے ہین اونکو حرص نہین آتی سمجھ لیتے ہین کہ
یہ بہتری اوس شخص کی خدا کی مرضی سے ہوئی ہے اور جو اوسکی بہتری
ہوئی ہے تو اوس سے کبھی نہ کبھی اپنے کو بھی کچھہ نہ کچھہ فائدہ ہی ہوگا بلکہ
ایسے شخص دوسرون کی بہتری کے لیے اپنے جان و مال کو تصدق کر ڈالتے ہین
اور بعضے شخص دوسرے کی بہتری مین رنجیدہ اور افسردہ خاطر ہوتے ہین
بلکہ باوکی ہنرا کرتے ہین اور جو کوئی کام نیک دوسرے سے بن جاتا ہے اور
اونسے ہو نہین سکتا تو از راہ مشیخت اوس نیک کام مین ہزارون عیب نقصان
دیکر اپنی طبیعت کو سمجھا لیتے ہین اور اپنے ساتھیون مین ایسی ایسی باتین کر کر
اپنی سمجھہ و رسوخیت کو قائم کرتے ہین اور اوس نیک شخص کی ہتک کے
درپے رہتے ہین اب اس بیوقوفی کو دیکھیے کہ اول تو عمل خلاف مرضی خدا
ہوا کہ جو خدا نے کیا اوسکے کیے مین اپنے دل کو رنجیدہ کیا دوسرے جسقدر
اپنے کو میسر تھا اور اوس سے خوشی حاصل تھی اوس خوشی کو اپنے ہاتھہ سے
کھویا مثل مشہور ہے پرائے کو شگون کے واسطے اپنی ناک کٹائی تیسرے نام
حسد ہی پایا اب اس مرض کا کیا اچھا نسخہ ہے کہ نہ دام خرچ ہووین اور
نہ کچھہ پیسا پاسی کرنی پڑے اور آرام بخوبی ہوجاوے چار شخص برابر کے
حصہ دار ہوتے ہین ایک تو وہ جو روپیہ خرچ کر کر نیک کام کرے اور

دوسرا وہ جو اونہین تین دوشمن سے شریک ہووے اور تیسرا وہ جو ہیچ کرے الٰہی
بست ند با وستے اور چوتھا وہ جو من ہین اوسکے کام کو دیکھکر خوش ہووے
اسطرح کا عذاب ہین بھی جھپ لینا چاہیے کیے اب اسمین کیا شیء سب
جو من ہین خوش ہوجاوے اور چوتھائی کا مالک سنے ہیسا اونکو بھی آرام
اور وہان بھی آرام

جنکو لکھنے کا سلیقہ آیا نہ ڈھنگ	وہ دوات و قلم سے کرتے ہین جنگ
فضل جب ہیچ کام سے کے رہتا	زنگ چھٹنے سے وہ بچا رہتا
بات جب پیچ شمار نہ کرتا ہو	فائدہ سیکھنے سے پھر کیا ہے
کام اپنے کو سینہ چھپاتا ہے	لوگ کہتے ہین اوسکو ہے دانا
وقتہ پھر وہ نہ کام کا سہو کرے	وقت پر کام ہووے تا کہ بسر

شرح

دیکھیے لکھنا تو ایک حرف کا نہین آتا مگر قلم تراش مقام دوات رکھتے ہین بیچ
لکھنے کے نام تو کبھی ایک صفحہ بھی نہین لکھتے مگر دس پانچ قلم کی خرابی اور
آجاتی ہے اور دوات کا سوف سیاہی ہر روز بدلا جاتا ہے پیچ سے نا بیچ
سمجھتے ہین کہ ان پڑھا لکھے تو بیچ ہے نام محمد فاضل فقط جبکہ فضل کام میں
آتا رہتا ہے اوسپر نوبت زنگ لگنے کی نہین آتی اس سے یہ غرض ہے
کہ جو شے کام مین آتی رہیگی وہ قائم رہیگی اور اوس سے مطلب براری بھی ممکن ہے
فقط بس راہ نہ چلنا اوسکے کوس کیا شمار کرنے جس کام کو نہ کرنا ہے اوسکے
سیکھنے مین وقت ضائع کرنا ہے انسان کو چاہیے جو کام اپنے ذمہ کا

سے ہے اوسمین ہی پیروی کرے تو فائدہ حاصل اوٹھاوے گا دیکھیے خدمتگار
اگر خدمتگاری کے کامون مین شعور پیدا کرے گا تو اوسکی ترقی ممکن ہے اور اگر
مالک کے کامون مین دخل دیگا اور جو کام مالک کے ہین وہ کیا چاہیگا تو خراب ہی
ہوگا جیسے کوا ہنس کی چال چلا اپنی بھی بھولا اور جو کام خدمتگاری کے ہین وہ
مالک سے نہین ہو سکتے مالک کا ایک گھنٹہ دس پانچ روپیہ کی قیمت رکھتا ہے
خدمتگار کا ایک گھنٹہ برابر ایک پیسے دو پیسے کے ہوتا ہے پس مالک کو ایک
گھنٹہ اپنے کام مین لگانا بہتر ہوگا فقط انسان کو چاہیے کہ واسطے اپنے کامون کے
وقت کو تقسیم کرے اور جو وقت جس کام کا مقرر کیا ہے اوس وقت اوس کام کو
ضرور کرنا چاہیے اگر ایسی قید نہوگی تو کبھی وقت پر کام نہوگا اور جب وقت پر
کام نہوا تو وہ کام کبھی درست نہوگا بلکہ آہستہ آہستہ اوس کام کا کرنا
بھی بند ہو جاوے گا اسی واسطے بزرگون نے اکثر قید مقرر کی ہے کہ بغیر قید
کے نادانون سے مطلق کچھ نہو سکیگا اس مقام پر تذکرہ مفصلۂ ذیل بھی بہت
ضرور ہے اکثر دیکھنے مین آیا ہے کہ جہان کسی شخص کو دو چار کام ایک وقت مین
درپیش آئے اب وہ شب و روز تفکر مین ہے کبھی کسی کام کی طرف توجہ کرتا ہے
کبھی کسی کام کی طرف پورا کوئی نہین کرتا یہ بھی بڑی نادانی ہے انسان کو چاہیے
کہ جب ایسا اتفاق کہ جسکا ذکر اوپر آیا ہو جاوے تو تشویش نکرے اور جسقدر
کام کہ درپیش آوین اون مین سے ایک ایک کام نمبروار حسب ضرورت انجام
دیتا جاوے تا سانی سب کام پورے ہو سکے

یہ غرور اک طرح کی گھاس ہے بس زہر رکھتی ہے جسکی ہر اک نس

کوڑے کرکٹ مین آپ لہراوین	باگمین ڈہونڈہیے تو لب پاوین
بے محل بولنا چھلکنا ہے	سچ تو یہ آب کو ٹپکنا ہے
گفتگو اوسکی آوے سبکے پسند	وقت خاموشی کہنا کر دے بند
ہونا شرمندہ بے تمیزی پر	زور والون سے پس تو ہے بہتر

تشریح

یہ سچ ہے غرور نہایت سخت زہریلی گھاس ہے دیکھیے زہر کا کھانا آدمی کو دنیا سے
اوٹھاتا ہے مگر اسکا زہر ایسا برا ہے کہ دنیا اور دین دونون سے خارج
کرتا ہے یہان لعنت کہلاتا ہے وہان جہنم کی آگ مین جلاتا ہے یہان نیچا
دکھاتا ہے وہان سولی پر چڑہاتا ہے یہان نیک آدمیون سے علحدہ
کراتا ہے وہان شیطان سے جا ملاتا ہے حقیقت سے ہے کہ یہ گھاس کمینون
کے دل مین کہ جو بمنزلہ تودہ کوڑے کرکٹ کے ہین پیدا ہوتی ہے اشرافون
کے دلمین کہ بمنزلہ باغ ہے اوسمین اسکا پتہ بھی نہین یہ غصہ وری آدمی کی
زبان کو خراب کراتا ہے آتا کچھہ نہین مگر جوش کا انتہا نہین حقیقت مین
ایسے بولنے سے اپنی آب کھوتی ہے دوسرے سمجھہ لیتے ہین کہ صورت بہت
اچھی مگر سیرت کے نام خیر و عافیت اور جس شخص مین غصہ ور نہین ہو اوسکی
گفتگو بہت معقول جب کہ چپ رہنے کا وقت آوے چپ ہوجاتا ہے اپنی
تعریف نہین کرتا اور اگر کاشکے کوئی کلام جابجا نکل جاوے تو پہر
شرمندہ ہوتا ہے پس تکلیف کے نشان چہرہ پر جھم جہاتے ہین اور جاہلون کی
یہ صورت ہے کہ قصور بھی کرین اور نادم نہ ہووین چوری و سینہ زوری

خرچ کرنے کو جب بڑہاؤ ہات | اپنی تھیلی سے پہلے کر لو بات
درجہ اوسط سے جو گذرتے ہین | صاف نیکی سے وہ لڑتے ہین
جبکہ دنیا ہے جلد تو دیدے | یا ہو جلدی جواب مین اوسکے
جسنے پایا ہے نیک خدمتگار | مل گیا مفت صحبتی غمخوار
سچے نوکر کی قدر کیا تو لو | اپنے گھر کی فصیل تم بو لو

تشریح

تھیلی سے بات کرنے سے یہ مراد ہے کہ انسان اپنے گھر کو دیکھ لے جسقدر پونجی موجود ہووے اوسکے بموجب خرچ کرے اگر زیادہ خرچ کرے گا تو ظاہر ہے کہ خواہ قرض لانا پڑے گا یا چورانا پڑے گا ایسے خرچ کرنیوالے کو شہ خرچ نہین کہا جاتا اسکا نام فضول خرچ ہے شہ خرچ وہ ہے کہ بخیل نہین ہے اور اپنی استعداد کے بموجب خرچ کرتا رہتا ہے مگر جو اپنے درجہ سے گذر جاتے ہین وہ بیشک نیکی سے مقابلہ کرتے ہین ایسے شخصون کے پاس نیکی نہین ٹھہر سکتی جب کہ زیادہ خرچ کیا ہے بے شبہ ایمان مین فرق آوے گا اور بہ نسبت آرام کے تکلیف زیادہ پاوے گا وہی فضول خرچ کہلاتے ہین سچ ہے جسقدر چادر ہو اوسیقدر پیر پسارنے چاہیے ورنہ خواہ چادر کو نقصان پہونچیگا یا پیر کو گرمی سردی اثر کرے گی پس زیادہ پیر پسارنے سے کیا حاصل ہوا فقط اگر خدمتگار نیک ہے حقیقت مین وہ بجاے دوست غمخوار کے ہے اور جیسے شہر پناہ سے شہر کی حفاظت متصور ہے اوسی طرح نیک خدمتگار گھر کی پناہ ہے سچ ہے آدم کمیاب ست

جب کہ انسان غصہ کرتا ہے	وہ اوسمین آنکھ کو جھپکتا ہے
جسے تو غصہ کی جان نادانی	اوسمین ہوتی ہے اپنی ہی ہانی
ہے غلط جو ہنسی کو جانے دلیل	کھل کھلانا کرے گا اوسکو ذلیل
جو بچا چاہے ہان قصوروں سے	کرے پیسہ وہ فتوروں سے
روپیہ لالچی کو آتا ہے ؛	بلکہ کچھ گھر سے اوسکے جاتا ہے

تشریح

ظاہر ہے کہ غصہ والے کو دور اندیشی نہین رہتی جو چاہتا ہے سو بکتا و سمجھتا ہے
بس فقط بند ہوئی زبان کھلی اور اگر غصہ والے کی صورت بھی دیکھیے تو بھی ایسی ہی
حالت ہو جاتی ہے کہ مارے غصہ کے آنکھ تو بند کر لیتا ہے اور زبان
تڑتڑ چلی جاتی ہے اور غصہ صرف نادانی سے پیدا ہوتا ہے اور اپنا صریح
نقصان کرتا ہے فقط بعضے شخص کا ایسا دستور ہو جاتا ہے کہ جب اوسکو
کسی بات کو صحیح کہنا ہے تو بجائے زبان سے کہنے کے وہ ہنس دیتا ہے
وہ اپنی ہنسی اور کھل کھلانے کو یہ سمجھتا ہے کہ اوس سے ثابت ہو جاویگا
کہ مجکو اقبال ہوا مگر یہ غلط ہے اور ایک طریقہ بیہودگی کا ہے فقط ایک
بیہودگی نشست و برخاست کی اور دیکھیے کہ قصور کرتے ہین اور عزت
چاہتے ہین مثلاً زید واسطے ملاقات بکر کے گیا اب بکر اپنے مکان مین گدی
تکیہ لگائے بیٹھا ہے زید کہ جسکی طبیعت مین کچھ رعونت زائد ہے بکر کے
پاس پہونچا ابھی سلام بندگی بھی پوری نہین ہوئی کہ آپ برابر تکیہ کے جا بیٹھے
اور امیدوار ہین کہ بکر اونکی کچھ تعظیم و تکریم بڑھ کر کرے کہیے آپ کو

سر پہ بٹھاوے یا گدیون سے ٹانگ دے یا کھونٹی سے لٹکا دے کیا کرے ماسوا
اب حضور اپنے کامون اور چالاکیون کی ثنا خوانی کرنے لگے اور امیدوار ہین
کہ بکر کچھ بڑھ کر تعریف کرے اب اپنے منہ سے ہیرا لعل موتی تو بن گئے
کہیے اب کیا باقی رہا ہان اب بکر کو انیٹ پتھر کہنے کی بیشک جگہ چھوڑی
ہے جب حضور تشریف فرما ہونے لگے تو کھڑے دیکھتے ہین کہ پہلے بکر سلام
کرے تو مین سلام کر کر چلون یہ سب رعونت ہے یا کیا چاہیے یہ تھا کہ جو
بکر گدّی پر بیٹھا تھا تو آپ نیچے گدی سے بیٹھتے تو بکر تعظیم کرکے اپنی گدّی پہ
بیٹھاتا اب زید کی بھی عزت ہوتی اور بکر بھی نہایت خوش ہوتا اگر زید اپنی
تعریف آپ نکرتا تو بکر کرتا عجب مزہ دونون کے ہاتھ آتا

جب کسی دکھ ضرر کا خوف آوے	گر تو ہمت وہ خوف ڈرجاوے
زیادہ اوس دکھ سے اوسکا ڈر مارے	پھر وہ دکھ آپ بھی پکڑ جھاڑے
جو سہارین ہین دکھ کو راضی سے	ہین ہراتے وہ شیر بازی سے
حاسدون کا نکر تو فکر اے مرد	وہ حسد خود بنادے اونکو زرد
حاسدی بغض کا رکینہ ہے	جس کسیکا سیاہ سینہ ہے

شرح

اگر دیکھنے مین آیا ہے کہ بعضے آدمی پیش از مرگ واے ویلا شروع کردیتے ہین
اور جس بات کا خوف کرتے ہین وہ ظہور مین نہین آتی پس ناحق کچھ
عرصہ تک رنج اوٹھاتے ہین یہ وہی مثل ہے کہ آب ندیدن وموزہ از پا کشیدن
اور بعدہ اگر وہ دکھ بھی آگیا تو اب دکھ ستاتا ہے دیکھیے ایک دکھ دو بار

اور سکھ پایا اگر ہمت کر کر اوسوقت خوف کو ہٹایا جاتا تو خوف کے دکھہ سے تو بچ جاتے
فقط اور جو شخص دکھہ کو راضی سے برداشت کرتے ہین وہ حقیقت مین ہیچ پید کو
شکست دیتے ہین جب کہ دکھہ آوے تو انسان کو سمجھنا چاہیے اگر سکھ نرہا
تو دکھ بھی نرہیگا مگر ہمت کو زور و بازو دونون چاہیے فقط حقیقت مین حاسدونکی
طرف کا دلمین فکر لانا کچھہ ضرور نہین اونکی جان کو وہ حسد خود جلا کرتی ہے
حاسدون کو مردہ سمجھنا چاہیے حاسد پرافسوس آتا ہے آپ دکھہ پاتا ہے
اور دوسرون کا برا چاہتا ہے اوسکی یہ آرزو رہتی ہے کہ دوسرے بھی
اوسی کے موافق ہوجاوین بلکہ یہ کہ اگر کسیکی تعریف ہوتی ہے تو وہ چاہتا ہے
کہ اوسکی مذمت ہووے ہان اگر ایسی حسد ہووے توچندان مضائقہ بھی نہین
کہ اگر انسان ایسا چاہے کہ جیسا دوسرا ہے ویسا مین بھی ہوجاؤن تو خیر
اسمین دوسرے کا برا تو نہ چاہا اپنے ہی گھر مین آگ لگی رہی اور جو قسمت والے ہوتے
تو بامید اپنی ترقی کے نیک کامون کے کرنے مین مصروف ہوئے

جاگتے جسکو سپنا دیکھنا ہو — چوسر و گنجفے کا شغل کرو
جوے بازی کا جسکو شوق ہوا — شرعی پنج عیب سے وہ ہوا
پہلے لیتے ہے چوپڑ خانہ — بعد ملتا حرام کا کھانا
پھر خرابی کے حال مین پڑتے — دیکھا برسون ہین قید مین سڑتے
پیر مین بیڑی ٹوکری دھرتے — عاقبت مین بناکے گل جھڑتے

تشریح

دیکھئے جسوقت انسان چوسر گنجفہ شطرنج وغیرہ کھیلتا ہے اگر بازی

جیتا پس نہ معلوم حضور کے ہاتھ کیا نعمت لگی نہایت خوش ہوئے نہین سماتے
مگر ظاہرا تو بھی دیکھنے مین آیا کہ زمین مین ہاتھ رگڑنے پڑے آنکھین نیچی کرنی پڑین
اور جب اوٹھے تو ہاتھ جھاڑکے اوٹھے مگر حضرت کے دل سے پوچھیے تو گویا
بادشاہت ہی ملی اصل مین تو کاٹھ کے کھلونے یا کاغذ کے پرچہ کو ہی پادشا
نام دہوئی تھی مگر کھلاڑی نے وہ پادشاہت اپنے ہی کو مانی پر کیا ہوا آدمین
جنکے دلّدری کا بھی پیٹ بھرا ہے ہان جاگتے سپنے مین پڑنا ہے کہو اگر اتنی
دیر مالک کا نام لیتے بھجن کرتے معرفت کی کتاب کو دیکھتے یا کسی دوسرے ہی کا
کام کر دیتے یا اپنا ہی کچھ دنیا کا کام کرتے تو کیا دلّدری ہی بنے رہتے نہین سچے
شاہنشاہ ہوتے اور حضرت اعلی کیطرف سے کہ جنکے گلے مین ہار شکست کا پڑا
ہاتھ ہی دہو بیٹھے کاٹیئے تو خون نہین نہ معلوم کہان سے اسقدر خشکی آگئی
کہ حوصلہ سمائی مین بھی گنجائش نہ رکھے واہ ایک دم بھر کی جھوٹی خوشی کے
لالچ ہزار ہا بیچ دم کھو کر بیدم ہو بیٹھے اور اگر کاشکی کسیقدر نمی رہ گئی تو نیچی
گردن کر کر رودن رودن کرنے لگے واہ اچھے کرم ٹھوکے

فتنہ بازون کی راہ مت سیکھو ۔ اونکی صحبت کو ترک کر دیجو
دم لگانا جگر جلانا ہے ۔ دم نہین منہ پہ دم لگانا ہے
فتنہ پینا خراب کرتا ہے ۔ دل کو غم سے کباب کرتا ہے
سونگھنا عطر کا عذاب نہین ۔ پر کرے گا خراب تیرے تئین
کیونکہ بنیاد خرچ و عیش کی ہے ۔ جڑ مرض کی ہے اور طیش کی ہے

تشریح

جسوقت چار نے دم لگایا اور پھر دھوان زور سے اوپر کیطرف مُنہ کر کر چھوڑا اب
ایسا معلوم ہوا کہ جانئے اونکے پیٹ مین سے مُنہ کی راہ دم نکل کھڑی ہوئی
اب ڈر لگا کہ کہین سینگ بھی نکل آوین مگر

چوپائی

سامر تجھ کو نہین دوش گوشائین ✤ رب سے سر پاوک کی نائین ✤
جسنے دولت زمین مین دابی ✤ جیتے جی جان گور مین ڈھانپی
اندھے لولے پہ جو کہ ہنستے ہین ✤ ہنس کے ناحق بلا مین پھنستے ہین
رسیّن کر نکی راہ مین پڑنا ✤ اپنے ہاتھون سے آپ ہی مرنا
بے وقوفون کا یہ وطیرہ ہے ✤ مال کھونا گویا ذخیرہ ہے
دنیا دُنیا مین سرخرو کرتا ✤ گویا بیکنٹھ کو گرو کرتا ✤

تشریح

بس بخیل کی دن رات گٹھیلی ہی مین چارپائی ہے اگر چہ مرتے ہین تو وہان
اگر لید کرتے ہین تو وہان مرنے پیچھے چارپائی تو گئی پر کالی کالی صورت
لمبی لمبی دُم کر کر سکہ ٹکرا کر وہان ہی موجود فقط اندھے لولے پر ہنسنا
گویا خدا پر ہنسنا ہے مثل ہے سیٹھ دوش کہ کُمھار سے دوش جب خدا پر
ہنسے تو ناحق بلا مین پھنسے اب موت سامنے ہی کھڑی ہے نہین
اپاہجون کی مدد کرو اونپر رحم کرو خدا سے اونکے آرام کے لیے مستدعی ہو
فقط اس بے وقوفی کو دیکھیے کہ بالشت بھر زمین ہے اوسپر کوئی
دوسرا ابھی دعوی کرتا ہے اب آپ کہتے ہین کہ سارا گھر پھونک دونگا

پر زمین نہ دونگا اب فوجداریان کچہریان ہونے لگین مگر صاحب ایسے لوگ اپنی
زبان کے بڑے سچے ہوتے ہین حقیقت مین اپنے ہاتھ سے دن دوپہرے
اپنے گھر مین آگ لگاتے ہین اب دن رات قانون قانون پکارتے ہین اسکو
دے اوسکو دے اسکی ہتھیلی گرم کر اوسکی ہتھیلی گرم کر قیدیون کی طرح
کچہری مین حاضر کھڑے ہین سچ پوچھو تو گھر مین ہی آگ نہین لگاتے مگر اپنے
تن کی جھونپڑی کو بھی پھونک دیتے ہین واہ رے پکّا پن کیون نہو تن دھن جاتا
پر بالشت بھر زمین نچھوڑی کسی نے سچ کہا ہے آنکھ کے اندھے گانٹھ کے
پورے ایسے ہی ہوتے ہین چھٹانک بھر کا تو نقصان اوٹھانا برا سمجھا اور دو چار
من کا بوجھا بہت خوشی سے اوٹھاتے ہین بے شبہہ لدّو ہین

جو کہ عورت پرائی کو دیکھے	نام بد اور نرک کو وہ پیکھے
بچھو چھونے سے ڈنک مارے ہے	فاحشہ کی نظر ہی جا رہے ہے
عورت اور شیشہ دونون خطرہ مین	چھونا کیا بھاپ ڈالے جھگڑے مین
عیش دنیا کے کیے ہین ترک	مل گئی ہے بہشت چھوٹا نرک
گالی اور مارنا کہا ہے عذاب	کر دیا ہاتھ اور زبان کو کباب

تشریح

فاحشہ سے بچو اور نہین بچھو نے کہا یا بعضے کہتے ہین کہ دیکھنے مین کیا ہرج
ہے ہم کچھ اوسکی صحبت تو نہین کرتے پھر اسی سمجھ کے بموجب اوس سے
کلام بھی کرتے ہین پر کہتے ہین کہ بولنے سے کچھ ہوا جاتا ہے غرض
آہستہ آہستہ دیکھتے بھالتے اندھے کوئے مین گرتا ہے اسی طرح

نیک عورت کو بھی خطرہ ہے صحبت بد کے پاس نہ کھڑی ہووے جیسے بھاپ
سے آئینہ مین کدورت آتی ہے ایسی عورت کی عزت بات کی بات مین جاتی
رہتی ہے گالی دینا اور مارنا بہر حال برا ہے اور اپنا عوض آپ لینا
خلاف حکم علم دین و دنیا ہے

جو مذمت سنتے ہین اور رونگی — کان مین رکھین کہان بھورونگی
بدیگانہ سے نیک بیگانہ — عاقلون نے اسے بھلا جانا
سنے دیا اور دیا یہ دونون ایک — جب دیا تب کری دیا ہے انیک
صبر والے کو روز ضیافت ہے — اوسکا کھانا بدون آفت ہے
دم کا کرے بھروسہ کون بھلے — جبکہ دم بھر نہ خود ہے صبر اسے

تشریح

جو شخص دوسرے کی مذمت اپنے حظ دل کے واسطے سنتا ہے وہ اوس
شخص سے عذاب کہ جسکی مذمت ہوتی ہے اپنے سر پر لیتا ہے اور کلام مذمت
جسکے کان مین پہونچے گویا بھنگے و مچھر کان مین گھسے دن رات چین نہ پاوے
فقط ضیافت اچھے کھانے کو کہتے ہین اور اچھا کھانا وہ جب سے طبیعت خوش
ہووے پس صبر والے کے آگے جو کھانے کو آیا اوسی مین شکر سمجھتا ہے کیسے
ضیافت ہوئی یا نہین اور جو بے صبر ہے یا زبان کے چٹورے ہین کھاتے جاتے
ہین رنج نہین بھرتی دیکھیے گئے کو ہزار پیٹ بھر کے بھی کھانا کھلا دو پر نیچے
زمین مین دیکھا بھالی سونگھا سانگھی ہی کرتا جاوے گا انسان کو واجب ہے
کہ دوسرے کی تپل کو نہ دیکھے ہاں اپنی تپل کی مکھیان اوڑاوے ورنہ نہ دیکھے

ہیگی نہ وہ بلیگی فقط غور کی جگہ ہے کہ انسان ایسے بے بنیاد قلعہ کے اوپر تو ہین حیرانا
ہے کہ جسکے قیام کا ایک لحظہ اعتبار نہین انسان اس دنیا کی اوج و عیش
مین ایسے مست و مدہوش ہو جاتے ہین کہ انتہا نہین اور مرنے کا تو نام
اونکی یاد سے مطلق سہو ہو جاتا ہے یہ نہین جانتے کہ موت دونون کانون سے
بھری ہے جب آوے گی کچھ نہ سنے گی غور کیجیے کہ ایک روز جانا ہے پس سفر کے
سامان کا فکر کیون نہین ہوتا اور جب تک اسکا فکر نہین ہے نیک کام بننا
دشوار کیا ہوا جو بڑے آدمی ہو گئے ایسے ہاتھی سے تو چیونٹی بھلی

جبکہ حاکم خلاف عدل کرے	ظلم کا بوجھ اپنے سر پہ دھرے
بخشش و صاف معاف ہو جی نہ کید	بدلا لینے کے چھوڑ دو تم صید
مت کرو جلدی یار ریجنے مین	ہان کرو جلدی بد سے بچنے مین
اچھے کامون مین اصلا دیر نکر	بد عمل ترک کر اور دیر نکر
ان پڑھا نیک خوب اچھا ہے	نیکی بن علم محض کچا ہے

تشریح

حقیقت مین جو حاکم کیطرف سے عدل نہوا تو اوسنے اپنے ہی ساتھ
بے انصافی کی کیونکہ یہان نام بد پایا وہان جو رخنہ ہوا فقط ایک نظر
ہی تو یہ صحیح ہے کہ نیکی بدیگران و بدی با خود باید کرد اور دوسری نظر سے
یہ کہ نیکی با خود و بدی با دیگران دیکھیے پچھلے قول کا یہ مطلب ہے کہ خدا نے
انسان کو اسواسطے بنایا ہے کہ نیک کام اور عبادت کر کر بہشت کی عیش
حاصل کرے پس اگر انسان نے خلاف کیا اسکے تو اپنے ساتھ بدی کی

یا نہین پس ایسا چاہیے کہ اپنے ساتھہ نیکی کرو کہ جو بہشت مین پہونچو اور بدی کرو اپنے دل کے ساتھہ جو دل چاہے سو نکرو دل پر سوار رہنا چاہیے دل کو اپنے اوپر سوار نکرانا چاہیے یہ نفس امارہ اور ہے اور تم اور ہو دیکھہ لو تم کہتے ہو کہ میرا دل سکھی دکھی ہے تو تم اپنے کو دل کا مالک بناتے ہو کہ دل تمھارا ہے جو تم سے علحدہ نہوتا تو یون کہنا تھا کہ مین دل دکھی سکھی ہون سو کوئی نہین کہتا فقط اگر کوئی اچھا کام کرتا ہے اوسکی بنیاد اوسی وقت ڈالدینی چاہیے کہ شاید سہو نہو جاوے اور جو کسی ضرورت سے کوئی بری بات مین شامل ہوتا ہے تو ٹالا بالی ضرور ہے کہ شاید وہ بباعث دیر ہونے کے ٹل جاوے فقط جس شخص مین علم ہے اور چلن اچھا نہین رکھتا وہ ان پڑھے نیک چلن سے بہر حال برا ہے

جو بزرگون کے خدمتی ہونگے	بے تردد وہ جنتی ہونگے
جو کہ رکھتے ہین علم سے بہرہ	اونکو آرام و عیش سے گہرہ
لوہا تیرتا ہے کاٹھ کے ہمراہ	نیک صحبت مین تر گئے گمراہ
ہان زبان اپنی بس کرو تم قید	قید تمکو کہین کرا نہ نزید
ہاتھ اپنے کو روک کر رکھو	بس مزہ زندگی کا تم چکھو

تشریح

ہاتھ روکنے سے یہ غرض ہے کہ غیر کے مال پر نظر نکرو پرایا حق ایسا ہے جیسے آستین کے اندر سانپ مگر سننے مین ایسا آیا ہے کہ رشوت کھانیوالے اپنے کو حلال خور کہتے ہین اور جو رشوت نہین لیتے اونکو نادان

کم نصیب وکھتر کہتے ہین اور اپنے تئین نصیب ور و دانا و بہتر فرماتے ہین اونکا بیان ہے
کہ بدون مرضی خدا بھی کچھہ ہل سکتا ہے ہمارا لینا ہوتا ہے سو لیتے ہین اور کچھہ مفت
بھی تو نہین لیتے جسکا کام کرتے ہین اوس سے لیتے ہین ہمکو بہت سی تدبیرین کرنی پڑتی
ہین حاکم کو سوجھی راہ دکھانی پڑتی ہے جب کچھہ ہاتھہ آتا ہے کہیے یہ حلال خوری ہے
یا نہین ہان صاحب بیشک مگر بید شاستر قرآن انجیل وغیرہ یہ تو امتناع واسطے لینے
رشوت کے خلاف ہی مرضی خدا کے کرتے ہون گے کیونکہ کہتے ہین کہ لقمہ طیب
باید خورد بعدل باید کرد شیر و بکری دونون ایک گھاٹ پانی پیتین حق پر آیا تانکا
اوس بسورا اوس گاے مگر خدا اپنی مرضی کو ان راشی صاحب کے کان مین
آ کر کہہ جاتے ہون گے واہ رہی قسمت خدا بھی ملجاے اور حرام کا مال بھی
ہاتھہ آجاے اور بعضے ہندوون مین سے ایسا بھی کہتے ہین کہ ہم نے پہلے
جنم مین دیا تھا اب پاتے ہین اون سے سوال ہے کہ پہلے جنم مین آپ نے
کیسے دیا تھا خیرات کیا تھا یا کہ جس شخص سے اب تم جس طرح لیتے ہو اوس
شخص کو اوسی طرح دیا تھا اول تو خیرات کا واپس لینا کسقدر زبون ہے
اور ماسوا خیرات کے دیے کا عوض تو مالک کے یہان سے ظاہر ہو کر ملا کرتا
ہے اب اگر لینے والے نے زبردستی و فریبًا لیا تھا سو تم عوض مین اب زبردستی
اور فریبًا لیتے ہو تو آپ ہمکو اب اتنا سمجھا دیجیے کہ یہ کسطرح اعتبار ہو کہ پہلے جنم مین
تم سے اوس شخص نے زبردستی لیا تھا سو اب تم لیتے ہو شاید ایسے ہو کہ تم ہی
اب زبردستی لیتے ہو کیونکہ دونون مین سے ایک کا لینا زبردستی سے تو تمھارے ہی
قول کے بموجب ثابت میری سمجھہ مین تو چوری کرنا جوا کھیلنا وغیرہ اسیطرح رشوت

سینے کی نسبت تو بہت اچھے ہین یہ راشی دن دو پہرے آٹھ مین ڈھول
ڈالے لیتے ہین پڑھ کر سے کے جو عذاب ہے سو یہ کماتے ہین اور جو کہ انکی کمائی غلیظ
ہوتی ہے اور وہ نکو وکھدائی اور انکو تو نک جیتے جی ملگیا مصرع مالِ حرام بود بجائے
حرام رفت * خوب عیاشی کی اچھی پوشاک پہنی بیجوان حقہ لگایا دھوم
دھام سے شادی کی مکان بنوایا سواریون پر چڑھے دو چار حرام خورون کا
پیٹ بھرا کہ جس سے اسامی تلاش کر کر لا دین مگر اونکو یہ نہین معلوم

دوہا

کبیر دربل کو ئی نہ ستائیے جا کی موٹی ہائے ۔ بنا جیو کی کھال سے سار بھسم ہو جائے

بعضے صاحب فرماتے ہین کہ کیا کرین بغیر رشوت کے تو کام ہی نہین چلتا دس روپیہ
مہینے کے نوکر گھر مین دس آدمی کسطرح روٹی کھاوین اور عزت رکھین اونسے
پوچھا جاوے کہ جبکو صرف پانچ روپیہ ملتے ہین اور گیارہ آدمی گھر مین ہین
اونکا گذارہ کسطرح ہوتا ہے یہ انسانون پر عجیب غفلت کا پردہ پڑا ہے کہ
ناحق و ناروا اپنی عزت کو جو دس روپیہ کے لائق رکھنے کی تھی برابر بیس روپیہ
والے کے رکھا چاہتے ہین کیا دس پانچ روپیہ مین شادی نہین ہو سکتی
کیا ناریل کلی گڑگڑی پینا حقہ نوشی نہین ہے کیا زمین اور بان کی چارپائی پہ
سونا نہین ہے مصرع چہ بر تخت مردن چہ بر روی خاک * کیا دال روٹی سے پیٹ
نہین بھرتا کیا موٹا کپڑا بھاڑے کھاتا ہے کیا چھپر رہنے کو نا ہین کرتا ہے
کیا پیرون چلنا بیمار کرتا ہے واہ ایک ذرا سی سمجھ کی کسر ہے ورنہ دن و رات
اسی سامان سے عیش و عشرت مین گذر سکتی ہے اور دن و رات سے کر

کاما بناری سے کے فکر سے رہائی ہوتی ہے آنرا کہ حساب پاک ست از محاسبہ چہ باک
مگر عقل وایمان پیش چنین مردان کے بیاید اور جو رشوت کی دولت سے دولتمند
ہوا چاہتے ہین وہ ہزار رشوت لین اور ہزار سر مارین ایک نہ ایک دن ایسی
آپڑتی ہے سو سب کسر نکلجاتی ہے اور کنگال ہی دیکھتے ہین اور اونکے
ٹوکرے مین تنکے کوڑے جھاڑو ہی نظر آتا ہے بس روز مین سخی
وشوم دونون برابر ہوجاتے ہین اور دیکھیے کہ کیا عزت آدمی کی
رکھی رہتی ہے ہان وہ بڑا عزت والا ہے جو اپنے حق کو اپنے
کام مین لاتا ہے بعضے کہتے ہین کہ ہزارون آدمی رشوت کہاتے ہین
کچھ بھی نہین ہوتا کوئی ایک دو کی شاید خرابی آگئی ورنہ بخیر سلے صاحب
یہان کے حاکم کو صرف گھر ہی کے اندر کا دکھتا ہے اور کسیکو رعایت
بھی ہوجاتی ہے مگر خدا کو تو سارے دیکھتا ہے مثل ہے کہ کسی اوستاد
نے اپنے دو شاگردون کو دو کبوتر دیے اور کہا کہ جہان کوئی نہ دیکھے
وہان اونکو مار لاؤ ایک شاگرد تو کوٹھری مین گھسکر مار لایا اور اوستاد
کے روبرو رکھدیا دوسرے شاگرد نے ادھر ادھر پھر کر کبوتر کو
زندہ واپس لاکر اوستاد کے روبرو رکھا اوستاد نے دریافت کیا
کہ کیون نہین مارا اوس شخص نے جواب دیا کہ آپ نے ایسا فرمایا تھا
کہ جہان کوئی نہ دیکھے وہان ماریو چنانچہ ایسی جگہ مجھکو کوئی نہ ملی کیونکہ
خدا سارے حاضر وناظر ہے اوستاد یہ سنکر بہت خوش ہوئے
اب دیکھیے کہ کیا ہوا اگر شرارت بدمعاشیون کی یہان کے حاکم کو

یہ معلوم ہوئی مگر حاکم مطلق سے تو نہین چھپ سکتی اب بعضے بھیا ایسے بھی کہدیتے
ہین کہ خیر وہان کا کچھہ مضایقہ نہین ہے کون جانے کیا ہوگا اور کیا نہوگا اگر
کچھہ ہوگا سو دوسرا تو بھگتیگا اور اب تو مزہ سے گذرتی ہے فرمائیے یہہ دلیلین
علامت خاکروبی کی ہین یا نہین اور اونسے پوچھیے کہ وہ مرکے کہان جاوینگے
یہان تو تو ہین گے کیا غلاظت اور موری مین کیڑے نہین ہوتے صاحب
اونکو دور جانے کی تکلیف مطلق نہین ہوگی گھر کی موری مین کل بلا لینگے
ان ہتیارون کی جان گور و گھاٹ تک نہین جاسکیگی لاش بھلے ہی چلی جاے
بعضے صاحب فرماتے ہین کہ ہم جو رشوت لیتے ہین سو پن کر دیتے ہین دیکھیے
اتنے تو گلے کاٹے اور دو چار کا پیٹ بھرا بھائی یہ راستی اپنا ہی گلا نہین کاٹے
دو چار خون اور بھی کرتے ہین جس سے رشوت لیتے ہین نیم بسمل تو اوسی کر ڈالتے
ہین اور شاہنشاہ کو داغ لگاتے ہین اور حاکم آن داتا کو گالیان کھلاتے ہین
اور جو اصل مین رشوت نہین لیتے اونکو بھی بدنام کراتے ہین ایک مچھلی
سارے جل کو گندا کرے مگر ہزار ہو ایمان دار کا بال بانکا نہین ہو سکتا
ایسا ذکر سننے مین آیا ہے کہ ایک مخبر نے کسی تحصیلدار متدین کی نسبت
صاحب کلکٹر بہادر سے اطلاع رشوت خوری کی صاحب کلکٹر نے
تحصیلدار کو بلا کر فرمایا کہ ہم نے سنا ہے کہ تم رشوت لیتے ہو تحصیلدار نے
جواب دیا کہ ہان حضور سچ ہے یہ سنکر صاحب کلکٹر بہت گھبرائے اور فکر مین
پڑ گئے اوسوقت تحصیلدار نے عرض کیا کہ حضور کچھہ فکر نفرماوین اصل اسکی
یہ ہے کہ جو شخص اصل مین رشوت لیتے ہین اون کو طلب فرما کر پوچھیے

سب کا یہی جواب ہوگا کہ کبھی نہ لی نہ لیتے ہین اگر مین بھی یہی جواب دیتا تو شامل
اوسی ذیل کے ہوتا اسواسطے میرا جواب اون سے مختلف ہونا ضرور ہوا
صاحب کلکٹر بہت خوش ہوئے اور رخصت فرمایا مگر صاحب جنکے منہ مین خون
لگ گیا ہے وہ ہزار کھوک سنتے ہین کہین بڈھے طوطے بھی قرآن پڑھے ہین
ہان اگر نئی پود مین اس دریا کے پانی کی آب ریزی ہوئی تو یقین ہے کہ پھل
میٹھا آوے اور مجھکو تو یہ صاحب ضرور ہی برا بھلا کہین گے سو مین خود ہی
کہتا ہون کہ مین دیوانہ ہوگیا ہون دنیا کی عیش کو ہیچ سمجھا ہے بقول ولی

ریختہ

ہمین مت ملو لوگو ہمین خبطی دیوانی ہین — خوشی کی راہ چھوڑی ہے گلی مین آسمانی ہین
ہمین ان رنگ تی ہین سو ہم سے جان کھو ہے ہین — سولی کی سیج سوتی ہین برہ کی نشانی ہین
تجھی خدمت عزیزی کی پائی لذت فقیری کی — چڑھی کشتی صبوری کی فقر کی یہ مکانی ہین
مراحق یار او جانی پیا ہر نام کا پانی — کہ اکثر ہونگی فانی ولی رامی سمانی ہین

شبد

اری رنگ جوئی لاگا سوئی لاگا

ہنسا کی گت ہنسا جانے — مرم نہ جانے کاگا
گھائل کی گت وہ کیا جانے — جا تن گھاؤ نہ لاگا
برہی کی گت وہ کیا جانے — کبھی سویا نہین جاگا
سورداس جنہہ رنگ لاگا — سو نر نپٹ ابھاگا

سب سے صورت اونھین کی ہی ہم — شوق شیشہ سے جنکو ہے ہر دم

جو ہووے بُری تو کیون دیکھین	کالے بالون کا رنگ کیون پیکھین
نیک صحبت مین چل کے جو جاوین	آم کا پیڑ پیڑ کو گاوین
دوسرونکے جو دُکھ مین ہووین خوش	ہین قصائی کہاوین مردم کش
رحم کرنا بڑی ہی نعمت ہے	نکے جو اونھون کی شامت ہے

تشریح

اچھا صاحب فرماتے جو اونکی صورت مین نقص نہین ہے تو کیون بار بار لحظہ لحظہ مین بندر کیطرح صورت کو آئینہ مین دیکھتے ہین افسوس ناحق وقت ضائع کرتے ہین کیا ایک دو بار کا دیکھنا تمام دن مین کافی نہین ہو سکتا اور اسمین یہ ہرج کمال ہے کہ جنکو صورت آرائی کا شوق ہو جاتا ہے پھر اونسے کوئی اور اچھا کام نہین ہوتا اوسی مین اپنا فخر سمجھکر شاد رہتے ہین ای صاحب صورت آرائی کام عورتون کا ہے اور سیرت آرائی کام مردون کا فقط نیک صحبت مین جانے والے قدمون کو درخت انبہ کہنا چاہیے کیونکہ جب صحبت نیکون اور بزرگون مین گیا بیشک شیرین پھل پیدا ہوگا شعر ہر ولی را نوح کشتیبان شناس + صحبت این خلق را طوفان شناس + فقط اگر دوسرا رنج مین ہے اور اپنے تئین خوشی ہوئی بیشک قصائی بنا ہے چاہیے کہ ایسی تدبیر کرین کہ اوسکے رنج مین تخفیف ہووے نہ کہ اور اوسکے رنج کو بڑھاوے اگرچہ قصائی جانور کو مارتا ہے مگر چون کہ فوراً جان نکال ڈالتا ہے جانور کو دُکھ عرصہ تک نہین بھوگنا ہوتا مگر ایسے شخص کہ جو دوسریکا رنج بڑھایا چاہتے ہین وہ آدمی کو بسمل کی حالت مین رکھتے ہین

یہ مار ڈالنے سے بھی بہت ہی برا ہے فقط رحم کرنے سے یہ غرض نہین ہے
کہ قصور والے کو سزا نہ دو اگر چور کو سزا نہو گی تو عدل نرہیگا اور جب عدل
نہین ہے تو ظلم ہوا پس رحم کا مطلب یہ ہے کہ رحم با عدل ہووے جیسے خدا کو
رحیم و عادل کہا جاتا ہے انسان کو بھی دونون صفتون سے موصوف ہونا
چاہیے اور یہ بات اوسوقت حاصل ہوگی جبکہ انسان کی طبیعت مین
یہ خواہش ہووے کہ مخلوقات خوشی رہے ایسے آدمی سے رحم و
عدل دونون باہم عمل مین آوینگے جیسے دانا باپ بیٹے کی طرف
رحم و انصاف دونون عمل مین لاتا ہے ایسی صفت سے اکثر انسان
جو عقیل ہین موصوف ہین اور اپنی غور نظر مین اسی صورت مین لڑکی کا
بھلا ہوتا ہے باپ اوسکا بھلا چاہتا ہے اور ویسے ہی تدبیر
کرتا ہے یہہ رحم ہے اور جب باپ قصور کے عوض سزا
دیتا ہے یہ عدل ہے یہ کل صفتون انسانیت
مین عمدہ صفت ہی

اگرچہ بہت تلخ یہ پند ہے	پہ انجام کو فائدہ مند ہے
اسی گوش دل سی سن ای میری جان	اسی سی بشر کو ہے امن و امان
اگرچہ دوا تلخ دیوے حکیم	تو بیمار پر ہے وہ بار عظیم
شفا اوس دوا سے جو بیمار پائے	تو پھر اوسکا دل خطا کیونکر اوٹھائے
یہ بندرابن ای شافی ہر مرض	ہو نسخہ مین اوسکے اثر الغرض

تشریح

عرض یہ ہے کہ صاف و سخت کہنا اگرچہ برا معلوم ہوتا ہے مگر فائدہ بہت
رکھتا ہے اور للو پتو کی بات ظاہر مین تو پیاری لگتی ہے مگر اصل مین نہایت
ہی بری ہوتی ہے جیسے اندراین کا پھل دیکھنے مین بہت خوبصورت مگر
ذائقہ مین نہایت تلخ اور صاف کہنا مصری ہے دیکھنے مین سخت اور منہ
مین ڈالیے تو بس آپ سے آپ گھل جاتی ہے زبان بھی شیرین جگر
و معدہ کو بھی فائدہ بخشے اب چند غزل در ریختہ و شبد درج ہوتے ہین
آرزو رکھتا ہون کہ توجہ کو کام فرما کر عرض و معروض بندہ پہ
التفات فرمائیے کہ دولت لازوال
حاصل ہوے ٭

دوہا

اکرت وکار کو جاپ ہے

سری

ست نام ست گورو

واہ گورو نام

لفظ واہ گورو مین چارون جگ کا حساب ہے

یہ دنیا جائے قیام نہین دو روز مین یہان سے جانا ہے
کیون مال خزانہ جمع کیا کس واسطے تمبو تانا ہے

کیون دام مین دنیا کے آیا سودائی ہے دیوانا ہے
ہان صاف نکل اس پھندے سے اے جان اگر مردانا ہے

سب کام تیاگ جپ نام سمجھ واہ گورو کہہ بندرابن
بس ہمت مدت سکھ چین بڑھے اور پاک رہے سارا تن من

کیون حرص و ہوا مین جا کے پھنسا ہے دل کیا تجھ کو سودا ہے

سب ہے خوف کی جا دھوکے کی جا اس جا پہ نہایت کھٹکا ہے

کل آمر ہین دنیا کے بیجا سب چھوڑ تجھے یہ زیبا ہے
اس کام مین سب کچھ بہتر ہے گر عقل سے تجھکو بہرا ہے

سب کام تیاگ جپ نام سمجھ وہ گورو کہہ بندرابن
بس بکت سے ملے سکھ چین بڑھے اور پاک رہے سارا تن من

بے سود ہے اے دل خواہش زر ہیچ ہی آرایش تن
بے کار ہے خوبون کی الفت ہے رنگ ہی گلگشت گلشن

بیفائدہ اسپ و فیل و شتر بیجا حاصل تعمیر مسکن
گر عقل ہے اک ذرہ تجھکو دن رات جپا کر یہ سمرن

سب کام تیاگ جپ نام سمجھ وہ گورو کہہ بندرابن
بس بکت سے ملے سکھ چین بڑھے اور پاک رہے سارا تن من

بھوسا گر گھور کٹھور ہوا نہین سوجھت وارا پارا ہے
سنگی جہان ایک نہین اپنا تھان ناکھو ادراد ھارا ہے

نیا جھجری پانی گھر اکنیت ڈگمگ مجھہ دھارا ہے
ست گورو رام ہی پار لگا دین دوسر کون سہارا ہے

سب کام تیاگ جپ نام سمجھ وہ گورو کہہ بندرابن
بس بکت سے ملے سکھ چین بڑھے اور پاک رہے سارا تن من

منزل دور راہ ہے اٹ پٹ سر او پر بوجھا بھارا ہے
کام کرودھ مدھ گھیر لیے ہے بھاگیو نہین کہون اوبارا ہے

نیست تو بوقت ناکامی و غم + چیست دنیا از خدا غافل بدن + نے قماش و نقرہ و فرزند و زن +

جب کھین ملین بھبوتن من کوئی سنے نہ تیری پکار اہے
پھن مین تن دھن لوٹین تیراتا تے اب بھی بچار اہے

سب کام تیاگ جپ نام شمبھر واہ گورو کھ بندراین
بس ہکت سے ملے سکھ چین بڑھے اور پاک رہے سارا تن من

دُرلبھ جنم بھیو یہ تیرو کیون واہ گورو نہین گاتا ہے
پھنستی ہے پھر اوسر چوکے من مایا مین بھرماتا ہے

جب کال بھوانگم اسے ڈسے تب کوئی سنگ نہ جاتا ہے
ہو ہوشیار ذرا اوٹھ بیٹھو سنو سگم یک باتا ہے

سب کام تیاگ جپ نام شمبھر واہ گورو کھ بندراین
بس ہکت سے ملے سکھ چین بڑھے اور پاک رہے سارا تن من

جو دور کی کہنے والے ہین اور اس کوچہ مین رہتے ہین
وہ تلخ بہت کچھ کہتے ہین گو رنج و مصیبت سہتے ہین +

جب کہتے ہین حق کہتے ہین گو بحر علم مین بہتے ہین +
جو مرد حقیقت بین ہین اے دل وہ ہر دم یہ کہتے ہین

سب کام تیاگ جپ نام شمبھر واہ گورو کھ بندراین
بس ہکت سے ملے سکھ چین بڑھے اور پاک رہے سارا تن من

جو کل کرنا ہے آج کرو اب جلدی کرنا اچھا ہے
گھڑی مین کچھ ہے گھڑی مین کچھ ہے کل کو کسنے دیکھا ہے

تو دل مین اپنے سوچ ذرا ابلیس تو دشمن سب کا ہے

میدان یہی اور گوے یہی اب جھٹ پٹ آگیا عرصہ ہے

سب کام تیاگ جپ نام نشچہ ہو واہ گورو کھہ بندرا ئن
بس مکت ملے سکھ چین بڑھے اور پاک رہے سارا تن من

گھٹ مین تیرے بسا ہے انہد سُنا کرو تم آٹھو جام
سُنتے سُنتے الکھ لکھو گے سنت بتاوین اسکو نام

دھیان سے جسکا وہی ملے گا نہین ہے اسمین ذرا کلام
متھیا بھرم وہی تو خود ہے مجھکو بھایا ہے یہ کام

سب کام تیاگ جپ نام نشچہ ہو واہ گورو کھہ بندرائن
بس مکت ملے سکھ چین بڑھے اور پاک رہے سارا تن من

ھو نشٹھہ بند کرہی مین میچ لے کان رُوک گذرے از آز
خیال سہم طرف راست کے مقابل ابرو سُن آواز

سوہنگ دوآر اسی مین سب کچھہ اور جگت کو کہیے ساز
یہی معرفت یہی حقیقت اسی پہ مجھکو ہیگا ناز

سب کام تیاگ جپ نام نشچہ ہو واہ گورو کھہ بندرائن
بس مکت ملے سکھ چین بڑھے اور پاک رہے سارا تن من

گر عیش کی تجھکو خواہش ہے تو جنت سے ہے تیری منزل
وگر تمنا نہین ہے تیری درپن سا رکھہ اپنا دل

محو ذات چون موج بدریا نور مین نور سے ہے واصل
تسبیح یہی اور ذکر یہی اور یہی ہے اپنا آب وگل

سب کام تیاگ جب نام شمبھو اہ گورو کہہ بندرابن
بس مکت ملے سکھ چین بڑھے او پاک رہے سارا تن من

کُل محیط واحد تھا حقّا کوئی نہ تھا مقام یا چیز
پیدائش تیری کہاں سے آئی اپنے دل مین کرو تمیز

انا الحق ہے قول حقیقت یہی سمجھ ہر قلب عزیز
وِرد بھی شمّا ان مین بھی اور یہی گذارش اے دل نیز

سب کام تیاگ جب نام شمبھو واہ گورو کہہ بندرابن
بس مکت ملے سکھ چین بڑھے اور پاک رہے سارا تن من

نفس امّارہ از بس ناقص مطیع جو ہوگا اسکا تو
دوزخ سے ملے آگ کے کھمبے سے بڑے بدن آوے بدبو

بچھو بھونرے سانپ چھپکلی تن مین لپٹین سیاہ ہو رو
پناہ رکھے اسے حق تعالی یہی ہے دل مین گفت و شنو

سب کام تیاگ جب نام شمبھو واہ گورو کہہ بندرابن
بس مکت ملے سکھ چین بڑھے اور پاک رہے سارا تن من

جس کوچہ مین جو جاتا ہون سنتا ہون واں چرچا یہی
افسوس وہ دنیا تجتا ہے سمجھاؤ چلو اچھا ہے یہی

خوب ہوا وہ لاکھ کہین تقدیر کا یہان لکھا ہے یہی
کہین گو کہ گیا نہ بگیا نہ پر دل کو مرے بھایا ہے یہی

سب کام تیاگ جب نام شمبھو واہ گورو کہہ بندرابن

بس مکت ملے سکھ چین بڑھے اور پاک رہے سارا تن من

اِن لوگون کی گر سُنتے ہو یہ کام سراسر بدتر ہے
سب ہے حال بیان گمراہی کا ہوشیار رہو اس جا ڈر ہے

اس کام مین جلدی لازم ہے تجویز وہی اچھی گر ہے
زنہار کسیکی اب نہ سنو جو دل مین سمائی بہتر ہے

سب کام تیاگ جب نام تُسمبھر واہ گورو کہہ بندرابن
بس مکت ملے سکھ چین بڑھے اور پاک رہے سارا تن من

بیفائدہ ناصح بکتا ہے سنتا ہون کسیکی کب مین بھلا
کیا جانے کوئی اس لذت کو جو کچھ کہ اوٹھایا دل نے مزا

کسطرح سے مین مشتاق نہون افلاک سے آتی ہے یہ صدا
مین کان سے اپنے سنتا ہون فرماتا ہے خود رب میرا

سب کام تیاگ جب نام تُسمبھر واہ گورو کہہ بندرابن
بس مکت ملے سکھ چین بڑھے اور پاک رہے سارا تن من

یہ ناصح کچھ دیوانہ ہے کیا فائدہ ان تدبیرون سے
ہم پند اوسیکو کہتے ہین جو پند ہو پُر تاثیرون سے

یہان ظرف نہین اپنا ایسا جو بحث کرین سب پیرون سے
بندرابن نانک گن گاؤ کیا حاصل اِن تقریرون سے

سب کام تیاگ جب نام تُسمبھر واہ گورو کہہ بندرابن
بس مکت ملے سکھ چین بڑھے اور پاک رہے سارا تن من

واہ گورو ست گورو رام
الف سے

الف ایک ہے سائین میرا ✤ سب کے بھیتر کرے بسیرا
ثانی اوسکا ہوا نہ ہووے ✤ ملے اوسے جو آپ کو کھووے
بے بنیاد دوئی تم جانو ✤ گدا شاہ مین دو نہین ٹھانو
ہر اک نفس ہے ذکر اوسیکا ✤ بندرابن نہین اور کسیکا
پے پکڑو تم پید پیا کے ✤ ہے کیا ممکن وصف ہون جا کے
پند پیر کی راسخ پیارے ✤ بندرابن کل کار سنوارے
تے تیرا ہے مرشد کامل ✤ اونہین کے حکم پہ ہو تو عامل
شرع بتائے مت کو راسخ ✤ ترک کرائے کارے کہتے ناسخ
ثے ثابت رہو قدم قدم پہ ✤ خیال تو رکھے اپنے دم پہ
اعظم اسم اوسیکا جانو ✤ سنو کان دے پورا مانو
جیم جہان چاہے وہ حاضر ✤ پیدا پنہان مخفی ماہر
بندرابن اور کعبہ اوسیکا ✤ صحیح جان نہین دعوی کسیکا
بے چون چرا سے نیارا لیکھا ✤ ہان نہین دونون سکے بیچ دیکھا
بجز خموشی نہین کچھ کہنا ✤ رضا جو اوسکی اوسی پہ رہنا
حے حدیث پہ قادر ہو رہے ✤ حسب مناسب منصب لو رہے
سخن جو بولو ہو وہ سچا ✤ چھوڑو کلمہ سخت اور کچا
خے خراب یہ دنیا دون ہے ✤ مکارہ ہے پر افسون ہے
دام مین اوسکے گر تو آوے ✤ پھنسکر منزل دوزخ جاوے

دال دلادم اوسکا بھرتے — کرم جہان تک ہو سکے کرنے
اس سے بہتر اور نہین ہے — بندرابن یہ چشمہ کہین ہے
ذال ذلیل کرائے جہالت — بنی ہوئی سب کھووے اصالت
انکی صحبت سے تو بچ رہیے ؛ — جنہین نہین معلوم الف بے
رے رئیس قیصر سلطانا — زور آور اقلیم ستانا ؛
آخر کار اوسی سے مطلب — ہون گے اک دم مین سب غائب
زے زرف نگاہ اونہونکی ہوگی — معبود عبادت مین ہین جوگی
طا ھر مین گرد مینا دار — خدا کرے گا بیڑا پار
زے زوال ہر شے مین ہوگا — غافل مست تو مے مین ہوگا
کھووے گا تو ملے ہوئے کو — پچھتاوے گا تب رہا نہ اک دو
سین سر سلطنت شاہی — عیش سرور مراتب ماہی
اوج کرامت جاہ و حشمت — ملین تجھے جو رکھے قسمت
شین شروع پر کلمہ رب کا — اس سے کام ہوا ہے سبکا
بیخود کیون ہو ذرا تو سوچو — یہی وقت ہے تم کچھ بودو
صاد صنم کا چاہو ملنا — رضائے مرشد سے نہین ہلنا
کسی امر مین اجازت دیوین — بجا لاؤ جو کچھ کہوینا
ضاد ضمیر اوسی سے لو تم — دل اپنا دلدار کو دو تم ؛
مرتبہ از حد افزون ہو — بو قلمون اور گونا گون ہو
طو طاہر ہے ذات خدا کی — شکل ایک سے ایک خدا کی

صورت سیرت اوسکی وا ہے — آخر کار تو وہ ہی خدا ہے
ظو ظاہر اور باطن یکسان — چل تو راہ خدا پر ترسان
گر تو ایسا آپ کو رکھے ✣ ✣ — مزہ زیست کا تو ہی چکھے ✣
عین عیب تفحص مت کر — سرزد ہوے سبھی سے اکثر
مطلب یہی یار کی یاری — این نکتہ در دل خود داری
غین غصہ ور نکر تو پیارے — معلم الملکوت سے رہو تم نیارے
طوق ملامت لعنت پایا ✣ — کبر کا کلمہ آگے آیا ✣
فے فتنہ و فساد کسو سے — بچار ہے تو جنگ و جو سے
زبان شیرین سے تم بولو — چاہے پیل کو بال سے کھولو
قاف قرار جو کرے تہمت — ادا کرو تم منصف ہو کر
مدد غیب سے پاؤ پیارے — دشمن دور ہووینگے سارے
کاف کرامت عظمت سے لیجے — ریاضت اور سخاوت سیکھیے
محتاجون کو چاہیے دینا — تجھے چاہیے نام کا لینا
گاف گلہ اور شکوہ کرنا — بیہودہ اور بیفائدہ بکنا
غیبت چغلی اور بدنامی — کر پرہیز یہ ہے بدنامی
لام لبون پر نام الٰہی ✣ — دل کی دور ہوئی سب سیاہی
گوش عین سے سنو و دیکھو — کیسی دلبر صدا ہے دیکھو
میم مستقل راہ خدا پر — رہو خدا را خدا ہی ہے ہمہ
پاؤ گے تم احسان غیبی — بہت خوب بے شائبہ ریا

نون نگہبان خالق سبکا | ہر کوئی رکھے آسرا رب کا
کیون نہین ڈھونڈھو اوسکو پیارے | بندرابن دس بار پکارے
واو وحی نازل ہے اونکو | حکم خدا ہے مقدم جنکو
ایسے شخص مقرب باری | ہوئے عزیز خوش کرداری
سے ہوش کر جب مٹیا نہین | دوئی جاوے پھر وہی رہا وے
بندرابن کی عرض یہی ہے | جو کچھ ہے سو وہی وہی ہے
لام الف لا الہ وہ ہے | بہر کیف مالک ہر دو ہے
یہ دنیا دو روز کی مانو | قائم ایک خدا ہی جانو
ہمزہ ہمرا ہی کچھ ناہین | ہے اوسکا جو سب کے ماہین
میرا تیرا یہ دکھ دائی | بن سمجھے سکھ کبھون نپائی
یی اسے یاد ابتدا کیجے | قطرہ آب تھی یہان سن لیجے
آخر کار انتہا آئی | بنایا اور آب گنوائی
ہمی لیے یہی یاد ہے دل مین | تیرا نام ہے آب و گل مین
بندرابن جو پڑھے الف بے | خالق اونکو رحم عطا دے

غزل

گو تیغ بہادر نے بنایا ہے سبھی کام | کاسے ہین جگت بیچ لکھایا ہی گورو نام
ہین ڈال بھرے میوہ و گل یاد صنم سے | جھکتے ہین تپھر کے عوض دیتے بادام
رہتے ہین الگ حالت درویشی مین مصروف | دنیا کی خرابی سے ہوئے فارغ مادام
ستھرے ہین جہان خاک عدم میان بچھائے | رہتے ہین شب و روز بہت عیش و آرام

لکھیں ہیں پھریں سیر کریں بندرابن کی | بستی کے سبق لیتے ہیں امرت سے بھرا جام

۴ غزل جھنجھوٹی

عور کر ایسا رتن انمول پھینکا جاے گا | کیا بھلا مشک ختن اس تول تولا جائیگا

عقل ساری گم ہوئی ایسی سمجھ کیونکر ہوئی | دیکھ کیا تن زیب کو اس ڈول نا پاجائیگا

تان کے چادر کروروں اس جہان سے چل دیے | یاد رکھ یہ لاکھ چوراسی ہی بھوگا جاے گا

یہ دموں کی ڈاک کیا بے نام سمرن جائیگی | ہاے چہرہ مُہر کالی جم سے چھاپا جاے گا

تجھکو جو نازو ادب ڈھنگ ہے آرام کا | واہ گورو کہنے سے تو بالکل مصفا جائیگا

تجھکو رتن مثل بندرابن ملا بڑ بھاگ ہی | کیا عبث درشن بنا اسطور چھوڑا جاے گا

۵ غزل

درد بھی دیکھا بیدردی دیکھ لی اوس یار کی | شکل جو رب نے دکھائی دیکھ لی ہر بار کی

سر کے اندر ہی صدائی یار کی با ناز کی | گوش کو جب بند کر آواز سن خوش پیار کی

اوسکے در پر چھا گجھ نقارہ نفیری باجے | ساز ساری بانسلی اور بین سارنگ ستار کی

دل کے اندر نام اوسکا رم رہا با کروفر | بند لب کو جب کیا سمرن میں چھپر چھار کی

ہٹ رہی دنیا کی لہو و لعب سے ای باغ دل | مان ہی یہ خشک کو ان باولی رہ خار کی

جھوٹا عالم ہو گیا سچا لکھو کیونکہ یہ کیا | چٹکی تو نے ڈال دی جادو سالن بنار کی

نگر بندرابن کے اندر سا نورا پیارا پیا | ٹک نگاہ غور ہی صورت جو دیکھ اوس یار کی

۶ غزل دیس

کیجیو صبر نہیں بات یہ گھبرانے کی | اب ضرورت ہی پڑی قلب کو سمجھانے کی

تلخی صبر کو زنہار نہ کڑوا سمجھو | جبکہ امید تجھے شیریں ہی پھل کھانے کی

ہی حقیقت مین یہ دکھ درد بھلا تمکو عظیم
یہ بہر اسانی کی معجون نہین کھانے کی

سمجھو بوجھوگے ذرا اصل حقیقت اسکی
یہ سمجھ ہوگی دوا مالک مان پانے کی

بے رضا اوسکے کبھی کچھ نہین ہوتا اے دل
پھر نہین جاسے وہان ہر کہ بھیلانے کی

اپنے اللہ کو تم عادل و منصف سمجھو
پس رضا اوسکی اصح وہ نہین ہٹ جانے کی

اپنے مالک کو اگر حاضر و ناظر جانو
کیا ضرورت ہے ہری بندرابن جانے کی

۷ — غزل

اے خدا تجھکو کا شش پاؤن مین
جو کہ دل مین ہے وہ سناؤن مین

اپنے عقدے دلون کے کھولون مین
اندرون حال دل جتاؤن مین

ذکر تیرا کرین ہین ہر مخلوق
کمتر ین سب سے اک کھاؤن مین

ہمنشینون کو تیری الفت کا ✣
حال دل کھلکے یون رولاؤن مین ✣

یہی کلمہ ہے کفر کا بے شک
کہان تو مین کہان کہاؤن مین

کر قبول اپنی فضل رحمت سے
قصد کر تیرے پاس آؤن مین

ہون گنہگار جسقدر سے کہے
دیکھکر تجکو سب بھلاؤن مین

آرزو ہے کہ زیست بھر لون نام
جز ترے اور کسے مناؤن مین

بندرابن کی عرض سن یارب
ہو وہ حال ایسا پھر بجاؤن مین

۸ — ریختہ

۱	گور کی ٹہل کرتا نہین	من مت سے تو ڈرتا نہین	
	گور کی رضا جانی نہین	بسیوک ہوا تو کیا ہوا	
۲	راگی الاپے راگ کو	بجھے تا سر اور گرام کو	

نہ ہو ویسا کہ تھا جیسا ۔ بھرم اوسے ہوا کیسا
اسی سے مین کہون تجھسے ۔ یہ سن بانی بھلی مجھسے
جبھی سوچا تبھی سوچا ۔ لیو ست نام دکھ موچا
سمجھ مین آگیا میرے ۔ سنا تھا دور سے نیرے
یہ ست گورو رام بندرابن ۔ کرین مین نت ہر درشن

۱۰ ۔ ریختہ

کرون تجویز کیا اسکی کہ اپنا حال بھولا ہون
نہ چھتری شدر مین ہونگا برہمن بیس مین نا ہون
نہ لنکا اور بھرت کھنڈ سے نہ کابل شام سے مین ہون
نہ کشمیری نہ پنجابی نہ برمھا چین سے مین ہون
نہ پورب سے نہ پچھم سے نہ اوتر سے نہ دکھن سے
نہ دیوت اور نہ تجھ مین سے نہ بیکنٹھی نہ سورگی ہون
بنا گھر ہر جگہ میرا جہان آرام بھو تیرا
سوا رک واہ گورو بن اب نہین کچھ اور جانون ہون
نہ بندرابن نہ کعبہ سے نہ ہندو او مسلمان ہون
نہ دھرتی آسمان سے ہون نہ دن سے رات سے مین ہون

۱۱ ۔ مثنوی

مرحبا اے مرشد باغ بقا ۔ خوب جانا تو نہین حق سے جدا
آفرین تحسین تجھی کو اے عزیز ۔ کر دیا مجھکو ہر اک سے باتمیز

نہین ترا ہون تجکو اے پیارے ولی ❊ تجکو سب روشن قبور روشن منزلی ❊
ذکر سلطان الاذکار ہے تیرا الٰہ ❊ برہمن بیچارہ میدار ی نگاہ
مرحبا اے انحد دلدار من ❊ بندرابن کعبہ کا بس کھولا چمن
عرش مین سن مین اوازین بااد ا ❊ ہو رہی ہر دم مری دل مین صدا
مشعلین روشن نہین روغن ضرور ❊ جا ی دیگر ہے نہین ایسا سرور
دل سے کہتا ہون ذرا تو رہ صفا ❊ کیا ہوا جو آگئی جور و جفا
ہے اگر شیطان تیرا انزدار ❊ کب رہا ثابت قدم اے نابکار
بندرابن حق سے نہ پھیر ہرگز نظر ❊ گنج قارون بھی ملے تجکو اگر
دم نکلتا ہوے فاقہ سے اگر ❊ دھیان مت کرنا کسیکی نان پر
وعظ مرشد پر نہین تجکو عمل ❊ منہ چھپانا شکل شیطان دغل
گو کہ تو رکھتا ہے گنج سیم و زر ❊ خاک سے بتر نہین ہمت اگر
زہد و تقویٰ یہ نہین اے بیخبر ❊ ہوگئے درویش گدڑی پہن کر
بندرابن لاہوت جسکا ہی مقام ❊ ہے فنا ذات بقا ہے لاکلام
بندگی تیری ہے سب مکر و دغا ❊ خالصاً للہ نہ ایک سجدہ کیا
ننگے صوفی نہین گو سینہ صاف ❊ ہو صفائی اسقدر اے شیخ لاف
یہ خودی بد ہے اسے اصلا نکر ❊ عیب اپنا دیکھ مت ہو بیخبر
نفس اگر وہ ہر گھڑی ہے گھات پر ❊ اور شہرت چاہتا ہے سر بسر
ہاتھ پھیلاتا ہے تو بہر دعا ❊ کیون تو بندرابن ہی طالب اجر کا
ایکدل اوسمین تمنائین ہزار ❊ سینۂ دل ہوگیا بس تار تار

٣	پربھا رکھت کی بات نہ ہیری	تو سے سر پر کورو +
٤	چل چل ہر بندرابن ہیری	نرتن جات ہے دھورو

١٣- شبد راگ کافی

تو بدھ ماتا رسے ماتا
پیارے واہ گورو نہیں گاتا

١	رین دوس اس تن کے کارن	سنئے سنئے رنگ بناتا
	چھن چھن موت پڑی سر کھیلے	تا کو بھئے نہیں لاتا +
٢	نت دکھ سے مرم نہیں پاوے	مارین جسم کے کھاتا
	مت بھنگ ہوئی جات ہے تیری	ایسی کون پلاتا + +
٣	دھن سمپت بادر کی چھائی	سو تو حرص بڑھاتا
	پھل اسکا کچھ اور نہیں ہے	ناحق جگر جلاتا +
٤	منو راج کا کھیل بنا کر	دیکھ دیکھ مسکاتا +
	ایک چھن سپنے بھیو کنگلا	یوں آرام سنپاتا +
٥	با تو بھیت رنگی بھو رنگ سے	بندرابن لکھ گاتا
	گرے اچانک بادہی جاوے	اب کیا کرے بدھاتا

١٤- ایضاً

جنتا وا گمت لبھوری
جو گمت سادھ دروہی ہووے

١ دیکھ سادھ کو ہاتھ نہ جوڑیں ویسے کو کچھ ناہین ری

ایسے نرکو کرسم جانو ہیوتی ہتیا ئی +

۲ کوڑی کوڑی مایا جوڑی کھاوین نہین کھلاوین ری
دن مین رات کری سب کھگو ہیوتی بلائی ٭

۳ بھوکھے کی کچھہ تراس نہ لاوین دیکھو بڑی قصائی ری
پانی مین جیسیون آگ لگی ہے بوجھیوتی بوجھائی

۴ بھجن سنین تو پریت نہ لاوین واہ گورو نہین گاوین سی
بندرابن ایسے گھٹ اندر رہیو چھپی چھپائی

۱۵ شبد راگ کافی یا جھنجھوٹی

اسے سن سن من تو نہ سن — تیرے گھٹ بھیتر مین بجا رہی دھن
گنگری بین بجا وچ گھنٹا — ہیوے استر قوتا مین گن ٭
او انگ سارے کے واری پارے — مرلی مدھر مدھر دھن ہن
ورگ ورہن پاپر پر ست — کرم بھرم سب جر جیسے بھن
بندرابن پورن گورو درست — مت سنئے آون جاون ین

۱۶ شبد راگ رام کلی

نس دن باجی بجین سال
جب تب پوجا رہا نہ کال

۱ گنگا جمنا سنگم نت — ارچا پوجا شوار تجہ ہیت
کرم بڑھاوین بیڑی ڈالین — انکو سکھہ نہین تینو کال
۲ پریم اکھاڑے مین نہین کھیلا — نام بھگت جی بڑا سو میلا

	پچھا پاتک پتیا مبشر ہوئی	سر پر اسکے ناحق بال
۳	گھر چھوڑین اور بن مین جاوین	اچھا اگن پڑی بھٹکاوین
	سوانگ کھا کر بن پھل کھاوین	کیون تپیا کی تم روٹی دال
۴	کام کرودھ موہ نہین تیاگی	مونڈ مونڈا سے بھیے بیراگی
	چادر رنگ کے بھیس بنایا	پہرون دھوئی تن کی کھال
۵	جیسے گرہستی پاپ گنواوین	بھوکھے کبھی نہ ٹکڑا پاوین
	بھجن بندگی نیک سنجانے	کوڑی کوڑی جوڑین مال
۶	نس دن چنتا من مین آوے	پیسے کو بھگوان بکھانے
	ست وارا سے نیچہ بڑھاوین	انکا نام دھرو بکرال
۷	تن کو چھین چھین نرکھہ نہارین	مرنے کی نہین بات بچارین
	تیل پھلیل سوگندھ لگاوین	انکو کہیے سناسیال
۸	دیکھ سکھ دونون انتر بیاپین	برتھہ گیا فی نام الاپین
	کرتا کو جھوٹا کرگاوین +	جگت بتاوین خواب خیال
۹	انتر برتی چھین نہین جو وسے	برہما کا رکھہ کس ہووے
	ایسے گیا فی کلجگ مانہین	انکی کچھہ مت پوچھو فال
۱۰	دیکھہ دیکھہ کلجگ کی ریتی	گور سے پل پل بنتی کیتی
	واہ گورو تو دھن ہے نانک	سب دکھہ سہج دیا ہے ٹال
۱۱	اس تن کو بندرابن جانو	گھٹ اندر درشن پہچانو
	سکھ آرام جو تسکو چہیے	اپنی سورت گگن پر ڈال

۱۷ اشبد راگ رام کلی

جگ سورت گوئیان شبد سن

[1] دھدکت گھٹ مین دھن رسال ؞
رہیان پرکھیتان کرت ہو ؞ ؞ ؞

[2] جہان جھانج مجیرا باجت ہے وہین سرت اڑیان
نادکا سواد لہو تم ٹھہرے دھیان ترتیان ترت ہو

[3] جھلک جوت جھل مل نہار درگ سورج کرن گہیان
مدھر مدھر مرلی دھن ہووی ہر کھیان پرکھیان پھرت ہو

[4] بندرابن گھٹ مین نہار شبد رس لہیان
سرت دیس مین چڑھا وعرشیان علیشیان کرت ہو

۱۸ — راگ ساون

موری سرت لاگی رے بھون مین
چڑھے مین استھان سی کنجا لکھا جو روپ
ترکوٹی گھاٹ اوتار ہو سنا جو مدھر راگ
تن من کی سدہ ناہی سب چھوڑ دی دھام
گگن پانہ سونہگ دہنی گاجے اٹھون جام

پیا سنگ بھیوری ملاپ
نیک نال کو پار ہو جاپ ماگ جت سروپ
ستیل برکھا مین کی جھبری جو ساون لاگ
لکھا روپ نرگن کلا پورن ست گور رام
بندرابن جیہ پہونچ ہے پورن ہووی کام

۱۹ — راگ ہنڈولہ

ہنڈولہ بھولین سیت سکھی تا ش

گاوت سنت بہ مدھر سادہ گسدہ سادھو جیت نربان

تان تنان جھن جھن جھنکت سن سن بلکت پران
سب اُجرا گگن اوجیارا اودے چندرا اور بھان
بندرابن لکھ روپ اپارا لاجے رہا گئی ہان

۲۰ - راگ ہنڈولہ

ہنڈولہ جھولیں ست گوررام

پریم کی ڈوری پریت سون بٹکے لٹکا ہی نج دھام
انہد ناد کو پینگ تربہت ہے لکھ لکھ گاوت نام
سادھ سنگ اس جھولہ جھولے ہووے پورن کام
برکھا رُت جھنکار شبد کی بندرابن کہان گھام

۲۱ - راگ ملار

امین رس برسے ری
کالی بادری اُمڈ گھمڈ بجلی چمک میرے
چھن مین ڈھونڈری ہماری گھور
سرت سہاگل پیا کی سینھی
میٹھی میٹھی دھن دہد کارین آئے
کام کرودھ چکّر بھو گینھی
ست گوررام سہائی داتا
اونگ سونگ جھنی جھنی دھن
بندرابن بن دن رہو ہرکھائے

میرو تن من ہرکھائی
نینوں دی چک چوندری
اندھیاری جیارا میرو کپنے ری
نوبت سُن سُن دھکے ری
سنکھ مردنگ گھن گرجے ری
پگ دھرن پر برسے ری
کال کلا بھوڈر سپے ری
امرت جل پی سجے ری
جس جس من بھیجے ری

۲۲-راگنی ملار

اے ری اے مگن من ہرسے
چمک چمک بجلی کی چاندنی دکھائی
بوندیون کی جھنکار سُن من ہرکھائی
سرت پیا پیاری مل تن سُدھ بسرائی
ایک ہی سروپ دیکھو وہی ست روپ پیکھو
بندرابن ست لوک مین ہی آنند بھوگ

جون جون بدریا درسے
رن جھن جو میگھا برسے
انہد کی دُھن جو پرسے
میل بھیا جب پیا برسے
چھُٹ گئی آس جھوٹے گھر سے
گھٹ پکڑو دوا و کرسے +

۲۳-راگ بسنت

سنت ملن یہ بسنت سکھی ری

پریم برہ من پھولین ڈالین روپ بیراٹ لکھی ری
سیوا سمرن گیان دھیان کی رنگ رنگ پھول کھلے ری
بھور لو بھانی کوکل بولین انہد ناد لگی ری +
بندرابن یہ بسنت سوہاون آنند پریم جھلکی ری

۲۴-ایضاً

جاگو سکھی ری تنک اوٹھ بیٹھو آیا بسنت سوہاون ری
آس یہی اب نشچے موکو پی پلکھین من بھاون ری
سُکھ ہوی ہی دُکھ جیسے ہے سجنی چلو پیا کو مناون ری
انہد شبد سنو سجنی ری کرین بتیان گلی لاون ری
سیوا اپنو پیارے بندرابن سو پھل درس گوریاون ری

۲۵- راگ ہوری

پھیر گگن مٹھ دھاؤ ری
صورت بن آئی ٭

کنج کنول کو دھار کے + انہد بجائی	جھنگا شبد جھنکار کو + پرکھ صورت لائی
سنکھ مردنگ دھن گھور سن + آگے چل جائی	پورب باسا چاند کے + پچھم نہین بھائی
ہوت سروپی دیکھ کے + مرلی سن دھائی	اس مندر کی پار سے + پرماتم پائی ٭
سوہنگ شبد پہچانکے + تہان سرت لگائی	بندرابن گھٹ جو لکھی + ہنسا ہو جائی

۲۶- ایضاً

ایسی ہوری کھیل جاین ست سنگ رنگ رنگوری

۱	جھن جھنکار سنو میری پیاری	صورت سنگھ گھوری ٭
	دھیان گلال ملو یا تن سے	تو شبدی کے رنگ چھکپوری
۲	ہوت آواز گگن تیرے مین	ناد کو ساج بنوری ٭
	چیت سے چینتا ناکھ سکھی ری	تو اک رس ٹھاٹ ٹھٹوری
۳	نیتی دھوتی جب تب پوجا	کتنے ہی بھانت کروری
	سن ممتا نا ہین چھوٹن کو	تو انہد شبد سنوری
۴	کھٹ شاستر بدیا بھو سیکھی	تو پنڈت نام دھروری
	مان منی کی چادر اوڑھی	تو ناد کی آد ڈھکوری
۵	باچاپ گیان کو مان بھیو ٭	بندرابن اس جنم بھیوری
	سار شبد گہ جکڑو چتن سے	تو ست پد نام ملوری ٭

۲۷ - راگ ہولی

سومت کیون نہو تو کو مت میری
یہ جگ جا مین کچھ کا ہو کا ناہین مت کر میری تیری
اب کیا پھولا پھرت انیلا انہد شبد سُنے ری
اب مت بوری سومت ہو جا تو پیو پیارے کی چیری
جیوا نگین پیو کے کارن دیس بدیس پھرے ری
پھر نہین پایا جنم گنوایا اَودے است لو ہیری
بنک تال سے چڑھ تر کوئی بھور گو بھا جا گھیری
اب کیا پوچھو گیان کی باتین انت کو ایک ہی ری
یون مت بولی گو بار لاسے بندرابن گھر ہیری

۲۸ - ایضاً

پیا بن ہوری مجھے نہ سوہاے — آگ سے لگے ہوری جر بر جاے
پریم برہ مین ماتی پھرت ہون — ایسو ہے کوئی دیت بتاے
تلپھ تلپھ کر جیت چکرت ہون — نہین کوئی ہوت سہاے
پنچھ بیری ل جھل پل راکھین — انت چلی اکوتاے +
بندرابن واری گور پد پر — سنبھے دیا دکھاے +

۲۹ - ایضاً

بندرابن ہوری ایسی کھیل — جا مین ہوی پیا سون پورا میل
لگن لگی جس تیا تیل — سرت شبد مل کرت کھیل

اس ہوے دونوایک رنگ	یہی رہے راہ رہون سدان سنگ
لکھ جوجن سکھ اندر سے بڑہ کے	کام دھین بر یہ کلپ تے چڑھ کے
چنتا من سے ادھکا مولا	سانچ بچن بندرابن بولا

۳۰ - راگ ہوری

ہوری آئی موکو بھائی رام دوہائی پی ملسین
منوکا منا پورن ہوئی سائین جی سے جی ملسین
ہنسیون کھامیون کہیون ٹھٹھولی بالم پیاری جی ملیں
درسفنے بھرم بھی بہنین مجکو سنگوررام جی پورن ملسین
بندرابن بہاری پیو کی آپ سے آپ آپی ملسین

۳۱ - ایضاً

ہوری ہوری ہو رہی تو کہاپڑی سووے ری

سائین پیا بھیاک رہے جاکے کیسا کیسا رنگ مچا ہے سب مین ملا آپ بجا ہے سو پھل جنم کیون کہووے ری
سیج ہمارا تیم پیارا کرلی درشن نین گہارا چند سوج تارا او جیارا ہیرکا کو تو جو وے ری
کام کرودھ لوبھ کو بھگدے یادھرم سنتو کہ کو جکپڑ لے پریم بھگت کو نشچے رکھ لے امن کی تہنی بلووے ری
گاو پیارے پدھی سانچا جلین دو کہ لکڑی جس آنچا نام الکھ بندرابن بانچا ہونی ہوی سو ہووے ری

۳۲ - بارہ ماسا

اساڑہ ماس برکھا رُتی	جبیانا کرت کلول ✣
ست گو ررام کرپال سے	دیا رتن انمول ✣
ساون ست چت بھید لکھ	پایو آنند روپ ✣

پیا ملن جب ہو گیا — بھیا بھکاری بھوپ ∴
بھادون[۳] کی کالی گھٹا — رین اندھیری دیکھ
ڈرو جیارا پر لکھا — جل تھل صاحب ایک
کنوار[۴] کنواری جو سکھی — ست سنگ مکھر رہی
کام کرودھ سکھیان ملین — بیپتا بہت سہی ∴
کاتک[۵] کو تاک جو لکھا — تجا درشٹ بھرپور
اپنے گھٹ مین سائیان — لکھے سوئی ہے سور ∴
اگھن[۶] آگھ سب جر گئے — ستیل بھیو شریر
سرت شبد میلا بھیا — مٹی کرم کی پیر ∴
پوس[۷] پیاس جاتی رہی — شانت سرو ورباس
پرمارتھ کے کارنے — بھیو پریی داس ∴
ماگھ[۸] ماس سرسون کھلی — بھیو بسنتی دھام
دیکھ نرکھ سو بچارتی — پورن ہو گئے کام ∴
پھاگن[۹] پھاگ اسیو رچو — تن من دیئو بھولائے
باجن باجا بج رہے — سن سن جیا ہرکھائے
چیت[۱۰] ماہ مین چیت لے — سمت بھیو نین ∴
جو تو اب کی چوکیا ∴ — چوراسی گل دین ∴
ماس[۱۱] بیساکھ آئی سکھی — پریم بھگت چیت راکھ
دیس بدیس گھر گھر بنے — پورن تیری ساکھ

جیٹھ مہینا دن بڑا	ست سنگ کروا گہا ہے
ست گور رام کو جاپ کر	بندرابن پد پایا ہے

۳۳ - ایضاً

اساڑھ پیا بن بھاری	مین گرہ بہاروں ٹھاری	پیاری اب ہی بچاروں	تن من مین تہ پر واروں
آؤ کرو یہان ڈیرا	بندابن بساؤ گھیرا	اب وہ لیا پیاری تو نے	پرگھٹ رہو پیا سونے
ساون مین آون کہہ گئے	آسا جون کو دے گئے	نس دن مین اکھون دھیانا	گھون جون شبد کی کھانا
اپنے جو گھٹ مین مسکے	سا این بجے بولی ہنسکے	ہر چھن مین نام رٹونگی	بنداین پیالا ٹیرنگی
بھادون گھٹا گھن گھیری	ہم مین بیچ پیا بہیری	جب جپ بہون پیا بولین	سرن مین چت کو تولین
مین کان کو موندا جب سے	پیو مین بجاوین جب سے	بنداین کی پوری آسا	جہان پیا وہان تیرا بسا
کنوار کھلی ست دوارے	نرکھا پیارا لالارے	ترکٹی دوار جب دیکھا	چھوٹا جنم کا لیکھا
مین چاکرت اب کچھ کیجے	پیا آپن درشن دیجے	ششہا شن جہان ہم آنی	بنداین لکھا نربانی
کاتک تکا جن اندر	باسا کیا بیچ مندر	جوگن چڑھ دھایا	نرمل چھٹی جب مایا
رہی روپ رنگ راتی	پیا ہماری ہوگئی ساتھی	پورنما ششی بھیو پرکاشا	بنداین کی پوری آسا
اگہن ہمین نہین بھاوے	پیا پیارا آپ نہ آوے	بھوجن انیک پرکاری	بنا رام رشی سب کھاری
چھہ ماس ہوے سب بھولا	برہا ہوے جیس سولا	بنداین پیارا جگت مین	پیا ایک ہے دوسون مگت مین
پوس ماس کس بیتے	کام کرودھ جو جیتے	مین کشل بھل کامی	تم ہو سب انترجامی
اے پیا چوک نوارو	بوجھا سر سے اوتارو	بنداین پیارے بولین	من کی گرہ کو کھولین
ماگھ گھڑی مین ڈھونڈہا	باگھن کا سر جب کھونڈا	پیا بن مکہ بنا وین	آگ لگے جر جاوین
بینی جی ہی جگ میلا	چاہوں اوسے اکیلا	بنداین سے پوچھو کیسی	سدھ رہی ویسی ویسی

پھاگن بسنتی رتیان
رنگ رنگ رنگیلی گاوین
جیت آیا جب جیتیا
کرجو یہ ہی مین بھاگون
بیسا کھ مہینا بھاری
جاؤن جہان سب موہے سیلن
جیٹھ اگن اس آیا
بارہ ماس ہوسے پیا آؤ
اپنا لکھی لوند مہینا
ہا یا جو مہینے ہیرا

کرلو پیا سنگ بتیان
پیا پیا کہہ دھاوین
تن دھن مین پیا کی ہستیا
رس پیا تمہارا چاکھون
صورت دکھاؤ تمہاری
تم بن پیا سب وسیلن
ہر بن جو جلتی کایا
شبد و نکا منہہ برساؤ
پورن پیا کو مہینا
اب سو پھل جنم سے میرا

بن بن جو بن بن چھوے
ستریان جھپتی اگن
انکھو نسو چلکر جاؤن
نئی نئی اوازین آوین
سکھیان نیادر کرتین
بندابن مناؤ پیا کو
سیتل کرو یہ ہردا
پیا جو ست گور را ما
آئی پیا میرے پیارے
بندابن یہ بارہ ماسی

برہا کریجے موے
بندابن پیا بیراگن
مین کیسی تمہین پیا پاؤن
بندابن ہنگ ٹلاوین
کہنا نہین جیت بھر تین
دھیرج رکھو پیا جیا کو
ہارا مین بھردا بھردا
پورن ہوئے سب کا ما
ہردی کے نین او گھارے
گاوے سکے جنم بھیا نسی

۴۴ - راگ کافی تال ٹھردا

	تو جیرا ہے سب تجھے یہ آیا شول ✣ ✣
۱	اسی جگت کو اسی کو گت کو دیکھ رہا تو بھول
۲	جال کال مین پھانس لاکھہ مین ہی ہزک کا مول
۳	بار بار تجھکو سمجھایا مت تو یا مین بھول
۴	اب بچ گوہرن ست گور کی ابکے رچو نہ ڈھول
۵	سہرت شبد مین لکھہ کی بندرابن گٹ جھول

۴۵ - تلانا

سہرت یا تمہارے گھر جاسے لو ✣

گھر بچھڑت رہی بھول تن من سنگ | چیت بدھ اور اہنکار موہ بس

سکھی دکھی بھو ہووے لو

کرکٹ کرکٹ دھن چیت تامتا | لڑلڑ دھانگ لڑلڑ دھانگ
سمٹ سمٹ پگ فور بھر کوٹی تک | باجا ترتر تیم تو گا ناگاے لو
آگے چل سن جہان دھن رسال | سن سن من بین ہر کھہ پات
تا را گگن بچ درسے + + | چلت پون سن نن سن نن + +
بندرابن جہان لیت دھیم | تہان سہج رمتا پاے لو

۳۶ — تلانا

ست سنگ من رنگ چل پائی +

منج سرت کو پاوے انہد | سنت شبد جھن جھن جھنن +
پل پل پر پیاگن سن پاگی | چھاک رہی پد ماہین
مہر موہ چنگ شبد سن ہر کھت | ساریم ساریم سن سن سنن
اوٹھت شور دھن گھور مدھر یا | دیکھ جیو پرش سب وا ہین
میل کرم بندرابن چھوٹی | کٹن جال ہم ہم ہنن

۳۷ — پربند

نروارین بچ دھامی نرت نرنگ

تین اگا دھ دھن سندہ بھون سن | الکھ لکھ جا کر انوپ کرنگ
دھر ٹکئے کرم دکھ جا یک | نج سروپ مت گور بھر گیانی جانی
جب دو دھ چھانی رس اگانی | تب جانی ست سر نگ تو بیندنگ

چیت سمات پد چھو جوبن گھن	کہین دھن ناگر جسرانہ مرننگ
لکھ سُنئیے کرم استو ہا یگ	یگ بلوک مندر دھر دھامی سوامی
نج منتر جانی ہوا کامی سے آرامی	کہین ہر کنگ بندرابن ترت ترنگ

۳۴ – یک تالا

۱	میرے اُمہد کی لاگ دوسری نہ کوئی	
۲	من کا سنگ بھول دھار سُرت سار کھوئی	
۳	اب آگ لاری پھیل رہی مکت کون بھانت ہوئی	
۴	جوت بھان چھپ نہار او انگ پار سوئی	
۵	بندرابن سونگ نہہ سُرت نت موئی	

۳۵ – ایضاً

ست چیت انند نت پار برہم ہوئی	انہکار بپ کو دھار جیو مان کھوئی
ابنگ مم کو تیاگ جیو بھاش ناش جوئی	بدھ نکھید ایکسار سجھے سم کوئی

۵	بندرابن جگت بھاش کلپت پن سوئی

۳۶ ٹپہ

۱	میڈے حال رہندیاں وے بھرم جال ست سنگ کی گل جب ورساوے وے	
	دور بھیو کرم کال	
۱	یہ جگ جھوٹ ست کردکھے وسے	
	اہنو اتنو پال	

۳	یہ دکھ سانون ست دکھاوے وسے جیون لاگی سپنے جہال
۴	واہ گوروسے نیہ لگا وسے وسے لے آرام کمال
۵	بندرابن منوراج دکھاوسے وسے جھوٹا اندرجال

۴۱ — ایضاً

تام رس ہیچے ہری اب ست بھو لو رام

بھوسے بھول کو جات بھیو ہے تیری مت ہوئی شام
سوالنسا سوالس ترنگ اوٹھاوی یہ بدہ اٹھو جام
من کی گت اس رنگ پچھانو جیسے گرگٹ چام
تِر کوٹی مدھے باس لیو ہے جب پایو آرام
گھٹ اندر ساگر لہراوسے جہاں بندرابن دھام

۴۲ — ہمیر

لیوسے دھر برن جتن ادسے نت میتا

۱	کاہے کہ بدھ مدھم لو بھ کو مارو دھن رسال پر کھو جھن کارا	جار و اہنگ مودہ کی چھپانا امر بھے رس پیتا
۲	شیام سیت درگ کنول مجھارا بندرابن درس پرش درسا نخ	رمتا رام سبن سے نیارا ہر کھیہ ہر کھیہ ہر کھیتا

۴۳ - ٹھمری

واہ گورونت جیت رہون
پل چھن مین توری چاکریان

۱ من سے کہو لگو سادھن سے — سم دم سادھا جاگریان
بھجن بیبک سادھی ہی سے ہے — ہوئی لمبہ ہرکی بادریان
۲ تن سے کرو ٹہل سادھو نکی — دیا دھرم نہین آگریان
چھمان غریبی ہار سہی ہے — لیے صبر کی چادریان
۳ دھن سے پیٹ بھرو بھوکن کو — بھجن کرو نس باسریان
کام کرودھ مدھ چھوڑ دیو ہے — ملین گورو تو وہ چاکریان
۴ میٹھا بچن کہو پالکھ سے — سکھ ہوے سب کی خاطریان
بندرابن یون بکت ملی ہے — کھل گئی دل دی انکھڑیان

۴۴ - تلانا کھماچ

جی یہ جگ سپن بلاسے

کچھ کہو تو او سکی ڈھنگ ڈھال — کیا رنگ روپ کچھ اور تپا
دیکھا جی کس بھارن سے — ہان پاپنا پڑا دو ہیلا ہے
۱ کیا جل تھل بیچ برچھن مین — یا چاند سورج کوئی تاری مین
یا سن بیتال پون مین — یا پورن دیکھا سارے مین
یا نین تا سکا نابھی مین — یا ہردے گگن مین پایا ہے
کرم او پاسن جوگ گیان سے — کم مارگ کہو سو ہیلا ہے

۲ وہ ایک انیک چھپا ہے عیان | کہین رام رحیم وہ کہلاتا
کہین سوتا ہے کہین بیٹھا ہے | کہین کھڑا ہاتھ سے دیتا ہے
کوئی ست چت آنند بانے ہے | کوئی سیت بھو رنگی ٹھانے ہے
کوئی رنگ نہ روپ بتاتا ہے | جب آپی آپ اکیلا ہے
۳ دیکھا جی سب مارگ سے | پھیر سچار کھا آتے ہین
جیون پوستی معجون ماتے ہین | آخر سار وپ ہو جاتے ہین
کرم اوپاشن جوگ | یہ مین کو نشچل کر لادین گے
جب درپن سامنے رکھا ہے | تب آپی درشن میلا ہے
۴ جیون بالک کو سمجھاتے ہین | پڑھ اچھر پنڈت کہلاتے ہین
جل تھل ہر روپ بیچ دکھایا | من بدھ اک اگر ہو جاتے ہین
اب کلجگ کرم جوگ نہین بنتا | سرب او پاسن مین مکھ سمرن منتا
نامی نام بھید چھپایا | دیکھے رام نام کا میلا ہے
۵ اک سمرن ہووے جیسا ہے | دوجا سوانس سے ہوتا ہے
تیجے سرت ناد سے لاگی | یہ شبد برھم کہلاتا ہے
سامیپ سو ادرس پاوے ہے | جیون او لا جل ہو جاوے ہے
بندا من اب اولا ہو ناگولا ہے | سارے اک رس پانی بھیلا ہے

۵۴ — امین

دھن ممتا رس پیجیے

جہان نین سول بسال شبد سن | پھر ہین برت ادھ چھند سے

بھاری لاہا آپا ہانی ٭ جانی وے راگا تا لا ٭
دھیانی جانی جی بھاکھا پورا جانی سوراوے

کھرکت محبر جھن ننا + دھا دِھرکٹ دھم دھرکِٹ دھا دھم دِھرکِٹ دھم دھِرکٹ چپت ناتا
اگنی ہاتھہ آگنی ہاتھہ بھیون چھک مرگ بھیون چھک مرگ مرگ لاری رگ رگ پاگا

دھن عجوب مرلی کی ناد سے سرت بندرابن دھرجا بی دیجیے

تن مرتک من مرتک جہان جم مرتک تم مرتک بھیدشا متا

۴۶ - شبد راگ بھیروی

من میرا لگریا رے
مین ہناری پیا کی رے

ست سنگت ھارا جات بہی ہے لاگے نہ ڈول رسریا رے
گھاٹ باٹ بہہ سنگم سبنے ہین دھر سرنام انیڈھلیا رے
جل بھر بیگا تپن بوجھے گی ٭ توسیج مج ہووے انیا رے
تو ہنین بالک چالیس گنا وے ست کھولاج نگریا رے
جھٹ پٹ تو گھٹ سر پیوے ہو وے جھنجھہ بدریا رے
لے گورکرپا نام سون لاگو یہی ہے سودھی ڈگریا رے
بندرابن من کو سمجھایا کرستیل میری جگریا رے

۴۷ - ایضاً

دم چیلا گرا کرگا گری

بھائی بند کٹم سب ترو دین چلیو میت اب تیاگ ری

ہا ہا کار سبھے من اوپجا — دیہہ دھرو جب آگ رہی
جگ جلتا آنکھون سے دیکھین — آپ نہ چیت اسبھاگ رہی
دھن پروار گرہ اور دیہی — یہ نہین ساتھی جاگ رہی
یاد کرو بندرابن جانا — گور چرن سون لاگ رہی

۴۸ - دھر یدہ بھیم پلاس

۱	تیرے ماہین شبد سار	جاہین بیٹھ سے لے دیدار
	تاہی ماتھہ سرت گاڑہ	جاہین جاپو نام کو
۲	آپا چھوڑ مین کو توڑ	سرت موڑ گور سے جوڑ
	یہی ہے سو سمجھ چلو	جا سے ہودو کام کو
۳	گنگا ہے نگر ماتھہ	نہائے برت کو سنوار
	تیرے ہی نام سون لنتار	دیکھ نر گھر بام کو
۴	جال توڑ بھرم چھوڑ	کرم کھوڑ موڑ چھوڑ
	بندرابن کر بلوار	پایو دھام کو

۴۹ - بہاگ

بھجن بن ماتی ہوئیان سکھیان

۱ روپ بنایا بندا ناہین چام بنا کیا ہڈیان
۲ سوانہی دھک لین ون کھویا واہ گورو ناہین جپیان
۳ اب پچھتاوی جب کیون سو یالٹ گئی تیری ہنڈیان
۴ سرت بسارے پھلدا ناہین میوہ جھٹ جھڑ پڑیان

سیون نکنج بندرابن پایا جن مین سر بس چھپیان

۵۰ - شبد تال کھرو ۱

داہان مِل باہان تل دونون ایک ٹھائین رے

شیاما تل کی پاوے تالی — جو تو سرت لگاوے رے
او لے ٹھنین نرکھت رہیو — سو تل تجھے دکھاوے رے
تال نبک کی کھڑکی دیکھے — جھینا رستہ اندر پیکھے
وہان تو پل پل سرت جمیو — جھلک جوت درساوے رے
ایسی بدھ سے سرت چڑھاوے — جو چاہے سو پاوے رے
جیوا چھا سدھی کی ہووے — تجھکو وہ مل جاوے رے
جو تو چاہے مکتا ہوون — آگے سرت بڑھاوے رے
شبداین کا بھیڑا انیارا — ست ست کہد سے گاوے رے

۵۱ - شبد ہولی کھیروین

ہمت رتن سکھی یہ چلی ری

سوانس گئے نل ٹھٹھ ہوئے ریتے — ڈسے گرہ ایک چھن نہ لگی ری
مات پتا بندھو سب روت — اب یہ شبد دھیرہ چلی ری
مرگیا لوگ سبھی اس گاوت — کھوم رہے گل پھانس ڈلی ری
مرکر جائین سو فی بڑبھاگی — جو مر رہے او چھٹے کرم بلی ری
بہت جیتے سرت شبد مین رکھتے — وہ بندراین گئے گگن گلی ری

۵۲ – راگ جیت سری

کاہے آپن پو بسرایو

جو جو بھرم لیے بالک سم / تن سے آپ ڈرایو
دھیر ندھر سے بھرم سو ان بھیو / بھوتا روگ لگایو
ان ہو اجھ ہردے بیچ دھارن / دور کرن کو دھایو
جتن سہج سوجے من اندر / سوان چھایا بھونکایو
کہہ بندرابن گیان انجن بن / تاحق دھوم مچایو

۵۳ – راگ گوری

پیاری تمھیں مت لپٹانو

لوبھ موہ بسر و گھر دھن کو / مانو کھبر دھل کانو
کھیم کسل اپنی تم چاہو / بھجن کرو بھگوانو
بھوکھ پیاس کو سہی تو بیتا / جب تو ست بچھانو
رین دن آٹھ پہر تم جاگو / رہو شبد لولانو
بندرابن یہ چھبیں درلبھا ہے / کوئی ورلا جانو

۵۴ – شبد

جو ہین رام نام بھیو چیرا

سو تم جانو نپٹ ابھاگی / جاکے پڑے جم گھیرا
کر اشنان نام کے ساگر / پایو سیت آرام نہ بیرا
دھن بچھین دھن بھرت ستر گھن / دھن سیا جن رام گھر ہیرا

دھن جو دھیا ہی بندرابن ۔ جن مین چرن رام نے پھیرا

۵۵ ۔ شبد

شیام سندر چھب موہ سہائی

مرلی للت منوہر سندر دھارے ادھر بجائی
مور مکٹ پیتامبر سوہے لٹک لٹک درگ سین بو جھائی
دیکھ روپ برکھ بھان دولاری جھکے نین تن سُدہ بسرائی
کرت کلول کام بن ماہین بندرابن گھر سجت بدھائی

۵۶ ۔ شبد گوری

سنجھا گاوین ۔ آرت لاوین
گرہی مٹاوین ۔ امر پھل پاوین
سبھے بساوین ۔ دوکھ مٹاوین
بھرم گنواوین ۔ بید بتاوین
دھرم کو دھاوین ۔ دیا جل آوین
سیل سہاوین ۔ سومت سُناوین
الکھ لکھاوین ۔ امین برساوین
بندرابن سب ۔ کے من بھاوین

۵۷ ۔ شبد

ست گورو رام کہو میرے پیارے ۔ رہو سب مین اور سب سے نیارے
پاپ کٹین بھرم دُکھ مٹین ۔ او ترین سر سے بھارے

ہونین منوجیسی پھول سوہاون ہو تم سب کے دولارے
آنند ہو بندرابن برسین دیکھو نین او گھارے
بندرابن جو ست گور پیارے ست گور رام ادہارے

۵۸ — چوپائی

جو ز ست گر رام دھیاوے
ست گر رام ہے نام امولا
ست گر رام مول ہے منتر
ہے چھو بیج سے ہے نین نیارا
جن یہ بچن ہمارا مانا
بندرابن یہ دیس نیارا

چار پدارتھ نشچے پاوے
بھید سار کوئی ورلے تولا
کاجگ مانھ لکھا جیو جنتر
بیج پچھیمین بھیدا پارا
انگھ روپ سچ کر جانا
بوجھے گا کوئی ست گر پیارا

۵۹ — شبد

واہ گورو — ست گورو رام

میرا من سمجھے سنچارے رہا
میرے منا کے مانت ناہین
کہنا کسیکا سنتا ناہین
سمجھایا یہ سمجھا ناہین
بچارے ہے سو ہوتا ناہین
ہان سنتوکھ کو دھارن کیلے
گیانی بوجھ بچارسے بھائی
ست گور رام سنیہی پیارا

جی انکھوں کی دھوم اوٹھائے رہا
تاجی کو بکبد کھائے رہا
اپنی ہی بھید گائے رہا
گذری عمر چھپائے رہا
انت کو پا پچھتائے رہا
بھو کھا بھی اگھائے رہا
سب دکھ سہجے ڈھائے رہا
شانت سرو ورنہائے رہا

بندرابن یہ الکہ کتھا ہے آگ سے جل بر ساسے رہا

۶۰ - شبد

پیارے من ڈھونڈہ سائین اپنا

جاگرت جگت مایا کنچن دھن یہ سب ہے سپنا
نیتی دھوتی کریا پوجا پنچ اگن مین تپنا
چلت پھرت کرت تیرتھ برت انت ماٹی مین کھپنا
ڈھونڈھت پھرا اجہر نہین پایا سید ھارستہ اپنا
جوبا گئی اور بردہ بہی انگ انگ بھیا کپنا
اب ہون چیت مت پھرے باؤلا گھٹ اپنے کو متھنا
گروکرپا بندرابن پایا الکہ لکہ چینا

۶۱ - شبد

واہ گرو ست گور رام کہورے

نس دن پل پل چھن ہر سواسنا یہی نام رٹورے

واہ گورو پورن پرکاشا کہو لین پھل چار
واہ گورو چار اچھر ہین جپو جگون کا جاپ
ست جگ مین بیج کرمانا باسدیو کا جاپ
دواپر مین بندرابن پیاری سب نے ہر ہر گایا
تریتا مین گوبند گوبند گوبند ہوئے
کلجگ کلی کچہ لیا راست گوررام کہا یا

یہی نام رٹا ہے جسنے پہونچا دسوین دوار
کیون نہین گاتی نام یہی ری کٹین جنم کے پاپ
پورن ہوئی کامنا اوسکی کٹے دوکہہ سنتاپ
جوگی بھوگی روگی ہوگی سب کی سدھری کایا
گا یا جسنے گوبند گوبند ننگا پایا سوئے
سانچ کہون مفت نہین جانو پورن بھاگ کرایا

نام ہدا پرتھہ امرا مولا نامی کو بتلایا | نہ یدیاں تم لکھوالکھہ کو بھرم سنسے مین پڑھایا

شبد کہروا ۶۲-

واہ میرے بھاگ جب مین گرو کرون

گرو گوشائین گو رگوبند کہائین گو راکہہ لکھائین مین بتیان پڑھون

گرہ پہ ہیگا سب سنسارا گرو بن سمجھ نہ کیسے
گرو گرو کہاوتم یہ من بھاون کارج جیسے

ایک سمی نارد من چلکر پہونچے بشن سمیپ
کین تپسیا کٹھن کٹھوری جائین ساتون دیپ

باتین کین بشن سون نارد آدانت سب کی
پوچھت بھئی بشن نارد سی گرو کیا کب کی

بولی نارد سنو بشن جی گرو نہین ہم کینہا
چوک بھئی پرمیشر سوامی کرم کا ہون مین ہینا

اب کیا دو میری نارائن کا کو گرو کرون
سیل چھمان سنتو کہ اہون گیان کی ترنی ترون

پرتھم ملے جو تمکو نارد واکو گرو کرو
گیان لیو تم واسی منُ جی ہردی چرن دھرو

چلے منیشر گیا پاس پہونچ گئے استھان
سندھیا کرکے سوئے منُ جی بھور کیے اشنان

بھور چلے گرو ڈھونڈھا لیکن پرتھم ملا اک کیوٹ
مچھ جال لیے کاندھی پہ روپ بھینکر ہوٹ

کیوٹ سی بولے نارد جی ہان گرو منتر سناو
داس بناکر لیو مجھے تم سیوک سے سکھ پاو

اوسی سمی نارد من جی کو کیوٹ نے سکھ دین
پا گرو دچھا پہونچ بشن پہ من مین بہت ملین

پوچھا نارائن نارد سے کہو گرو کس کینا
جس گیا تھی تس مین کینا گرو وہ ذات کا ہینا

بولے نارائن تم جاکے اب مین نرک کو بھوگو
جو کوئی گرو کی نندیا کرے وہ نرک مین اس جوگو

بولے نارد پرمیشر سے چھما کرو اب موکو
گرو نندیا کی چھما نہین اب گرو ہی بچاوے توکو

نارد پوچھے نرک نا جاسکے گرو راہ بتاو
گرو بولے تم بشن سے جاکر نرک کی راہ لکھاو

جب وہ لکھین نرک کی راہ لکھے ہوئے پر گرنا
یہ وہی سب تم اشوامی پہ لکھکے ترنا

ہرکت ناردمن جی کرچرن چیت ااسے
تمہارے گر آپنے سہج تہا سے آو پاسے

نارد پہونچی بن میں سیام کی راہ لکھا یا
لوٹ پہیر ناردجی بندرابن کہہ گایا

الکھہ پرش کو سرب مین پہر لا بوجھے کوے
بندابن دکہا آپ مین ہو فی ہوی سوہوے

۶۳ — شبد

مجکو کہاں ڈہونڈھا ہین تو تیرے پاس ہون
نا بیکنٹھ دہام میرا نا باسی کیلاس ہون
برہم لوک تے ہی بلگا سب مین ملا پاس ہون
جو دیکھا وہی دیکھا پورن جون آکاس ہون
بندرابن بچار کیے او سیکا مین خاص جن

۶۴ — ایضاً

ست گر رام جیسے میرا جیا

بلہاری بل جاؤں چرنن پر جن یہ پرکہٹ کیا
ست گر میرے سب بدہ پورن نسکو دان دیا
تن من گور پر واروں پر بہاو رس پریم پیا
بندرابن گورچرن جو چہانڈا اٹل نام لیا

۶۵ — شبد بہیرون

پرات ماننہ کہہ الکھہ جگاوین ست گور رام سو بینا
اوٹہو نرنجن نرا اکار نار این نرکہین نینا
بلہاوں واروں تن من گورکل لبست دہن دہینا

گاؤن دھاؤن پاؤن تمکو ہیا کو ہوویں چینا
بندرابن سن بانی منوہر مجبور بھئی ہیتی رینا

۶۶ ـ شبد

ست گوررام کہو کیٹے کھٹکا ٭ اب کیون پھر سے ہے بھولا بھٹکا
مکت پدار تھہ چاہو اُو چھوٹے جنم ظلمی کا جھٹکا
دھیان گیان سرت پیاری سہیلی ناد انہد شبد گھٹکا
یہی بسے پران ہردے مین بندرابن سنے پایا لٹکا

۶۷ ـ ککہرہ

ایک	اونکار ست گور پرشادا	کیسے ہووین گورو گن بادا
	اونش سدہنگ جوے کہکے	پڑھون ککہرہ گور پدلہکے
کہک کا	کاہو کا کچھ دردہ نہ کیجے	سیل چھمان کو من مین لیجے
	کریئے دیار اکہہ سنتو کہا	ست گوررام بندابن کہو کہا
کہک کہا	کہیسم کسل تم سب کی چاہو	پریم پریت ہر آن نباہو
	آدر بھاؤ سبھی بدہ سر سیئے	دین ہوسے بندرابن کہیئے
گنگ گا	گوبند بھجن سادھ کی سیوا	رچت سے کرو تو پاؤ میوا
	بھوکے پیاسے کی پرت پالا	بندرابن ہو جگ اوجیالا
گہنگ گہا	گھرانیا تم گھٹ بیچ جانو	لاکہہ کہے کوئی ایک نہ مانو
	دھیان کرو بندرابن مانہین	الکہہ پرش کی ہے پرچھائین
انگ ان	انگ ملین بل ہو تیرا	ناد انہد گھٹ راکہہ بسیرا

	دھیان گیان سے نام کہو گے	بندرابن سکھ الکھ لہو گے
پچ چپا	چوری چھوا آنند پاچائی	پرسنتاپ کھل وشٹ برائی
	ٹھگ ڈاکو بٹ مار کو کرمی	بندرابن پچ سب سے دھرمی
پچھ چھپا	چھو چھپا تو جب اونگ سوہنگ	کٹ جاوے چوراسی موہنگ
	منوکا منا پورن ہووے	بندرابن نج ایں بلووے
جج جا	جام اشٹ تم نام رٹو رے	بڑھو دن دن چھن پل نہ گھٹو رے
	سنو پریم سے ہو رہی بانی	بندرابن سنتن پہچانی
جھج جھا	جھانجھ جھنکار جھنا جھن جھنکے	بین بانسلی موہ چنگ کھنکے
	مردنگ ستار مجیرے تنبورا	بندرابن کا کام ہے پورا
یئی یان	پیو ہیں سنو سادھو تم سادھو	سنت ہو جاؤ سب مٹے اپرادھو
	آپ سے آپ کھلیں سب دوارے	بھلی کہی بندرابن پیارے
ٹٹ ٹا	ٹاہبا ونٹ گھورگج ہاتھی	سکھپال جھنڈول پالکی راتھی
	ول بادل سے کشل بٹورے	بنا نام بندرابن تھوڑے
ٹھٹ ٹھا	ٹھاکر لوگ نہیں کوئی بوجھے	جہاں رہے وہاں تھین نسوجھے
	میرا باسا ہر گھٹ ماہیں	بندرابن سے بولے سائیں
ڈڈ ڈا	ڈولو پچھو چلو تم دوڑو	درب نام کی ہر چھن جوڑو
	پرمارتھ پر نیہہ لگاؤ	بندرابن پورا سکھ پاؤ
ڈھڈ ڈھا	ڈھنب ایسا اپنے من راکھو	جو کوئی بوجھے ترت ہی بھاکھو
	میٹھا بچن کہو تم پیارے	بندرابن گور دھیان لگارے

ڑڑڑان	ڑوڑ را انیٹ سے مندر بنایا	بچا کر پتھر لگوایا
	منی جڑین اور ہیرا موتی	بندرابن یون لکت سہوتی
تت تا	ترت ہی وان مہا کلیانا	جو بھرد یو تمیہ سہانا
	کنچت اچھوا پریت سے دیو	بندرابن من چیتا لیو
تھت تھا	تھرا کھو من چنچلتا سے	ہیلکے لوچن او گھرین جاسے
	کام کرود موہ انہکارا	لوبھ چھٹے بندرابن پیارا
دددا	دان پُن بھوکھون کو دیجے	ذات کو ذات بچار نہ کیجے
	بھوک پیاس سبکی ایک جانو	بندرابن سب گھٹ سم مانو
دہد دہا	دھرم دھور ندھر جب ہی کہاؤ	پرناری پر نہیں نہ لاؤ
	ہوآدھین کرو ہر درشن	ست بچن بولو بندرابن
نن نا	نام کا سمرن سادھ کی سیوا	گرہ انند رہین کل دیوا
	بکھے چھین سب من کے تیرے	ست لوک بندرابن نیرے
پپ پا	پاپی کا سنگ کبھی نہ کیجے	میل ملاپ تزک کر دیجے
	اسمین تیری ہووے بھلائی	ست گر رام بندرابن گائی
پھپ پھا	پھول پھلے او جاڑہین پھولے	رہہ تیاگی نہ من سہ جھولے
	بھیک بنائے جگت کو لوٹا	بندرابن بندھن نہین ٹوٹا
بب با	بیر برودھ مہا دکھدائی	بن تیاگی سکھ کبھون نپائی
	یاسے بیر بہر سے کیجے	بندرابن پورن سکھ لیجے
بھب بھا	بھرم دکھ جنجال بناسا	ست ہوئین جو ست گور داسا

	بستر باتر کو اب جا نو	ایک روئی بندرابن مانو
مم ما	منسا پورن سادھو کی سنگت	ست بیٹھو چھوٹون کی سنگت
	سنت بچن سے سنت بناوین	ست گورو رام پرم پد پاوین
ی یا	یان مین بگڑے ناہین تیرا	ست گورو رام کہو چھوٹ بکھیڑا
	سوچ بچار نہ من مین لاؤ ٭	ایک نام بندرابن دھیاؤ
رر را	رتھ تم نام ہوے کلیانا	جیت جیت سندھ لہر سمانا
	ایکی ایک ایک ہے ایکی	ورشٹی ہے تو دیکھہ بیبکی
لل لا	لکھمن یہ ہے نام گن گاؤ	راکھو من مین نا بسراؤ
	سیل چھمان سنتو کھہ ہو پورا	بندرابن سو جگ مین سورا
وو وا	واہ گورو جو نام لکھایا	چار جگون کا جاپ جپایا
	باسدیو ہر گوبند راما	بندرابن سبھہ پورن کاما
شش شا	شبد دھیان راکھہ من ماہین	سکھہ سمپت آنند جو چاہین ٭
	تا شبد من تھر نہین ہوتا	بن تھر ہوے باد سب کھوتا
کھک کا	کھشٹم پد ہے سار پر کاشا	انتھہ کرن چار اور ابھاشا
	چتین کا ابھاش لکھانا	سو چتین کوئی ورلے جانا
سس سا	سادہ وہ ہے جن تن من سادھا	گیان پرگاش مٹی سب بادھا
	بن سادھے کچھہ ہات نہ آوے	ست گر بنا راہ نہین پاوے
ہہ ہا	ہنس گتی گت تیری ہووے	ست گر رام ہردے مین جووے
	نکست پدارتھہ تجھے پاوے	ست نام بندرابن دھیاوے

۶۸ - بنتی

دوہا

کرون بنتی سیس دھر ادھم ادھارن پاس ۔ یہ مانگن مین مانگ ہون ہم ہر دسے تم پاس

چوپائی

مین آدھین دین ہن گت موری ۔ تم دیال سرناگت توری
دیا سندہ کرپال کہاؤ ۔ کال جال سے موہ بچاؤ
بھول بھرم سے رہو بھولائی ۔ جنم جنم چوراسی پائی
مہا دکھی اور دین رہائی ۔ سنسے موہ رہو لپٹائی
بکھ ساگر مین امرت ڈھونڈا ۔ سکھ ساگر کا سار نہ بوجھا
بدہ ہین مایا رس پیتے ۔ جنم انیک یہی بدہ بیتے
من بس ہوے کچھے نہین تیاگا ۔ بھجن بندگی سے نس دن بھاگا
کھان پین مین چیت رچایا ۔ نس پھل سارا جنم گنوایا
مان بڑائی من مین راکھی ۔ دن دن بھئی کومت کی ساکھی
بھید بنجانا ست گور راما ۔ مکت پدارتھ کو نج دھاما
من بس کیونہ شبد بیایا ۔ اس جگ کو سانچا کر مانا
گرہ اگیا نس دن بسرائی ۔ اپنے سکھ سے رہا بھولائی

دوہا

سرت شبد بسرائے کی پھانسی گلے ڈلائے ۔ بندرا ین کیا ہوت ہی ناحق اب پچھتائے

دوہا

بیتے کا کیا سوچ اب آگے کی سدہ دہار | بندراین تن ہین اب جو چاہے ہو ون پار

چوپائی

ست گرو رام اب سرن تہاری | جس چاہو تس لیو اوباری
کہان لگ کہون بھول بھئی بھاری | کت کت جہبا موہ ہاری
مسا اپرادھی ندر کھیلا | نہین جانے مایا کی لیلا
اب موکو اپن کر لیجے | سرت شبد سون میل کریجے
گر گیان امرت کر جانی | رین دن چرن کیول لو آنی
بیاپک ایک سکل استھانا | ایسی نشچے ہووے بدانا
بدہ نکھید مین بھید نہوئی | دبدہا اورست چت سود ہوئی
آسا پورن کرہو دیالا | ہم ہین تمہرے بال گوپالا

دوہا

بنتی کرن بجان ہون ایسو بدھ کو ہین | بندراین سرناگتی دین کو مین دین

۶۹ - راگ کلیان

نام رس پیجے جی پیجے جی +

مان تسے دور گھاٹ بتوہے | جھٹ جھٹ غوطہ لیجے
کلاستان مین کھ بیٹھے سیتل انگ کریجے | شش وچیا جون س دیکھے آنندپل پیجے
شبد کی اور سرت کو راکھو سن مین شبد سنیجے | داہ گورو درسو بندراین اب انتر برتی کیجے

فصل جو پہلی ہوئی تمام | تن من سے جپ لو ہر نام
پورا ہووے تیرا کام | کوڑی پیسا لگے نہ دام
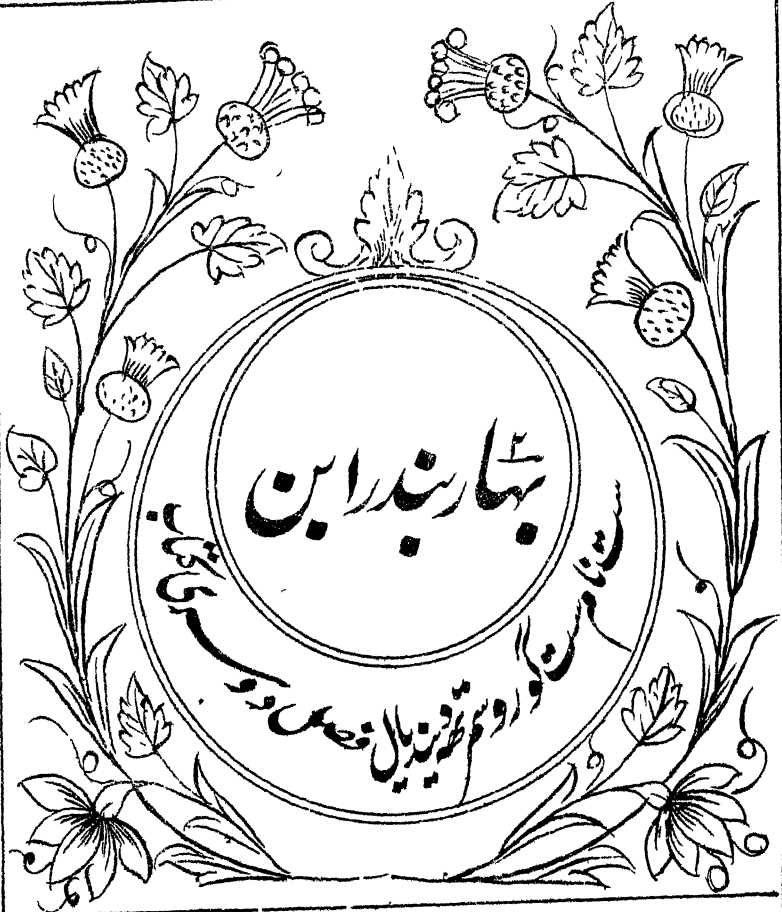
اس فصل مین اصل منشا یعنی سدھانت شاسترن سنتون بشنیوںت اور مذاہب عیسائی و اسلام و صوفی و ناستک وغیرہ نسبت مکت و پیدائیش عالم درج ہے موافق پورب میمانسا

سوال پہلا

مکت نجات ۱۲ ہونا کیا ہے اور کس جتن تدبیر ۱۲ سے مکت پراپت میسر ۱۲ ہوتی ہے

جواب

سرگ کی پراپتی کو مکت کہتے ہین بید مین جو بچن بدہ یعنی حکم کا لکھا ہے اوسکی تعمیل کرنے سے سرگ میسر ہوتا ہے حکم یہ ہے کہ جگ کرنا منتر کے ساتھ پوجن کرنا وغیرہ اور جو بید نے منع کیا ہے اوس سے بری رہنا مثلاً برہمن کو نہ مارنا کلنج نہ کھانا وغیرہ اور جس بات کو بید نے نہ اگیا دی ہے نہ منع کیا ہے تو اوسکے کرنے سے نہ ادرشٹ یعنی پن ہے اور نہ پاپ ہے پورب میمانسا کا یہ سدھانت ہے کہ واسطے مکت کے گیان اوپاشنا کی ضرورت نہین ہے جبکہ برے کرمون اور سکام کا تیاگ کیا اور نت نیمتک کرمون سے سنچت کرمون کا ناش ہوگیا بس جنم نہ دھرنا پڑا مکت ہی اسی کو سرگ کی پراپتی کہتے ہین مگر پران والے سرگ کو آکاش مین نشان دیتے ہین

نت کرم اشنان ترپن وغیرہ ہین برت وغیرہ نیمتک کہلاتے ہین پراچہت کرمون سے حال کے اور پچھلے پاپون کا ناش ہوتا ہے

	سوال دوسرا	

مین کیا ہون اور جتن اپنے آدھین یا پرالبدھ یا ایشر کے ہے

	جواب	

تو جیو ہے جتن سے ہے اندریون کے ساتھ ملکر دکھی سکھی رہتا ہے ادرشٹ کے انوسار اور یہ سروپ باشنا کے بموجب ہوا اندریون سے علحدہ کرنا اوسکا بید باک کے بدھ کرم مین لگانا یہ جتن ہے سو تیرے اور ادرشٹ کے آدھین ہے جیو بیاپک ہے اور سب جیو علحدہ علحدہ ہین

	سوال تیسرا	

سرشٹ کا کرتا کون ہے اور کہان ہے اور کیسا ہے اور مایا کیا ہے

دنیا ۱۲ خالق ۱۲ قدرت ۱۲

جواب

جگت کا کرتا جیو کا ادرشٹ ہے اور جیو کی طاقت یعنی انادی باسنا کو مایا کہتے ہین +

سوال چوتھا

جگت کیسے کہان سے کب پیدا ہوا ست ہے یا است ہے سپن سرشٹ اور جگت مین کیا بھید ہے کسکو بھاشتا ہے

عالم خواب ۱۲

جواب

جگت انادی ہے ست ہے اور سپن سرشٹ است ہے دونون جیو کو بھاستے ہین

ہمیشہ سے ۱۲

سوال پانچوان

دکھ سکھ کیسے ہوتا ہے اور کیون ہوتا ہے اور بعد مرنے کے جیو کہان جاتا ہے

جواب

دکھ سکھ جیو کو ہوتا ہے ادرشٹ کے موافق اور ادرشٹ کے بموجب

مرنے کے وقت باشنا ہوتی ہے اور باشنا کے موافق دوسرا
سریر پاتا ہے

سوال چھٹا

پرلوک کہان ہے سرگ نرک ہے یا کیا

جواب

سرگ اور نرک ست ہین حسب پران اور اکثر میمانسک جگت کے دکھہ
سکھہ کو ہی نرک سرگ کہتے ہین

سوال ساتوان

نام کیا ہے اور کون نام سرب اوپر ہے اور نام نامی ابھید ہے یا کیا
اور شبد کیا ہے اور سب مین اتم کرم کون ہے

جواب

سب نام برابر ہین بید باکلہ شبد ہے اور جگت سب کرمون سے اتم
کرم ہے اور پورب میمانسا کا یہ سدھانت ہے کہ منتر ہی دیو روپ
ہے اگر ایک دیوتا کا ہونا تصور کیا جاوے تو جسوقت لاکھہ آدمی نے
ایک سمے سوا ہا کہا تو ایک دیوتا اوس سمین سب کے پاس کس طرح

پہونچ سکتا ہے اور منتر سب کے پاس ہے پس منتری دیوتا ہے اور جو سب علیحدہ علیحدہ ہین ایشر کا ایجاد ہے اور جو بیدین بشن وغیرہ دیوتاؤن کے نام لکھے ہین سو جیسے قصہ کہانیون مین نام لکھے ہوتے ہین ویسے ہی یہ نام ہین اصل مین کوئی بشن ہین نہین اور مورت پوجا سادھارن کرم ہے ✣

دوہا

کرم پردھان بہانسا بجا کھونچ مت بوے
بندرابن سب بیوکو مانو تھیا سوے

موافق نیاے اور بیسیکھ شاستر کے

سوال پہلا

مکت ہونا کیا ہے اور کس جتن سے مکت پراپت ہوتی ہے

جواب

اکیس دکھون کا اتنت یعنی ہمیشہ کو ناش موکش ہے واسطے حاصل ہونے موکش کے کرم واوپاشنا گیان کا ہیتو ہے اور آتما کو سولہ پدارتھ کا گیان شناکشات موکش کا ہیتو گنگا اشنان جگ وغیرہ یہ کرم ہین پرتما مین من لگانا اوپاشنا ہے نیاے شاستر اشیاے مفصلہ ذیل کو پدارتھ کہتے ہین اور لکھا ہے کہ سار اپنچ ان سو لہے

پدارتھ مین سے پرمان پرمی سنشی پرتیوجن درشٹانت

جس سے دیکھیے ۱۲ جو دیکھے ۱۲ شبہ ۱۲ مطلب ۱۲ مثال ۱۲

اودیب سدھانت ترک نرنے باد جلپ

انگ عضو ۱۲ نتیجہ خلاصہ ۱۲ اعتراض ۱۲ فیصلہ ۱۲ تت کا جاننا ۱۲ اپنا کہنا ۱۲

بے تنڈا ہیتوابھاس چھل ذات نگرہ استھان

جھوٹ کہنا ۱۲ جو فروش گندم نما ۱۲ فریب ۱۲ خراب جواب ۱۲ ہار جانا ۱۲

تفصیل اکیس دکھ کی

چھ اندریان چھ اندریون کے گیان چھ اندریون کے بشے

سکھ دکھ دیہہ

تفصیل سات پدارتھ کی

درب گن کرم سامان بسیکھ سمواے ابھاو

سوال دوسرا

مین کیا ہون اور جیتن میرے آدھین یا ایشر کے یا پرالبدھ کے

جواب

تو جیو آتما ہے بیاپک ہے دھرم ادھرم والا ہے جیتن ایشر آدھین

نیایک پرتھوی آپ تیج باد چارون تت کو نت اشت مانتے ہین

خاک ۱۲ آب ۱۲ آتش ۱۲ باد ۱۲ عناصر ۱۲ سچے ۱۲ ہمیشہ ۱۲

اہارن روپ یعنی سوکشم پنچ روپ نت ہین اور کارج روپ یعنی استھول انت ہین اور آتما اکاش کال دِشا اور من یہ پانچون نت ہین اور آتما اکاش کال دشا یہ چارون بیاپک ہین اور من ایک دیسی ہے مگر اوسکا گن بیاپک ہے فقط ✣ سنشکا ہوتی ہے کہ ایک جگہ مین اتنی چیزین کیسے سب بیاپک ہو سکتی ہین مگر دیکھو اکاش کال دِشا تینون بیاپک ہین جب تین بیاپک ہوئے تو اورکے بیاپکتا مین کیا سندیہ اور دیکھو ایک لوٹہ مین روپ رس گندھ تینون بیاپک ہین

	سوال تیسرا	

سرشٹ کا کرتا کون ہے اور کہان ہے اور کیسا ہے اور مایا کیا ہے

	جواب	

ایشر ہے جو بیاپک ہے گیان اوسکے آشرے ہے اوسکا سروپ گیان نہین ہے انون کی کرپا مایا کہے ہے انون مین سے پیدا ہوئی انون اوسے کہتے ہین کہ جو ذرہ جھروکے مین چمکا کرتے ہین اوسکا چھٹا حصہ فقط ایشر جیوون کے کرمون کے بموجب سرشٹ کے اوتپت ناش کرتا ہے جیوون کو پھل کا داتا ہے اگر اوسکی اچھا سے سرشٹ کہی جاوے تو ایشر مین دوکھ آویگا کہ اوسکو کچھ مطلب ہوتا ہے جب اوتپت ناش

کرتا ہے پس جیوون کے کرم کے بموجب اوتپت ناش ہے اور جو اوتپت ہوتا ہے سو ناش ہوتا ہے استھول کارج اوتپت ہے سو ناشوان ہے اور جو بیج روپ ہے سو انادی ہے اوسکی اوتپت نہین کہہ سکتے (جو نظر آوے ۱۲) اگر آتما کو اوتپت ہوا کہا جاوے تو ناشوان ٹھہرے گا اور آتما ناشوان نہین ہے سو تین پرمان ہین ایک انوپرمان دوسرا ادھم تیسرا پرم مہت جوکہ آتما کا کوئی ناش کرنے والا نہین ہے پس آتما پرم مہت پرمان ہے (جس سے چھوٹی اور چیز نہین ہے ۱۲) اور پرمانون کا انوپرمان ہے اور جو دیکھتا ہے وہ مدھم پرمان ہے سو ناشوان ہے اور آتما گیان سروپ نہین ہے اوسکو گیان ہوتا ہے اور بدھ آتما کا گن ہے ❊

سوال چوتھا

جگت کیا ہے کہان سے اور کب پیدا ہوا است ہے یا ست ہے سُپن سرشٹ اور جگت مین کیا بھید ہے اور کسکو بھاشتا ہے

جواب

انون پرمان جو ہے اوسکی کریا پورب دیس تیاگ اوتر دیس سنجوگ (پہلی حالت رکنا ۱۲ ترک ۱۲ دوسری حالت رکہنا ۱۲) یہی جگت کی اوتپتی کا کارن ہے جگت جیو کو بھاشتا ہے جیو آتما مین چودہ گن ہین بدھ ۱ سکھ ۲ دکھ ۳ اچھیا ۴ دویکھ ۵ جتن ۶ سنکھیا ۷ پرمان ۸ پرتھکت ۹ سنجوگ ۱۰ بھاگ ۱۱ بھاونا ۱۲ دھرم ۱۳

ادھرم اور پرم اتما مین وہ آٹھہ گن ہین جن پر ایسا نشان * بنا ہے
لے ایمانی ۱۲

سوال پانچوان

دکھہ سکھہ کسے ہوتا ہے اور کیون ہوتا ہے اور بعد مرنے کے جیو کہان جاتا ہے

جواب

دکھہ سکھہ جیو کو ہوتا ہے ادرشٹ کے مطابق جیسا ادرشٹ ہوتا ہے ویسا ہی شریر پاتا ہے بیسیکھہ مت سمے کو پردھان کرتا ہے کہ جب
وقت ۱۲
جس بات کا سمے آتا ہے وہ کام ہو جاتا ہے سمے ایو کردت بلا بلنگ سے یعنی وقت پر زور ہونا کم زور ہونا سب بات منحصر ہے جب سمے آتا ہے ویسا ہوتا ہے یہ نیائے شاستر کا سدھانت نہین ہے مگر اور باتون مین سدھانت نیائے بیسیکھہ کے بہت سمان ہین
یکسان ۱۲

سوال چھٹا

پرلوک کیا ہے ست ہے یا کیا *

جواب

پرلوک ست ہے

سوال ساتوان

نام کیا ہے اور کون نام سرب اوپ ہے اور نام نامی ابھید ہے یا کیا اور شبد کیا ہے اور سرب مین اوتم کرم کون ہے

جواب

رام کرشن آدک نام سرب اوپر ہین پرمیشر کے شکتی سے ہے نام نامی ابھید گنگا اشنان وغیرہ اوتم کرم ہین مورت پوجا سادھارن کرم ہے

دوہا

نیاسے بیبیکہ کو متوا ایشر یاپک ہوے
بندرابن اہیں دکھسنے مکت کہہ توے

موافق پاتنجل و سانکھ شاستر کے

سوال پہلا

مکت ہونا کیا ہے اور کس جتن سے مکت پراپت ہوتی ہے

جواب

پرکرتی اور پرکھ کا سامیتہ یعنی سماد ہے اوستھا مین ہوجانا یعنی سے لے ہونا

جڑ کاریج کا اپنے کارن مین اور چیتن کا چیتن مین چت مین بند موکش ہے چت
شُدھ ہووے تب گیانی ہووے جب گیانی ہوا مکت ہے اب چت کا
نرودھ نکشٹ ادھکاری کا کریا یعنی اشٹانگ جوگ سے ہوتا ہے اُتّم
(صاف ہونا ۱۲)
ادھکاری کو کریا یعنی اشٹانگ جوگ کی ضرورت نہین ہے اُتّم
ادھکاری کو اول بیراگ اور بعدہ ابھیاس جتن ہے ابھیاس اوسکو
کہتے ہین کہ اپنے کو جڑ سے اسنگ چیتون کرتا (شغل ۱۲) رہے ابھیاس دو طرح کا
ہے ایک سنجاتندی دوسرا اپماتندی جب ایسے ابھیاس کیا کہ مین
چیتن اسنگ ہون یہ سنجاتندی کہلاتا ہے اور جو اسطرح ابھیاس کرے
کہ ایشر چیتن اسنگ ہے اوسکو پماتندی کہتے ہین سو دونون طرح سے
ایک ہی مطلب نکلتا ہے جاتی بھید نہین ہے (کہنے مین ۱۲) ہے بکتی بھید ہے جس نے
اول اشٹانگ جوگ کیا ہے (اصل مین ۱۲) اور پھر بیراگ ہوا ہے اوس سے ابھیاس
خوب آسانی سے بنتا ہے پاتنجل اور سانکھ شاستر کا یہ سدھانت ہے
کہ پرش اور پرکرتی دونون سدا ان قائم رہتے ہین گیان سے کے فی پرش
بھی پرکرتی کا ناش نہین ہوتا مگر پرکرتی کا ایسے ابھاؤ ہوجاتا ہے کہ
جیسے دو آدمی سوتے ہین ایک کی خبر ایک کو نہین ہوتی پس دونون مین
سے ایک دوسرے کی ہان نہین کرسکتا ہے اسطرح مکت اوسمکا ہے
پرش آپکو سمادہی مین رہا پرکرتی آپ کو سمادہی مین رہی فقط
پرکرتی اوسے کہتے ہین کہ جس سا مین ستوگن رجوگن تموگن سمان رہتے ہین
پرکرتی جڑ دربب روپ ہے اور پرکھ کیول چیتن روپ ہے پاتنجل کا سوتر ہے

چیت برت نروده تد درشٹو سروپ اوستھا نم برت ساروپ مترت تیسری
اشٹانگ جوگ و بیراگ سے پرکرتی مین لے ہوتا ہے چیتن مین نہین ہوتا
سانکھ کا سوتر ہے بیراگ یات پرکرت لے جو پرکرتی مین لے
ہوتا ہے اوسکو بھی مکت سا کہتے ہین مگر بہت کال پیچھے پرکرتی سے
اوتھان ہو جاتا ہے یعنی جنم رکھنا پڑتا ہے اسواسطے ابھیاس کرکے
جو مکت ہووے گا وہ پھر جنم نہ دھرے گا پس اصل مکتی یہی ہے ابھیاس
کرنیوالا خواہ ایشر مان ہو یا نہ ہو مکت مین شک نہین سوتر جوگ بھاش کا
ایشر دوا ایشر و سرب متھا بوپتے اشٹانگ جوگ یہ ہے یم نیم
آسن پرانایام پرتھار دہارنا دھیان سمادھی
پہلے پانچ بہرنگ کہلاتے ہین اور پچھلے تین انترنگ کہلاتے ہین یم
دیا اور ست بولنا نیم کو ترتہنا آسن سکھ آسن پرانایام حبس دم
پرتھار تھوڑا کھانا برتی کو روکنا اول سادھی یا دو واسطے اوتم ادھکاری
کے ابھیاس و بیراگ کر کے چیت برتی کا نرودھ کرنا دوسرا سادھن یا یعنی
اشٹانگ جوگ کرنا تیسرا بھوتی یا دستیدھی دکھا دینا چوتھا کیول یاد
پرت یادن سروپ کا

	سوال دوسرا	

بین کیا ہوں اور جتن میرے آدھین یا ایشر کے یا پرالبدھ کے

	جواب	

تو ایشر ہے نربکار ہے بیاپک ہے جتن اپنے آدھین ہے اور پر البدھ
وا ایشر کے آدھین بھی ہے حسب ادھکار کے فقط سانکھہ و پاتنجل کے
سب سِدھانت ملتے ہین صرف اتنا بھید ہے کہ پاتنجل ایشر کو ٹھہراوے
ہے اور سانکھہ ایشر کو نہین ٹھہراوے ہے یعنی سانکھہ نرایشر ہے
مگر پاتنجل شاستر لکھتا ہے کہ سانکھہ نے ایشر کو دور نہین کیا ہے صرف
موکشی کے بنانے کے واسطے ایسا بیان کیا ہے کہ جس سے موکشی کو
ایشرج کی اچھا نہو آوے جب ایشر نہین سمجھے گا تو ایشرج کی چاہ نہو گی
اور بیراگ اوتپت ہوگا کیونکہ ایشرج لوک پرلوک دونون کا موکش کا
بندھک یعنی روکنے والا ہے

سوال تیسرا

سرشٹ کا کرتا کون ہے کہان ہی کیسا ہے اور مایا کیا ہے

جواب

پرش و پرکرتی کا سنجوگ جگت کا کرتا ہے مایا اور پرکرتی ایک ہی ہے
اوسکا سروپ رج تم ست ہے انادی ہے ناش
کبھی نہین ہوتا پرکرتی کو پورب جیشٹا ہوئی رجوگن کی آدھکتا
پھکرتی کا پرنام ہے سنجوگ کا کارن اتبدیا ہے پہلے جنم کے
سنسکارون کو اتبدیا کہتے ہین ٭

سوال چوتھا

جگت کیا ہے کہان سے اور کب پیدا ہوا ستت ہے یا استت ہے
سیبن سرشٹ اور جگت مین کیا بھید ہے اور کسکو بھاشتا ہے

جواب

بھرم ماتر جگت ہے چیتن اور پرکرتی کے سنجوگ سے بھاشتا ہے
انادی ہے چیت کو بھاشتا ہے جگت اور سیبن سرشٹ مین
کچھ بھید نہین ہے فقط پُرش مین جگت کا بھان استت ہے
پرکرتی مین ستت ہے

سوال پانچوان

دکھ سکھ کیسے ہوتا ہے اور کیون ہوتا ہے اور بعد مرنے کے
جیو کہان جاتا ہے

جواب

چیت کو ہوتا ہے آدرشٹ کے بس برتی النسار جنم مرن ہوتے ہین
اور برتی دھرم ادھرم کے موافق ہوتی ہے اور دکھ سکھ گیان اگیان
انتہ کرن کا دھرم ہے اور چیتن پرکرتی سے مبھن ہے پرکرتی پرش کے

بھوگ کے لیے اینک کام کرتی ہے اگرچہ پرکرتی جڑ ہے مگر طاقت کام کرنیکی رکھتی ہے مثلاً شیر جڑ پدارتھ ہے مگر گاے کے تھنون مین خود بخود جمع ہوجاتا ہے اسیطرح پرکرتی جڑ ہے مگر کارج کرنے کو سامرتھ ہے جگ کا اپادان کارن پرکرتی ہے جیسے گھڑی کا اپادان کارن مٹی ہے اور کمہار چکر وغیرہ نمت کارن کہلاتے ہین

سوال چھٹا

پرلوک کیا ہے ست ہے کیا

جواب

واستوتے پرلوک کچھ نہین ہے اگیان مین سمجھ اسبجھ کرم کرنے والون کو نرک سرگ پراپت ہوتا ہے

سوال ساتوان

نام کیا ہے اور کون نام سرب اوپر ہے اور نام نامی ابھید ہے یا کیا اور شبد کیا ہے اور سرب مین اوتم کرم کون ہے

جواب

نام ارتھ کا باچک ہے اور پدارتھ کی یاد کراتا ہے شبد

آکاش کا گُن ہے

دوہا

سانکھ پاتنجل اس کہو جتین سدان اسنگ
بندرابن پرکرت سنے رچو یہ سارا ڈھنگ

موافق بیدانت شاستر کے

سوال پہلا

مکت ہونا کیا ہے اور کس جتن سے مکت پراپت ہوتی ہے ؛

جواب

اپنے سروپ مین لے ہونا یعنی اپنا جاننا مکت ہے کرم اُپاسنا سے من نرمل یعنی صاف اور نشچل یعنی قائم ہوتا ہے پھر بیدانت شاستر کے سرون منن ندھیاسن سے گیان ہوتا ہے یعنی اپنے نج سروپ ستّچدانند کا پرکاش ہوتا ہے یہی مکت ہے فقط کرم دو طرح کے ہوتے ہین ایک سکام کرم دوسرا نشکام کرم سکام وہ ہے جسمین پھل کی اچھا یعنی خواہش ہووے سکام کرم سے پھل کی پراپتی ہوتی ہے اسے مزدوری کہتے ہین نشکام کرم وہ ہے جسمین پھل کی اچھا نہووے اوس سے من کی صفائی ہوتی ہے

اپاشنا سے من نشچل یعنی ایکاگر و قائم ہوتا ہے

سوال دوسرا

مین کیا ہون اور جتن سے اپنے آدھین یا پرالبدھ یا الیشر کے ہے

جواب

تو ست چت آنند روپ ہے نربکار ہے بیاپک ہے مہا باک بید کا تتومسی جتن اپنے آدھین ہے سورج پر کاش کرتا ہے مگر جب اپنی آنکھین کھولے تو دیکھتا ہے فقط ستّ اوسے کہتے ہین جو تین کال یعنی ہمیشہ ایک رس موجود و قائم رہے چیت یعنی چیتن ہے جاننے والا ہے گیان سروپ ہے آنند سروپ ہے یعنی ہمیشہ سکھ روپ ہے تتومسی اسکے یہ ارتھ ہین کہ تو وہی ہے یعنی جیو برہم ہے جیسے بادہ سمانادہ کرن لکشن اور بیشیش کرکے بُد بُدے اور ساگر کی ایکتا ہے ساگر مین جہاز چلتا ہے بڑے بڑے مگر مچھ ہوتے ہین موتی پیدا ہوتے ہین اور بڑا ہے اور بُد بُدے مین یہ باتین نہین ہین مگر جہاز مگر مچھ موتی وغیرہ ساگر کا سروپ نہین ہین ساگر سے علیحدہ یعنی بھنّ ہین پس ان چیزون کا بادہ کرکے دیکھا جاوے تو بوند بھی جل ہے اور ساگر بھی جل ہے اور جو ساگر کے جل مین لکشن ہین وہی بُد بُدے مین موجود ہین یعنی مدھرتا سیتلتا

وِرتوتا اور اِشیش ایشن یہہ ہے کہ جیسے بُد بُدا یا بوند ساگر کی ہے اور جیسے ساگر ہو سکتی ہے اسی طرح ست چت آنند روپ کہ کر جیو برہمہ کی ایکتا ہے برہمہ کا روپ ست چت آنند ہے وہ روپ جیو مین بھی پایا جاتا ہے جیو بھی تین کال ست ہے اور چیتن ہونا جیو کا ظاہر ہی ہے اور چیتن ماتر ہمیشہ آنند سروپ ہے دُکھ دھرم مایا کرت انتھکرن کا ہے چیتن کا نہین پس جیو آتما اور برہمہ کی ایکتا ثابت ہوئی

سوال تیسرا

سرشٹ کا کرتا کون ہے اور کہان ہے اور کیسا ہے اور مایا کیا ہے

جواب

جگت کا کرتا ایشر ہے بیاپک ہے سچدانند ہے اور وہی ایشر اکرتا ہے جیسے سورج و چمک پتھر کرتا واکرتا دونون ہے وہ ہی چیتن برہمہ ہے وہ ہی چیتن ایشر ہے وہ ہی چیتن جیو ہے جیسے ایک عورت باپ کے گھر بیٹی کہلاتی ہے سسرال مین بہو کہلاتی ہے نانا کے گھر دوہتی کہلاتی ہے مگر وہ ایک ہی ہے فقط مایا انرنچنی ہے ست اسست سے بلکشن اور واستو برہمہ ہے مایا سے سورج کی روشنی سب کام کراتی ہے مگر سورج مین کسی کام کا لیش

نہین ہوتا مایا کو اگر ست کہین تو ست نہین کہ گیان کے اودے
ہوتے ہی ناش ہو جاتی ہے اگر است کہین تو دیکھی ہے پس ست
است دونون کہنا نہین بنتا اسواسطے مایا انربچنی ہے برہمہ مین مایا
اور مایا مین برہمہ ایک رس بیاپک ہین جیسے دن مین رات بیاپک
ہے جب دن ہوتا ہے رات کا پتا نہین ملتا پس دن مین رات بیاپک
ہے اگر دن مین رات نہوتی تو دن کے گئے رات کہان سے آجاتی ہے
کہین گٹھری بندھی رکھی تھی جو آگئی پس جب دن ہے تو رات نہین
جب رات ہے تب دن نہین اسیطرح جب برہمہ درشٹی ہے
تب مایا کا پتا بھی نہین ملتا جب مایک درشٹی ہے تب برہمہ نظر
نہین آتا مگر موجود ہے جیسے گھگھو کو دن کی روشنی کا پرکاش
نہین پر روشنی موجود ہے

سوال چوتھا

جگت کیا ہے کہان سے اور کب پیدا ہوا ست ہے یا است ہے
سپن سرشٹ اور جگت مین کیا بھید ہے اور کسکو بھاستا ہے

جواب

جگت اہنکار سے پیدا ہوا انادی ہے است ہے جگت و سپن سرشٹ
مین صرف الپ کال و دیرگھ کال کا کہنے ماتر بھید ہے اور اگیان

کرکے بدھی کو جھا شتا ہے چھہ چیزین یعنی برمھہ الیشر جیو ابدیا اورابدیا کا
چیتن سے سمبند اور انادی بستو کا بھید یہ سروپ سے انادی
ہین یعنی ہمیشہ سے ہین جاگرت جگت اور سپن سرشٹ مین چندان
بھید نہین ہے جیسے سپن مین بغیر دیس و کال اور ساماگری
رچنا ہوتی ہے اسیطرح جاگرت جگت بھی ہے برمھہ مین دیس کال
ساماگری کا لیش بھی نہین ہے جیسے سپن کے وقت سپن سرشٹی
ست دیکھتی ہے سرب بیوہار ست جان کر کرتا ہے اسی طرح
اگیان کال مین یہ جگت بھی ست سا معلوم ہوتا ہے مگر جب سپن سے
پرش جاگتا ہے اوس وقت سپن سرشٹی کا پتا نہین ملتا اسیطرح
گیان مین جگت نہین ہے پس سپن سرشٹ و جاگرت جگت دونون
متھیا یعنی اسست ہین مگر ایسا کہنا بمنزلہ شمشیر چلانے کے ہے اگر
نادان نے ایسا کلام منہ سے کہا صاف اپنا گلا کاٹا پہلے خوب
پٹا بازی ہوئے جب تلوار کو ہاتھہ لگا وے فقط

سوال پانچوان

دکھہ سکھہ کیسے ہوتا ہے اور کیون ہوتا ہے اور بعد مرنے کے
جیو کہان جاتا ہے +

جواب

دکھ سکھ انتشکرن کا دھرم ہے مگر جتین نے سنکلد وش ہو کر اپنے مین
مانا ہے کرم کے بموجب دکھ سکھ ہوتا ہے اور گیانی کا جیو گون نہین کرتا
یعنی کہین نہین جاتا جہان کا تہان استہیت ہی کسواسطے کہ اوسکی باشنا
ناش ہو گی اگیانی کا جیو آسا کے بموجب گون کرتا ہے الانا، تیرشیج بمافیہ
معنی یہ ہین کہ جو ہانڈی مین ہوتا ہے وہی ٹپکتا ہے جہان آسا تہان
باسا کرم سارنی بدہ یعنی کرمون کے مطابق انت مین اوسکو آسا ہوتی
ہے اوسکے بموجب گون کرتا ہے من چت بدہ اہنکار کو انتشکرن
کہتے ہین سو جو ہین سو اصل مین چارون ایک ہی چیز ہین نام چار ہین جب
منن کیا تو من نام ہوا جب چتون کیا تو چت نام ہوا جب نسچے کیا تو بدہ
نام ہوا اور جب آپا مانا تب اہنکار نام ہوا انھا سی مین اوسکا نام خیال
گمان یقین خودی فقط جیو کا یہ روپ ہے کہ انتشکرن اور انتشکرن
مین کوٹست کا ابہاش اور کوٹست جیو کہلاتا ہے اور گیانی کے انتشکرن کا
ابہاو ہے پس آبہاش کوٹست مین سے ہوا جیسے آئینہ مین صورت
بنی ہے اور جب آئینہ چہرہ کے سامنے سے علحدہ ہوا تو وہ پرچھائین
جو آئینہ مین تھی اصل صورت مین سے ہوئی کسواسطے کہ آئینہ مین وہ پرچھائین
پھر نہین ہتی اور اگیانی کا یہ حال ہے کہ اگیانی کے باشنا ہتی ہے
اوس سبب سے اوسکا جیو قائم رہا اور کرم السنار جیو نے گون کیا سواسے
اسکے اگیانی کو سنچت کرم بھی بھوگنے ہین اور گیانی کے سنچت کرم سب دور
ہو گئے کیونکہ سنچت کرم اگیان کے سہارے تھے جب اگیان دور ہوا

تب سنچت کرم بھی دور ہوئے جیسے پرچھائین درخت کے سہارے ہوتی
ہے جب درخت نرہا تو پرچھائین بھی گم ہوئی گیانی کے سنچت کرم گیان
ہوتے ہی دور ہوئے پرالبدھ کرم کا بھوگ کیا کہ یہ بان کا ابھان
نہین ہوا پس اب باشنا بھی کسطرح رہ سکتی ہے ٭ فصل بحال ۱۷

سوال چھٹا

پرلوک کہان ہے ستے یا کیا

جواب

وا ستو سے پرلوک کچھ نہین ہے اگیان مین لوک پرلوک دونون ستے ہین
جیسے سپن مین سپن سرشٹی مگر گیان مین نہ لوک ہے نہ پرلوک ہے فقط
اگر کوئی کہے کہ سپن سرشٹ اور یہ جگت برابر کسطرح ہوسکتا ہے
سپن مین جاگرت کی چیزون کا خیال آتا ہے سو جگت کی چیزین
سب ست ہین اور سپن کی است ایسا کہنا سراسر غلط ہے
کسواسطے کہ سپنے مین چیزون کا خیال نہین ہوتا مگر چیزین خود موجود ہوتی ہین
کیونکہ بطور اس جگت کے سب بیوہار ست سمجھکر کرتا ہے پس
جب چیزین موجود ہوئین تو معلوم ہوا کہ چیزین نئی رچی گئی ہین کسواسطے
کہ جگت کی چیزین تو کوئی اوسوقت کام مین نہین آئین اور نہ جگت کی
چیزون کا خیال کہہ سکتی ہین پس مایا کرت چیزین نئی بنی ہین

اور یہی دیکھتی ہین اسوجہ سے جاگرت جگت اور سپن سرشٹ مین کچھ بھید
مطلق نہین ہے دونون برابر سمجھیا ہین اسطرح پر لوگ بھی کلپنا مات رہے

سوال ساتوان

نام کیا ہے اور کون نام سرب اوپر ہے اور نام نامی ابھید ہے یا کیا
اور شبد کیا ہے اور سب مین اوتم کرم کون ہے

جواب

ست چت آنند یہی نام ہے سانکھیک ہے یعنی دوسرے کی اپچھا
سے ہے مایا کی اپیکشا یعنی نسبت سے اوسکو ست چت آنند
کہا گیا جگت کو اسَت کہا تب برمھ کو ست کہا اور وداستو سے
تو اوسین نام کہان اور شبد آواز ہے اکاش کا گن ہے
اوپاشنا مین اپنے اشٹ کے بموجب نام کا جپ ہے پر نام
بہت پرسِدہ ہے سب سے اوتم کرم سادہ گروکی سیوا ہے شبد
چار طرحکا ہوتا ہے پرا پشینتی مدھما بیکھری پراشبد نابھی مین ہے
بمنزلہ برمھ اور پشینتی ہردے مین جیسے سبل برمھ اور مدھما گلے مین
جیسے کارج روپ اور بیکھری جو زبان سے نکلے جیسے استھول

دوہا

جیو برمھ کی ایکتا سِدہ کیو سِدانت   بندابن جاگت سپن سم پایا لکھی بھید انت

موافق مت سنتون کے

سوال پہلا

مکت ہونا کیا ہے اور کس جتن سے مکت پراپت ہوتی ہے

جواب

سرت کا ست شبد کے حضور ہونا یعنی نو دوارے سے چڑھکر ست لوک
مین پہونچنا مکت ہے ست شبد کا منڈل پرکاش سہت ہے
او پرے انہد شبد کے سرون کرنے سے ست شبد کی پراپتی ہوتی
ہے جب مکت ہوتا ہے ہان اول سنتون نے بانی کا پاٹ نام کا سمرن
مالک کیطرف پریم یعنی عشق اور پریت یعنی محبت جگت سے بیراگ
سادہ گرو کی سیوا اور صحبت فقرا کہی ہے اور چند شغل اور ذکر بہی
کہے ہین مگر شبد کا دھیان سب سے بالا ہے اسکو کوئی ہی
سمجھتا ہے اور اپاشنا کا انت سو ئی گیان کی پراپتی ہے
گورو نانک شاہ و کبیر صاحب و دادو صاحب و پلٹو صاحب و جگجیون صاحب
و دریا صاحب و تلسی صاحب و چرنداس صاحب ان سب سنتون مہاتماؤن
نے یہی راہ رکہی ہے فقط ناد کے دہیان کی مہمان شیو جی نے
پدرجۂ غایت کی ہے کہ جتنے بار گ مکت ہونے کے ہین سب مین ناد کی

اپاشنا او سکا مارگ ہے اور مینو نادا آپ نشد مین شیوجی ذکرا جی سے اوسکا بین بہت کیا ہے اور موکش کی پراپتی لی ہے اور دس طرح کے انہد شبد کہے ہین

پہلا ۱	دوسرا ۲	تیسرا ۳	چوتھا ۴	پانچوان ۵
چین شبد ۱۲	چھن چھنا شبد ۱۲	گھنٹی کی آواز ۱۲	سنکھ کی آواز ۱۲	بین کی آواز ۱۲
چھٹا ۶	ساتوان ۷	آٹھوان ۸	نوان ۹	دسوان ۱۰
تال کی آواز ۱۲	بانسلی کی آواز ۱۲	مردنگ کی آواز ۱۲	نفیری کی آواز ۱۲	بادل کی سی گرج ۱۲

علامت یعنی پہچان شبد کے سننے والے کی جب پہلا شبد سنے سب روم بدن کے اوٹھین دوسرا سنے تن مین آلکس چھاوے تیسرا سنے پریم کی زیادتی ہووے چوتھا سنے منہ مین سے خوشبو آوے پانچوان سنے امین ورنے لگے چھٹا سنے گلے نیچے امین آوے ساتوان سنے انترجامی ہو جاوے آٹھوان سنے تو نادسارے باہر بھیتر سن پڑے نوان سنے تو گیت ہونے کی سامرتھ ہو جاوے دسوان سنے سب باشنا چھے ہو جاوے برمھ ہو جاوے دسوین شبد کے سننے سے سب باشنا چھے ہو جاوین گی پار برمھ ہو جاویگا اوسکا نام اونکار ہے آپ کو اونکار جانے پرم مکت ہے

سوال دوسرا

مین کیا ہون اور جتن اپنے آدھین یا ایشر کے یا پرالبدھ کے

جواب

خوشبوسے ہے من اور سرت ملا ہوا ہے خود وار سی سہس دل کنول تک کہ جوگگن کا ناکا ہے وہان تک من ہی آگے کنول سرت ہے سو گورشبد جو گھٹ مین ہو رہا ہے اوسکے آسرے ترکوٹی مین چڑھکر دسوین دوار مین پہونچکر سن مین مان سرور مین اشنان کرکے ہنس سا کو پراپت ہوتا ہے سرت چیتن ہے شیام کنج مین تیرا باسا ہے اور تیرا پریت لب اور بھاش سارے سریرمین ہے کرتب سنت گوروکے ادھین ہی فارسی مین ناد کی اوپاشنا کو سلطان الاذکار کہتے ہین بیت

چشم بند و گوش بند و لب بہ بند	گر نیابی سر حق بر من بخند

دوہا

تین بند لگاے کے انہد سنے ٹکور	نانک سن سماد مین بنہین سانجھ نہین بھور

اور سنتون نے ناد کی اپاشنا مین بید سے دو تین مقام اور اوپر نشان دیے ہین اوسکا بھید بھیدی ہی جانے سب دیگر دھیان یعنی تصور ذکر اڑہ ذکر قمری وغیرہ سے ذکر سلطان الاذکار افضل ہے

سوال تیسرا

سرشٹ کا کرتا کون ہے اور کہان ہے اور کیسا ہے اور مایا کیا ہے

جواب

شبد سرشٹ کا کرتا ہے بھنور گپھا مین ہے اور بھنور گپھا مین برہمانڈ کے پار ہے وہی شبد کرتا پرش ہے سرجن ہار ہے اوسکی اچھا

قدرت مایا ہے گورو نانک شاہ کا بچن ہے

شبد و دھرتی شبد وا آکاش سگلی سرشٹ شبد کے پاچھے	شبد و شبد بھیا پرکاش نانک شبد گھٹے گھٹ آچھے

سوال چوتھا

جگت کیا ہے کہاں سے اور کب پیدا ہوا ست ہے یا است ہے سپن سرشٹ اور جگت مین کیا بھید ہے اور کسکو بھاشتا ہے

جواب

ست پرش کی اچھا سے نرانجن اوتپت ہوا نرنجن سے جگت پیدا ہوا نسبت ست لوک کے یہ پرپنچ است ہے اور نو دوار مین جو سرت ہے اوسکو بھاشتا ہے سپن سرشٹ من کا رچا ہوا ہے اور یہ جگت نرنجن کا رچا ہوا ہے من کا سبھاو چنچل ہے اور ناد پر عاشق ہے جیسے مرگ کا عشق ناد پر ہے جب ناد سنتے ہے تب اپنے تن کی خبر نہین رکھتا ایسے من بھی ناد کا عاشق ہے جب ناد سنے تب بس ہو جاتا ہے اور من بنا کسی سہارے ٹھہرتا نہین پس اور کوئی سہارا ایسا نہین ہے جیسا شبد کا سننا اسمین من لگجاتا ہے اور جگت کو بھول جاتا ہے مالک کو پاتا ہے بقول وحمن صاحب کے

نظم

سنے خاوند کیا کمین ہین نیارے	ہو ند دیکھ تو دسون دوارے

سُن پڑے انہد کا باجا ٭ پرجا سے ہو جیسے راجا ٭

سب ہی ساج تن مین ہمین بجا ہے کیسا راگ

وہ جن جاکو سُن پڑے شبد سہی وہ اسکے بڑبھاگ

سوال پانچوان

دکھ سکھ کیسے ہوتا ہے اور کیون ہوتا ہے اور بعد مرنے کے جیو کہان جاتا ہے

جواب

دکھ سکھ جیو کو جو فوز وارین ہے ہوتا ہے کرم انسار اور جیو کا گون آنا کے موجب ہوتا ہے

سوال چھٹا

پرلوک کیا ہی ست ہا کیا ٭

جواب

پرلوک جہان ست شبد ہے اور پرے ست سے آنند کا بھرا ہوا ہے

سوال ساتوان

نام کیا ہے اور کون نام سرب اوپر ہے اور نام نامی ابھید ہے یا کیا اور
شبد کیا ہے اور سب مین اوتم کرم کون ہے فقط

جواب

نام سوہنگ ست نام ہے اور یہی نام سرب اوپر ہے شبد ایک آواز
ہے غود جتین سے ہے آسمان کے اوپر سن مہاسن کے پرے ہے
مستک مین بھی شبد وسن و مہاسن ہین سو سرت مستک سے سن
مہاسن مین چڑھکر اصل شبد جو آسمان کے اوپر ہے اوس مین پرش کی
کلا سے پہونچ جاتی ہے اور سب مین اوتم کرم سادھ گورو کی سیوا
اور ست سنگ اور اپاشنا ناد کی دیکھیے اول ناد ہے پیچھے
بید ہے کیونکہ ناد سے بید کی اوتپتی کہی ہے اب کلجگ مین کرم
نہین بن سکتا کسواسطے کہ فی زمانہ نہ ایسی عمر ہے نہ فارغ البالی ہے
مگر کرم اور جگون مین بن سکتا تھا اس جگ کے لیے جو راہ سنتون نے
نکالی ہے یعنی سادھ گورو کی سیوا نام کا سمرن اور ناد کی اپاشنا
سگم ہے دیکھیے جیسے بادشاہی سڑکین اب سب بند ہین انگریزی
سڑکین جاری ہین بادشاہی سڑک پر نہ کھانے کو ملتا ہے نہ سرا ہے
نہ حفاظت ہے اور انگریزی سڑک پر سب کچھ موجود ہیں بادشاہی پر
جانا موجب نقصان ہوتا ہے اور سوائے اسکے سیوا جتین کی اسقدر افضل
ہے کہ ہزارہا برس کے جپ کی سیوا ایک طرف اور جتین کی سیوا

ایک دن کی ایک طرف برا برہیں +

دوہا

سنت متا ست نام لکھ سہج مکت کو پاے
بندرابن جگ ترن کو سُرت شبد سون لاے

ایضاً

تیرتھ نہاے ایک پھل سادھ ملے پھل چار
ست گور ملے انیک پھل کہین کبیر بچار

اور شاستری گیان علم ہے اور انہد شبد کا سُننا عمل ہے بغیر عمل علم کا کیا فائدہ جیسے بیجک پالیا مگر دولت نہ ملی تو بیجک سے کیا حاصل

چوپائی

شانت سرور منجن کیجے + جت کی دھوتی تن پہ لیجے
گیان انگو چھا میل نہ راکھو دھرم جنیئو ست مکھ بھاکھو
مستک تلک دیا کا دیجے پریم بھگت کا اچمن کیجے
جو جن ایسے کارکماوے مالا گنٹھی سکل سہاوے
گایتری سو جو گنتی کھووے تربن سو جو تمک نہ ہووے
ایسی سندھیا مرے من مانی کہو نانک کہین گورمکھ جانی

موافق تبشنو مت کے

سوال پہلا

مکت ہونا کیا ہے اور کس جتن سے مکت پراپت ہوتی ہے

مغفرت ونجات ۱۲ تدبیر ۱۲ میسر ۱۲

جواب

ساکار برمھ گن اتیت کے سمیپ ہونا موکش ہے اور موکش ونکی کرپا سے ہوتی ہے جب اوسکی کرپا ہوتی ہے تب یہ سو کرم وپوجا جپ تیرتھ وغیرہ نش کام کرتا ہے تب موکش کو پراپت ہوتا ہے یعنی بکنٹھ مین باسا پاتا ہے اور آنند بھوگتا ہے دکھ سب جاتا رہتا ہے یعنی پرکرتی کا رشتہ چھوٹنا اور شدھ شریر ملنا مکت ہے فقط

سوال دوسرا

مین کیا ہون اور جتن میرے آدھین یا ایشر کے یا پرالبدھ کے

جواب

تو جیو ہے چیتن ہے اندریون کے ساتھ ملکر کے دکھی سکھی رہتا ہے اور یہ سروپ باشنا کے موجب ہوا اندریون سے علیحدہ کرنا اور پرماتما مین نودھا بھگت کر کے من لگانا یہ کرتب ہے سو تیرے اور ایشر کی کرپا کے آدھین ہے نودھا بھگت یہ ہے کیرتن سروان ارچن

بندن عرن پادسیون ناس ساکھ بھاؤ آتم نویدن
رادھا بلبون کا مت سب وید پران کی موافق ہے

سوال تیسرا

سرشٹ کا کرتا کون ہے کہان ہے اور کیسا ہے اور مایا کیا ہے
دنیا ۱۲ قدرت ۱۲

جواب

سرشٹ کا کرتا ایشر ہے بیاپک ہے اور شبن روپ سکل پنڈ مین بھی ہے
مایا ایشر کی اچھا ہے اور یہ بھی ہے کہ جیو کی ابدیا
یعنی بھول مایا ہے

سوال چوتھا

جگت کیا ہے کہان سے اور کب پیدا ہوا ست یا است ہے سپن سر
اور جگت مین کیا بھید ہے اور کسکو بھاشتا ہے
سچا ۱۲ جھوٹا ۱۲ فرق ۱۲ دیکھتا ہے ۱۲

جواب

جگت ایشر کی مرضی سے پیدا ہوا اتت سوکشم روپ مایا مین رہے
استھول تت اتت ہین سوکشم نت ہین جاگرت جگت اندری وغیرہ
کے بنا ہے سپن سرشٹ صرف من سے اوتپت ہوتا ہے اور

وہ دیرگھ کال کا بھی بھید ہے سن کی پاپ پن کا بھوگ سپن مین ہوتا ہے

سوال پانچوان

دکھ سکھ کیسے ہوتا ہے اور کیون ہوتا ہے اور بعد مرنے کے جیو کہان جاتا ہے ؞

جواب

دکھ سکھ جیو کو ہوتا ہے دیہہ کے ساتھ پریت کرنے سے اور باشنا انکول جیو کا گون ہوتا ہے جا متر ساگر بھویت

سوال چھٹا

پرلوک کیا ہے ست ہے یا کیا

جواب

بیکنٹھ پرلوک ہے پرکرتی منڈل سے اوپر ہے اینک پرکار کا ہے بشن بھگوان کا استھان ہے ست ہے جو پرکرتی منڈل کے اندر ہے سو ناشوان ہے ؞

دوہا

نو دہا بھگتی آدجو کری پرکھ چت لاے ‏۔ بندا بن بیکنٹھ مین بھوگی سکھ ادھکا ے

سوال ساتوان

نام کیا ہے اور کون نام سرب اوپر ہے اور نام نامی اجمیدہے یا کیا اور شبد کیا ہے اور سرب مین اوتم کرم کون ہے

جواب

رام نام خاص سرب اوپر ہے یہ گو شائین جی کا مت ہی مگر خاص بشنومت مین بھگوان کے سب نام برابر ہین نام سے نامی کا بکش ہوتا ہی اور نام نامی اجمید ہین جب ایسا نام کہا کہ دودھ ہے تو نام لینے سے دودھ کی گیات ہوتی ہے تپھر کی نہین ہوتی بیدون اور بہت مہاتماؤن نے رام نام کی بڑی مہمان کی ہی رام نام اول تو بولنی مین سولبھ ہے رام نام مین شیو اور ما یا دونو کا جاپ ہے حرف (را) اور (ما) کے اننت گن ہین رام نام موت اور شادی دونون کے وقت کہا جا سکتا ہے اور ہزارون فائدہ ہین

رامائن مین کہا ہے

میرے مت بڑہ نام دوہ تے	جہ بس کینہہ او بھے نج بو تے
سمر و سمر سکھ پایو	کل کلیس تن مانھد مٹا یو
سمر و جاسس شبھ بھرا سے لے	نام جبت اگنت اینکلے
سیوک ان سرت سدہ اکھر	کسی نجے رام نام اک اکھر
گنتا ایک جس جیو بساوے	تا کی مہمان گنی نہ آوے

کا لکھی اسے کیے درسن تسارو
سکہمنی سکھہ امرت پربھو نام
جاپ تاپ گیان سب دھیان
جوگ ابھیاس کرم دھرم کریا
اینک پرکار کیے بہو جتنا
سر بر کٹاسے ہون مین کر راتی
ہنسین تل رام نام وچیار
بڑو بھاگی ستے جن جگ مانین
رام نام جو کرے بچار
من تن منو کھہ بولے ہر مکھی
ایکو ایک ایک پچھانی ✣
نام سنگھہ جسکا من مانیان
گور پرشاد اپنا آپ سو جھی ✣
سادھ سنگھہ ہر ہر جس کہت
آن دن کیرتن کیول بکھیان
ایک اوپر جس جن کے آسا
پار برہمہ کی جس من بھو کھہ
جسکو ہر پربھو من چت آوے
جیہہ پربھو اپنی کرپا کرے

ناتک اون سنگ موہ ادہارو
بھگت جنان کے من بسرام
گھٹ تیاسہ سرسمرت وکھیان
سکل تیاگ بن ڈھے بھیر
پن دان ہون مین بہو رتنا
ورت نیم کرے بہو بھاتی
نانک گورمکھہ نام جپے اک بار
سدا سدا ہرکے گن گائی
سے وہن ونت سگنے سنسار
سدا سدا جا نو تیہہ سو کھی
ات ات کی وہ سوجھی جانی ✣
نانک ستے نرنجن جانیان
لسکی جا نو ترشنہ بجھی ✣
سرب روگتی وہ ہرجن رہت
گرست مین سوئی نربان ✣
ات کے کٹی رجم کی بھالنا
نانک تسے نہ لاگے دوکھہ
سو سنت سوہیلا نہین ڈولاوے
سو سیوک کہو کس سے ڈرے

جیسا تھا تیسا دِسٹا یا ⁜	اپنے کارج مین آپ سمایا
سودہت سودہت سودہت سیجھیا	گورپرسادِ تت سب بوجھیا
جب دیکھو تب سب کچھ مول	نانک سو سوکھم سوی استھول
نہ کچھ جنمے نہ کچھ مرے	آپن چلت آپ ہی کرے
آون جاون دِرِشٹ ان دِرِشٹ	آگیاکاری دھاری سب سرِشٹ
آپے آپ سکل مین آپ	انک جوگت رچ تھاپ اتھاپ
ابناسی ناہی کچھ کھنڈ	دھارن دھار رہیو برہمنڈ

الکھ ابھیو پرکھ پرتاپ ⁜
آپ جپائے تا نانک جاپ

موافق مت سوالس والونکے

سوال پہلا

مکت ہونا کیا ہے اور کس جتن سے مکت پراپت ہوتی ہے

جواب

اپنے کو جاننا مکت ہے گیان سے جانا جاتا ہے

سوال

سوال دوسرا

مین کیا ہون اور جتن اپنے آدھین یا ایشر کے ہے
یا پرالبدھ کے

جواب

تو سوانس ہے برمحہ سمندر کی لہر ہے پر ان تو نہین ہے سوانس
اور پران مین بہت بھید ہے جتن تیرے اور گورو کے آدھین ہے
سوانس کا ہنس آوے اور جاوے ہے ست گورو پورا ملے
تو بھید لکھاوے ہے فقط

سوال تیسرا

سرشٹ کا کرتا کون ہے اور کہان ہے اور کیسا ہے اور مایا کیا ہے

جواب

برمحہ ہی کرتا ہے اور اکرتا بھی ہے جیسے چمک پتھر اوسکی شکتی مایا ہے
برمحہ سوانس کا سا سروپ رکھتا ہے سارے پون سمان بیاپک ہے
اگر پون نہین ہے پون اوسے کہتے ہین جو چلتی ہے اور کچھہ خلا ہین
حرکت دینے سے معلوم ہو وہ برمحہ ہے

سوال چوتھا

جگت کیسے کہاں سے کب پیدا ہوا ست ہے یا است ہے کیسی سرشت
اور جگت میں کیا بھید ہے کسکو بھاشتا ہے + فقط +

جواب

جگت کچھ ہوا نہیں ہے بھرم ہی کو بھاشتا ہے جگت اور
سین سرشت برابر ہیں +

سوال پانچوان

دکھ سکھ کیسے ہوتا ہے اور کیون ہوتا ہے اور بعد مرنے کے
جیو کہان جاتا ہے +

جواب

اگیان سے دکھ سکھ ہے بعد مرنے کے حسب آسا دیہہ رکھتا ہے

سوال چھٹا

پرلوک کہان ہے ست ہے یا کیا

جواب

پرلوک کھپنا ماتر ہے ❊

سوال ساتوان

نام کیا ہے اور کون نام سرب اوپر ہے اور نام نامی ابھید ہے یا کیا اور شبد کیا ہے اور سب مین اوتم کرم کون ہے ❊

جواب

سوہنگ نام سرب اوپر ہے سادھ گورو کی سیوا اوتم کرم ہے ❊

دوہا

سوانس متی کا بھید یہ اجپا جاپ کرے
بندراین جگ بھرم جو سبھی آپ ٹرے

موافق مذہب صوفی اب الوقت کے

سوال پہلا

مین کیا ہون اور متن اپنے آدھین یا پالبدہ یا الشہ کے ❊

جواب

تو کچھ نہین ہے اپنی خودی کو دور کر کرتب یہ ہے کہ ایسا جانتا کہ سوائے

خدا کے کچھ نہین اور اسطرح بھی کہا جا سکتا ہے کہ سوا ے میرے اور
کچھ نہین ہے سب مین ہی ہون اور جتن اپنے اختیار مین ہے اور اصل
جتن صرف یہ ہے کہ خودی کو دور کرنا فقط مسجد تیار کرانا کام پادشاہون کا
ہے اور روزہ رکھنا اور ادا ے زکوٰۃ و نماز پڑھنا کام گنہگارون کا ہے
حج کرنا کام مسافرون کا ہے روٹی کھلانا کام دردمندون کا ہے
پرہیز کرنا کام بیمارون کا ہے غسل کرنا کام ناپاکون کا ہے اور
عبادت کرنا کام امیدوارون کا ہے گوشہ مین رہنا کام قیدی کا ہے
خوف و رجا مین رہنا کام لڑکون کا ہے عاشق ہونا کام عیاشون کا ہے
خدمت کرنا کام سعادتمندون کا ہے بیخود ہونا کام مردانا کا ہے

بیت درخانہ اگر کس ست	یک نکتہ بس ست **بیت**
من ز قرآن مغز را برداشتم	استخوان پیش سگان انداختم

تکیہ یا در ہے یہ خالاجی کا گھر نہین ہے

غزل

مجھے بیخودی یہ تو نے بھلے چاشنی چکھائی
کسی آرزو کی دلمین نہین اب رہی سمائی
نہ خدا ہے نہ خطرہ ہے نہ رجا ہے نہ دعا ہے
نہ خیال بندگی ہے نہ تمنا ے خدائی
نہ مقام گفتگو ہے نہ محل جستجو ہے

نہ وہاں حواس پہونچے نہ خرد کو ہے رسائی
نہ مکان ہے نہ مکین ہے نہ زمان ہے نہ زمین ہے
دل بینوا نے میرے وہاں چھاونی ہے چھائی
نہ وصال ہے نہ ہجران نہ سرور ہے نہ غم ہے
جسے کہیے خواب غفلت سو وہ نیند مجھکو آئی

سوال دوسرا

مکت ہونا کیا ہے اور کس جتن سے مکت پراپت ہوتی ہے ؎

جواب

کل کو ایک سمجھنا دوئی کو محو کرنا یہ مکت ہے دوئی دور کرنا یہ جتن ہے

اشعار متفرق

شنیدہ ام سخنانہ از زبان صنم
صنم پرست و صنم ہم صنم شکن ہمہ اوست
شنیدہ من ہمہ صدق ست دیدہ من ہمہ حق
کہ گوش من ہمہ اوست و چشم من ہمہ اوست

خویش را حق دان و حق بین حق شوی در عاقبت	طالب حق است آن او در راہ حق طالب
گہ انا الحق زنم بعید مدان	بچشم گفت حق کہ راز من ست

یہ جو ہے کون و مکان یار و یہ ہے سب لاشئے
جیسے کہتی ہو جہان یار و یہ ہے سب لاشئے
نہ تو کچھ بولون نہ دیکھون نہ سنون مثل نیاز
دیدہ و گوش و زبان یار و یہ ہے سب لاشئے
عین ہستی خود توئی پس از تو چون منکر شویم
حجت ہستی تست این ہستی انکار ما ✚ ✚
نیستی ہستی ہے یار و اور ہستی کچھ نہین
بیخودی مستی ہے یار و اور مستی کچھ نہین

غزل

جدھر دیکھتا ہون جہان دیکھتا ہون
خدا ہی کا جلوہ میان دیکھتا ہون
نہ تن دیکھتا ہون نہ جان دیکھتا ہون
تجھی کو نہان اور عیان دیکھتا ہون
یہ جو کچھ کہ پیدا ہے سب عین حق ہے
کہ یک بحر ہستی روان دیکھتا ہون
اگر کوئی جانے جہان غیر حق ہے
سوین اوسکو دھو کا گمان دیکھتا ہون
نیاز اب کہون کس سے راز حقیقت
یہ عالم سراپا گمان دیکھتا ہون

جبکہ ایسا کہا وحدہ لاشریک لا الہ الا اللہ پس اب دوسری شئے کسطرح کہی جاوے بس لا الہ الا اللہ تک بےخودی و عالم معقول ہے آگے محمد الرسول اللہ دوئی و عالم منقول ہے بیت

بندگی اور حق پرستی کچھ نہونا ہی نیاز
کچھ نہونیکے سوا اور حق پرستی کچھ نہین

سوال تیرا

سرشٹ کا کرتا کون ہے کہان ہے اور کیسا ہے اور مایا کیا ہے

جواب

پیدا کرنے والا اور پیدائش سب ایک ہے جیسے جب تک دوات مین
روشنائی ہے سیاہی کہلاتی ہے وہی جب کاغذ پر لکھنے مین آئی
طرح طرح کی تحریر مین آئی مگر اوسکو اب کوئی سیاہی نہین کہتا
نام اوسکا تحریر ہوگیا مگر اصل مین جو تحریر ہے وہ سب سیاہی ہے
پس اسطرح کل ایک ہی شے ہے وہی پیدا کرنے والا ہے وہی پیدائش ہے
مایا یعنی قدرت بھی وہی ہے کامل و ناقص وہی ہے **بیت**

اسے برہمن اور اوسے شیخ مانین ۔ یہ آپکا جھگڑا یہان دیکھتا ہون

غزل

یار کو ہمنے جا بجا دیکھا ۔ کہین ظاہر کہین چھپا دیکھا
کہین ممکن ہوا کہین واجب ۔ کہین فانی کہین بقا دیکھا
کہین بولا بلے وہ کہکے الست ۔ کہین بندہ کہین خدا دیکھا
کہین بیگانہ وش نظر آیا ۔ کہین صورت سے آشنا دیکھا
کہین ہے بادشاہ تخت نشین ۔ کہین کاسہ لیے گدا دیکھا

کہین رقاص اور کہین مطرب
کہین وہ ساز باجتا دیکھا
کہین وہ در لباس معشوقان
پر سر نازو ادا دیکھا
کہین عاشق نیاز کی صورت
سینہ بریان دل جلا دیکھا

سوال چوتھا

جگت کیسے اور کہان سے کب پیدا ہوا ہے یا ہستی ہی سین سرشٹ اور جگت مین کیا بھید ہے کسکو بھاشتا ہے

جواب

سب ایک ہی ہے

سوال پانچوان

دکھ سکھ کیسے ہوتا ہے اور کیون ہوتا ہے اور بعد مرنے کے جیو کہان جاتا ہے

جواب

جو ہے سو وہی ہے صورت اپنے اعمال کے بموجب رکھتا ہے

سوال چھٹا

پرلوک کہان ہے ست ہے یا کیا ✣

جواب

دوزخ اور بہشت دہم ہے دوئی مین صحیح ہے **بیت**

ملع فاتحہ از خلق نداریم **نیاز** عشقم اندر من خود فاتحہ خوانم تا بیست

سوال ساتوان

نام کیا ہے اور کون نام سرب اوپر ہے اور نام نامی ابھید ہے یا کیا
اور شبد کیا ہے اور سب مین اوتم کرم کون ہے ✣

جواب

دوئی مین نام اللہ عظیم ہی بھوکے کو کھلانا اور خدمت فقرا نہایت عبادت ہے

بیت

بیا بصیقل توحید زنگ دل بزدای | تبار آئنہ چہرہ نمائی آسان نیست

دوہا

ست صوفی کا تم لکھو نرگن سرگن ایک | نبد ابن بیدانت مت جیو برمھ دو اوایک

موافق مذہب عیسائی واسلام

سوال پہلا

مکت ہونا کیا ہے اور کس مبتن سے مکت پراپت ہوتی ہے ÷
سنجات پانا ۱۲ تدبیر ۱۲ حاصل ۱۲

جواب

ہمیشہ کی خوشی مکت ہی مگر بخوبی اوسکا بیان نہین ہوسکتا کہ وہ خوشی
کسطرحکی ہے مگر خوشی ہے اور تعمیل کرنا حکم خدا کا کہ جو انجیل مین درج ہے
اور حضرت عیسیٰ مسیح پر اعتقاد لانا کہ وہ ہمارا بخشانے والا ہے کہ جس نے
ہمارے گناہون کے عوض مین رنج سولی موافق انسان کے اختیار کیا
اہل عیسائی کے بموجب اول انجیل کو کلام خدا یقین کرنا نہایت فرض ہے
فقط اور بروز انصاف یعنی بروز قیامت صور پھونکا جاوے گا سب مین
قبرون سے اوٹھکر روبروے خدا حاضر ہونگی جنھون نے کار نیک کیے
ہین مثلاً بھوکے کو دیا ہے پڑوسی کی مدد کی ہے عیاشی چوری سخت
شراب نوشی نہین کی ہے رشوت نہین لی ہے انصاف کیا ہے اور
خدا کی بندگی کی ہے عیسیٰ پر معتقد رہے ہین بہشت کو واسطے دوام کے
بھیجے جاوینگے وہ مکت ہوئی اور جنھون نے خلاف اسکے کام کیے
ہین واسطے دوام کے دوزخ بھیجے جاوینگے مگر ہم بھید دعوی کرکے
نہین کہہ سکتے کہ بہشت و دوزخ دائم و قائم رہینگی خدا کو اختیار رہے
جب چاہے سب کو نابود کردیوے گناہ سابقہ کہ جو خدا کی عدل حکمی

آدم سے نکی اوسکو عیسیٰ مسیح نے بعوض او تھانے رنج سولی کی معاف کرائے ہین +

چونکہ اہل اسلام سے جواب ان سات سوالون کے حسب مذہب عیسائی ہین صرف اتنا فرق ہے کہ وہ بجاے حضرت عیسیٰ مسیح کے حضرت پیغمبر کو رسول اللہ کہتے ہین اور پیغمبر پر اعتقاد رکھتے ہین اور بجاے انجیل کے فرقان یعنی کلام اللہ و حدیث کے حکم کی تعمیل کرتے ہین شراب نوشی قطعاً ممنوع اور نسبت آدم کے بجاے عدول حکمی ترک اولے کہتے ہین +

سوال دوسرا

مین کیا ہون اور جتن اپنے آدھین یا پرالبدھ یا ایشر کے

جواب

تم روح اور جسم سے ملے ہوئے ہو روح اور جسم دونون خدا نے پیدا کیے ہین خدا کی انس یعنی حصہ نہین ہو مگر یہ نہین کہہ سکتے کہ روح کسطرح پیدا ہوئی ہے مگر ایک شی با عقل ہے صحیح و غلط کا تمیز کر سکتی ہے اور جتن تمھارے آدھین ہے اور خدا کی عنایت بھی چاہیے فقط جیسے بعضے شاستروں کی روسے پایا جاتا ہے کہ ہر شے کا مادہ بیج روپ ہو کر انادی ہے مگر مذہب عیسائی و اسلام مین یہ بات نہین جائز ہے بلکہ یہ کہ بدون کسی مادہ کے خدا نے اپنی طاقت سے سب شے پیدا کی ہے +

سوال تیسرا

سرشٹ کا کرتا کون ہے کہاں ہے اور کیسا ہے اور مایا کیا ہے

جواب

خدا نے سرشٹ پیدا کی ہے اور وہ ساری ہے زیادہ اس سے کچھ نہیں کہہ سکتے ویا طاقت خدا ہے شروع مین خدا نے آسمان اور زمین پیدا کیا پھر یہ حکم ہوا کہ روشنی پیدا ہووے روشنی پیدا ہوئی تاریکی و روشنی مین فرق ہوا خدا نے روشنی کا نام دن رکھا اور اندھیرے کا نام رات خدا نے حکم دیا کہ زمین مین روئیدگی پیدا ہووے زمین اور سمندر مین جانور پیدا ہووین فوراً پیدا ہو گئے خدا نے تجویز کی کہ آدمی ہماری صورت کا پیدا ہووے اور جانور بحری و بری ہوائی پر حکومت ہووے آدم پیدا ہونے بعدہ ایک عورت مسماۃ حوّا پیدا ہوئی خدا نے ایک باغ مقام عدن مین تیار کیا اور اجازت دی کہ سب درختون کے پھل کھانا مگر ایک درخت گندم جس سے تمیز برے بھلے کی ہوتی ہے مت کھانا ایک سانپ نے حوّا کو اغوا کر کے اوس درخت کا پھل کھلوایا اور حوّا نے آدم کو کھلایا ایک روز خدا باغ مین تشریف لائے اور اس عدول حکمی پر آدم و حوّا کو بددعا دیکر باغ سے نکالدیا کہ عورت کو تکلیف ولادت ہوگی اور آدم کو محنت کرنی ہوگی جب تشکم پری ہوگی اسلام

پیدا ہونا آدمی کا بصورت خدا اور تشریف لانا خدا کا باغ عدن مین نہین کہتے
اسلام کہتے ہین کہ خدا کو نہ کسی نے دیکھا ہے نہ کوئی دیکھے گا اوسکی ہاتھ پیر
وغیرہ نہین کہہ سکتے مگر وہ سارے ہے

سوال چوتھا

جگت کیسے کہان سے کب پیدا ہوا ست ہے یا اسّت ہے چین شرشٹ
اور جگت مین کیا بھید ہے کسکو بھاشتا ہے ❊

جواب

خدا کے کارخانہ مین ہمکو کیا دخل ہے اوسکے رازخفیہ کو ہم کسطرح پا سکتے ہین
ہم عذابی ہین عقل محدود پائی ہے تمکو یہ جگت بھاشتا ہے اور سچا ہے
کل کارخانہ دنیا چھہ روز مین بحکم خدا تیار ہوا ہے

دنیا ۱۲

سوال پانچوان

دکھ سکھ کیسے ہوتا ہے اور کیون ہوتا ہے اور بعد
مرنے کے جیو کہان جاتا ہے

جواب

دکھ سکھ تمکو ہوتا ہے اور خدا کی یہ مصلحت ہے ہمکو اوس مین کیا دخل

ہمکو اوس سے صرف رحم و بخشایش طلب کرنی چاہیے بعد مرنے کے جیو کیت
خواب یعنی نیند مین رہتا ہے بروز انصاف جسم کسطرحکا تیار ہوگا روح اور
جسم شامل ہوکر حسب اعمال کے سزا پاوینگے مگر یہ بات اصلی عیسائیون
کے ہے اور مذہب کی نسبت نہین کہہ سکتے کہ کسطرح انصاف ہوگا اہل اسلام
اس بات کے قائل نہین وہ کل کا انصاف بروز حشر ایک طرح پر
ہونا کہتے ہین مذہب اسلام و عیسائی مین آواگون نہین مانتے ہین
روح ہر روز نئی پیدا ہوا کرتی ہے اور جیسی مصلحت خدا ہوتی ہے
وہان وہ روح آکر پیدا ہوتی ہے ؎

سوال چھٹا

پرلوک کہان ہے بہشت ہے یا کیا

جواب

بہشت اور دوزخ ہین مگر مقام نہیں بتا سکتے

سوال ساتوان

نام کیا ہے اور کون نام سرب اوپر ہے اور نام نامی و بھید سے یا کیا
اور شبد کیا ہے اور سب مین اوتم کرم کون سے ہے ؎

جواب

خدا و عیسیٰ مسیح کا نام شبد ہے حسب مذہب اہل اسلام سب سے بڑا نام اللہ اور سب سے بڑا کرم عبادت خاص یعنی نسل کا م

دوہا

عیسائی اور محمدی آواگون نہ ٹھان ‖ نجات بن یہ اس کو جیو نہ پہچان

موافق مذہب جو کہ کرتا یعنی پیدا کرنیوالا نہیں مانتے

سوال پہلا

مکت ہونا کیا ہے اور کس جتن سے مکت پراپت ہوتی ہے

جواب

مکت نام اوسکا ہے کہ بندھن سے چھوٹنا بندھن صرف یہ جنم ہے کہ ایک طرح کے جنم مین پھنسا ہے جب گرو پارکھی اسکو ملین تو جنم کے بندھن سے چھوٹا مین جب مکت ہووے اب گورمت کا پانا جتن ہے گورمت جب آوے جب من مت کو چھوڑے من مت کیا ہے کہ برہم جیو ایشر جگت یہ من سے اوپجا ہے شاستر کہتا ہے کہ برہم جگت کا بیج ہے جو بیج کا تیاگ کرینگے تو برچھ کا تیاگ نہین ہوسکتا اسواسطے برہم و جگت دونون کا تیاگ کرو شاستر پرمیشر کرتا ایشر کو کہتا ہے سو ایشر دیکھتا نہین اور اصل پر پرکھ کو جانتا نہین کہ کرتا ہے

اصل پرکرتی بچن سے ہے اوسکو سنکر اچاریہ اشیٹ کو تلاش کرتا ہے اور
اشٹ کچھہ سے ہے نہین پس بچن سے ہے پرکرتی سے ہے جب بچن کا بندھن
ٹوٹے تب مکت ہووے

سوال دوسرا

مین کیا ہون اور جتن اپنے آدھین یا پرالبدھ یا اشیٹ کے

جواب

تم جیو اور روپ ہو سو جیو اور روپ ایک ہین جیسے سورج اور
سورج کی کرن جتن تمہارے آدھین ہے

سوال تیسرا

سرشٹ کا کرتا کون ہے کہان ہے اور کیسا ہے اور مایا کیا ہے

جواب

سرشٹ کا کرتا کوئی نہین ہے آپ انادی کال سے ایسی ہی چلی آتی ہے تو نے ایسا سنا
کہ کوئی کرتا ہے تجھے سنکر انمان کیا پر کرتا کوئی ملا نہین مایا کچھہ نہین ہے

سوال چوتھا

جگت کیسے کہاں سے کب پیدا ہوا ست ہے یا اسست ہے سپن سرشٹ
اور جگت مین کیا بھید ہے کسکو بھاشتا ہے

جواب

جگت آپ ہی اناد کال سے چلا آتا ہے جل مٹی سے مٹی کی طرح
سب پیدا ہوتے رہتے ہین اور نس جاتے ہین اوپجنا
اور بنسنا اسیکا نام جگت ہے ٭

سوال پانچوان

دکھ سکھ کسکو ہوتا ہے اور کیون ہوتا ہے اور بعد مرنے کے
جیو کہان جاتا ہے

جواب

جگت ہی دکھ سکھ ہے اور جیو ایسے ہی مرتے اور پیدا
ہوتے رہتے ہین

سوال چھٹا

پرلوک کہان ہے ست ہے یا کیا ٭

جواب

پرلوک کچھ نہیں ہے ❊

سوال ساتوان

نام کیا ہے اور کون نام سب اوپر ہے اور نام نامی امبھید ہے یا کیا
اور شبد کیا ہے اور سب مین اوتم کرم کون ہے

جواب

سب نام جگت کے ہین گورست بڑی ہے اور گورو کی ٹہل سب
کرمون مین اوتم کرم ہے ❊

دوہا

نہین کرتا کوئی جگت گورسچ بنہ آپ
بندراین یہ ناستی کہو چترن باپ

موافق جین دھرم کے

سوال پہلا

مکت ہونا کیا ہے اور کس جتن سے مکت پراپت ہوتی ہے

جواب

کرم کے بندھن سے چھوٹنا مکت ہے مگر مکت اوسوقت ہوگی جبوقت
کال ایشر پر البدہ سبھاو آتما کا پرنام شامل موجود ہونگے اب پنچم کال
ہے اسوقت مین مکت نہین ہو سکتی جتن یہ ہے کہ کودیو گورو کودھرم کا
تیاگ اوسکو متھیات کہتے ہین جیو کا مارنا جھوٹ بولنا چوری کرنا وغیرہ
انکا تیاگ اِسے ابرت کہتے ہین کرودہ مان مایا لوبھ انکا تیاگ
اوسکو کھائے کہتے ہین من بچن کایا کا نرودہ کرنا اسکو یوگ کہتے ہین
تات پرج ان تیاگون کا یہ ہے کہ راگ دوا لکھیہ کا اتینت ابھاؤ ہو جاوے

سوال دوسرا

مین کیا ہون اور جتن میرے آدھین یا پر البدہ یا ایشر کے

جواب

تو آج امر سنجوگی یوگی ہے جتن تیرے اور پر البدھ کے آدھین ہے

سوال تیسرا

سرشٹ کا کرتا کون ہے کہان سے ہے کیا ہے اور مایا کیا ہے

جواب

شرشٹ چار پرکار کی ہے اناد انت یعنی نہ آد ہے نہ انت ہے

آد ہے انت نہین　آد نہین انت ہے　آد بھی ہے انت بھی ہے
سرشٹ اور کرتا کی مانن ادھکاری پرت ہے +

سوال چوتھا

جگت اور جیون سرشٹ مین کیا بھید ہے اور کسکو بھاشتا ہے

جواب

جگت ستّ بھی ہے استّ بھی ہے ادھکاری پرت اور تجھکو بھاشتا ہے

سوال پانچوان

دکھ سکھ کیسے ہوتا ہے اور کیون ہوتا ہے اور بعد مرنے کے
جیو کہان جاتا ہے

جواب

اگیانی کو جنم سنسار مین موافق شبھ اشبھ کرم کے دھرنا ہوگا اور
جو پورا اگیانی نہین ہے کچھ اگیان رہ گیا ہے اوسکو بیکنٹھ ملیگا
اور پورے گیانی کو جنم نہین ہوتا

سوال چھٹا

پرلوک ست ہے یا کیا

جواب

پرلوک ست بھی ہے اور است بھی ہے حسب ادھکار

سوال ساتوان

نام کیا ہے اور کون نام سرب اوپر ہے اور سب مین اوتم کرم کونسا ہے

جواب

سب مین اوتم کرم دیا دان دم اور پارس ناتھ کی پوجا ہے

دوہا

جین دھرم اس چھینیا کلجگ گت نہوے
بندرابن جیون دیا کہا دھرم مکھ سوئے
برسبیل موقع ہدایت سے پیرچاہین بھی بعضے مذہبون کا ذکر آیا ہے
اور کرم اپاشنا گیان حال شرح درج ہوا ہے

دوہا

پنتھہ سرب اور رتن کے نکلے جواب وسوال
بندرابن جیت سے پڑھیں سائے گت تت کال

فصل دوسری ہوئی تمام — گلاب باڑی اسکا نام
کانٹے سے بچنا ہے کام — چنو پھول نہیں ہوتی شام
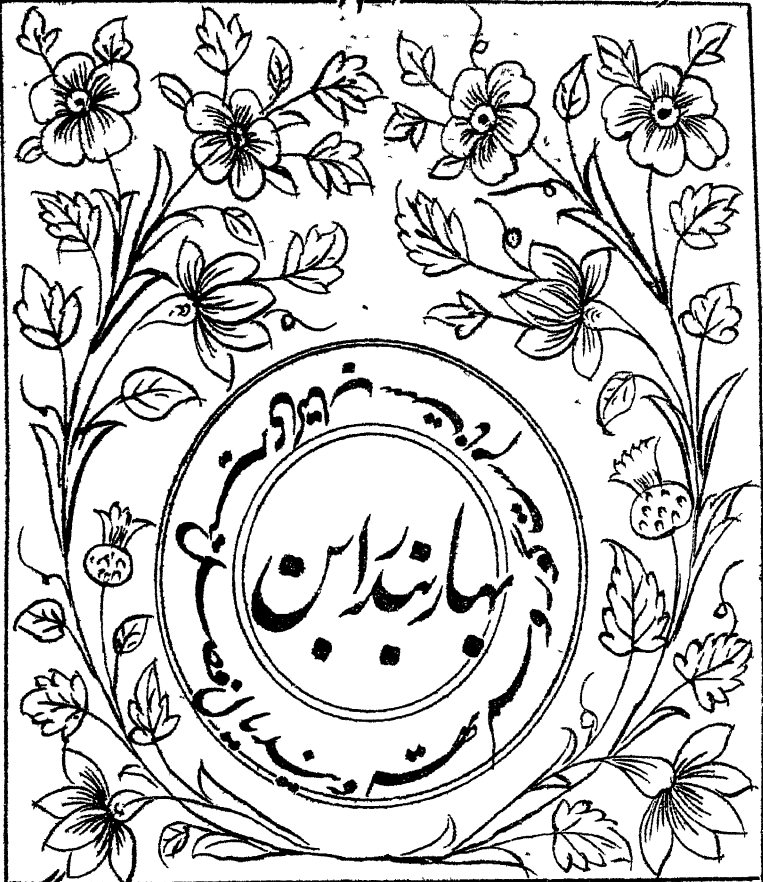
بہار بندرابن

مؤلف کی رائی نسبت اختلافات جو باہم شاستروں اور دیگر مذہبوں میں واقع ہی اور ست سنگ یعنی صحبت فقرا و نقصان کام کرودہ لوبھہ موہ اہنکار و فوائد دیا دھرم شیل سنتوکھہ اودارتا بیراگ و عبادت وغیرہ

جوکہ اکثر مذہبوں اور متوں کا سدھانت یعنی اصل منشاء نسبت مکت یعنی نجات اور بعضے دیگر مراتبوں سے کے دوسری فصل کے سوال جوابوں سے معلوم ہوتا ہے مگر موکشی یعنی طالب مکت کو یہ سندیہ اور دبدھا کھڑی ہوگی کہ کون سدھانت اوتم اور صحیح ہے کہ جسکے حاصل

کرنے مین پیروی کرون سب اپنی اپنی گہتے ہین سب مین جھگڑا دیکھتا ہے
کوئی کرم کو ڈھاتا ہے کوئی اپاسنا کوئی گیان کو کوئی جوگ کو
کوئی جگت کو ست کہتا ہے کوئی اَست کہتا ہے کوئی ایشر کو مانتا ہے
کوئی ایشر کا انکار کرتا ہے کوئی جیون اپنے آدھین کہتا ہے
کوئی ایشر کے کوئی دونون کے آدھین کہتا ہے کوئی پرالبدہ کو
مکھ کہتا ہے سوائے اسکے ایک ہی مذہب والا دس طرح کے بچن
ایک جگہ جگت و ایشر کی ستّتا دکھلاتا ہے دوسری جگہ است کہدیتا ہے
کہین کرم جپ تپ پوجا تیرتھ برت مورتون کی پوجا نام کا سمرن
قائم کرتا ہے کہین ان سب کا انکار کرتا ہے پھر آپسمین بھی شاسترون مین
جھگڑا دیکھتا ہے یہی حال پرانون کا بھی ہے اور پھر سب بید کی گواہی دیکر
اپنی کہن یعنی سدھانت کو ثابت کرتے ہین کوئی کسی دیوتا کی مہمان
کرتا ہے کسی دوسرے کی نندا کرتا ہی بشن پران مین بشن جی کی مہمان ہے
شب پران مین شب جی کی مہمان ہے دیبی پران مین دیبی جی کی مہمان
سورج پران مین سورج کو سب سے بڑا گایا ہے گنیش پران مین
گنیش جی کا سب سے بڑا ادھکار رکھا ہے ایک مقام پر سورج کو صبح کو
ارگ دینا درست بتایا ہے ایک جگہ پر پیش از طلوع آفتاب ارگ دینا اوتم
کہا ہے کوئی بید شاستر کی مہمان کرتا ہے کوئی نندا کرتا ہے کوئی بدیا کی
مہمان کرتا ہے کوئی خلاف اوسکے کہتا ہے کوئی سادھ گورو کی سیوا کو
مکھ گاتا ہے کوئی کرم اپاسنا گیان دھیان جوگ جپ تپ پوجا

تیرتھ برت سب ہی کو اچھا کہدیتا ہے پرمارتھی دھن کی نندا کرتے ہین
دنیادار دھن کو بڑا کہتے ہین کوئی نیکنامی کو بہت اچھا کہتا ہے کوئی کہتا ہے
نیکنامی بھی جگت کے لیے ہے پرمارتھ دوسری چیز ہے کوئی کہتا ہے
ایکانت رہنا اچھا ہے کوئی کہتا ہے درسن پرسن اور ملنا اچھا ہے
غرض اکثر انسانون کو ایسے ایسے سندیہ اور چنتا اکثر ستاتے ہین
بلکہ ست سنگ اور پرمارتھ سے اچاو کرا دیتے ہین مگر ایسے سندیہ اور
شک دل مین لاکر پرمارتھ نکرنا یا دوسرون کی نندا کرنا اپنی کم سمجھی سے
ہے اگر انسان کرم کے بھید اور اپنے ادھکار سے واقف ہووے
اور ہٹھ بات کو چھوڑدے تو ایک سندیہ بھی پاس نہ پھٹکے اور سب
اچھے دیکھین اب ایک موٹا اور پرسدھ درشٹانت سنیے ایک شخص کے

مثال ۱۲

چار لڑکے ہین چارون کی عمر عقل ذہن رچے چلن اور بدن مین ایک
دوسرے سے فرق ہے اور باپ کا مطلب یہ ہے کہ چارون روزگار
کرین گھر سنبھالین نیک چلن ہووین اور خوش رہین اور دوسرون کو
خوش رکھین اب اگر باپ ایک ہی سکھیہ (نصیحت) دیتا ہے تو کام نہین چلتا
کسواسطے کہ عمر وعقل وغیرہ مین سب کے فرق ہے اب اوسکو ضرور ہوا
کہ حسب استعداد ولیاقت فی زمانہ ہر ایک کو علحدہ علحدہ سکھیہ دیوے
جو کہ سب سے بڑا لڑکا لکھا پڑھا ہے ہوشیار ہے عمر پچیس ۲۵ تیس ۳۰ برس کی
رکھتا ہے تندرست ہے بیاہ شادی ہو گیا ہے اوسکو اب باپ سکھیہ
نوکری کرنے کی دیتا ہے اور نوکری کے قاعدون اور فائدون کی

سمجھاتا ہے اگر وہ لڑکا تعریف اور سکھہ سوداگری اور زمینداری وغیرہ کے
بیان کرتا ہے تو باپ اوسکا ہزارون عیب و نقصان اوسمین دکھلاتا ہے
اور نوکری کو سب طرح مفید کہتا ہے دیکھو نوکری مین عزت بڑی ہے دس روپیہ
کے متصدی کی عزت لکھپتی سے زیادہ ہوتی ہے دو تین پہر نوکری کی پھر
چھٹی ہے معزز لوگون کی صحبت میسر آتی ہے علم و عقل کی ترقی ہوتی
رہتی ہے حکومت ہوتی ہے نام روشن ہوتا ہے ہزارون کی کاربراری
ہوتی ہے بڑی رجوعات رہتی ہے اور سوداگری وغیرہ کیا ہین خیر پیٹ
بھر لینا ہے نہ علم میسر آتا ہے نہ چندان عزت ہے گھر گھر پھرنا پڑتا ہے
اسامی ڈوب جاتی ہین دن ورات فکر لینے دینے کا رہتا ہے جھوٹ
بہت بولنا پڑتا ہے چونکہ لڑکا لکھنے پڑھنے مین رہا تھا اوسکو حسب
باپ کی فہمایش کے نوکری ہی آسان اور مفید معلوم ہوئی تب تلاش
مین چل کھڑا ہوا نوکری پائی اوسکا مطلب پورا ہوا دوسرا لڑکا بیس برس کی
عمر رکھتا ہے کچھہ تھوڑا سا پڑھا ہے ذہن بھی بہت اچھا نہین ہے
تندرستی مین بھی فرق رہتا ہے گفتگو مین بھی ربط واجبی ہے اس لڑکی کو
باپ واسطے سوداگری و دوکانداری کے ہدایت کرتا ہے اگر لڑکا نوکری
کرنے کو کہتا ہے تو باپ نوکری مین ہزارون عیب نکالکر کہتا ہے
کہ نوکری غلامی ہے ہر وقت حاکم کا خوف رہتا ہے دیس گھر چھوٹ جاتا ہے
بیگانون کے ساتھہ کام پڑتا ہے کل فکر اپنے ذمہ ہوتی ہے اور گنتی کی تنخواہ
ملتی ہین نوکری مین کوئی سکھہ نہین پر آدھین سپنے سکھہ نا ہین

اور سوداگری مین یہ سب باتین میسر آتی ہین گھر کی بادشاہت ہے
نہ کسیکا حکم سہنا پڑتا ہے روٹی کری کرائی ہاتھ آتی ہے رات کو گھر مین
سونا ملتا ہے سیکڑون آدمی کی بھیڑ بھاڑ رہتی ہے وقت پر قابو ہوتا ہے
جب چاہا کام کیا جب نچاہا نہ کام کیا کچھ بہت سا علم نہین چاہتا اور ایسے
پیشے والے دیکھو کیسے خوش ہین بڑے بڑے مکان تیار کراتے ہین ہزارون
روپیہ کی دولت ہے کسیکی پروا نہین رکھتے لڑکے نے اپنا حال دیکھکر
اور باپ کی نصیحت سنکر نوکری سے ہاتھ اوٹھایا سوداگری کرنے لگا مطلب
باپ بیٹے دونون کا پورا ہوا تیسرے لڑکے کی عمر بارہ۱۲ برس کی ہے
اوسکو واسطے تحصیل علم کے تاکید کرتا ہے اور فائدے علم کے سناکر
کہتا ہے کہ جو لکھے پڑھے ہین گھوڑون پر چڑھتے ہین عیش کرتے ہین
اور کھیل کود کے نقصان دکھلا کر کہتا ہے جو کھیل مین رہتے ہین بدمعاش
ہوجاتے ہین روٹی کھانے کو نہین ملتی مکتب جانے کی رغبت دیتا ہے
بروقت ضرورت خوف دکھلا کر کہتا ہے کہ نکال دونگا تجھکو کھانیکو ندونگا
تمام رات کوٹھری مین بند رکھونگا اگر کہنے سے نہین مانتا تو مارتا بھی ہے
اور کسی موقع پر دم دلاسا بھی دینے لگتا ہے پیار کرتا ہے خود کھیل بھی
کھلاتا ہے اگر لڑکا گھر سے باہر جانے مین ڈرتا ہے تو اوسکو ہمت بندھاتا ہے
اور کہتا ہے کہ بدون باہر جانے کے علم کیسے آویگا اور گھر کے رہنے سے
لڑکے خراب بھی ہوجاتے ہین اور دوسرے لڑکے تیرا نام ڈرپوک نا
رکھدینگے اور باہر جانے مین تو بڑی سیرین دیکھنے مین آتی ہین اور

دیکھیے مجھسے چھوٹے چھوٹے لڑکے دن رات باہر پھرا کرتے ہین اب دیکھیے تیجے
اس لڑکے سے کچھ نقصان یا فائدہ نوکری اور سوداگری کا نہین بیان کرتا
جس بات سے مطلب ہے اوسکی تعریف بدرجۂ اتم کرتا ہے اب چوتھا
لڑکا پانچ برس کی عمر کا ہے اس لڑکے کے لیے باپ کھیل کا سامان بنایا
کرتا ہے کھلونے لاتا ہے اوسے کھلاتا ہے اوس سے ہنسا کرتا ہے اوسکی
بے ادبیون کو ناز سمجھتا ہے اوس سے دن رات جھوٹی جھوٹی باتین
کرتا رہتا ہے جھوٹے اقرار کیا کرتا ہے اور جو چیز کہ اصل مین بھی
نہین ہے اوسکے بھی ہونے کا اقرار کردیتا ہے اگر لڑکا باہر نکلتا ہے
تو اوسکو باہر جانے کو منع کرتا ہے کہتا ہے باہر جانا اچھا نہین ہوتا چور
پکڑ لیجاوے گا اور جو کوئی چاہیگا تجھے مارلیگا باہر کبھی مت جائیو گھر
سے باہر پیر رکھنا بہت برا ہے لڑکا باعث خوف ورجا گھر سے باہر نہین جاتا
گھر مین کھیلتا ہے لڑکے کو بھی اچھا اور باپ بھی راضی اوس لڑکے سے
لکھنے پڑھنے کو نہین کہتا علم نوکری و سوداگری کے فائدہ نہین سنتا
اب ذرا غور کرنے کی جگہ ہے فرمائیے باپ کی علٰحدہ علٰحدہ نصیحتین چارون
لڑکون کو درست ہین یا نہین ظاہر ہے کہ بہت نامناسب ہین کہ چارون لڑکون کا
کام بنتا ہے اور دیکھیے کہ اوس شخص نے اول نوکری کی تعریف اور دکانداری کی
مذمت یعنی نندا اور دوسری جگہ نوکری کی مذمت سوداگری کے فائدہ
ایک جگہ باہر جانے کے فائدہ اور گھر رہنے مین نقصان اور ایک جگہ
گھر رہنے مین فائدہ اور باہر جانے مین نقصان کہے بعضی بعضی باتین

بالکل صحیح کہیں بعضی خوف ناک یعنی ڈر کی بعضی طمع یعنی لالچ کی کہیں بعضی جگہ
اچھی بات کو برا کہا بری کو اچھا کہا مگر کوئی اوس شخص کو جھوٹا نہیں کہتا ہے نہ غلط
کہتا ہے بلکہ عقلمند سمجھ والا کہلایا جاتا ہے اب اگر لڑکے باپ کی گواہیاں
دے دے اپنی اپنی بات کو ثابت کریں اور ایک دوسرے کو خارج کریں
یا غلط کہیں تو سوائے فساد کے اور کیا نتیجہ ہوگا اور سمجھنے والا ان لڑکوں کو
نادان ہی سمجھے گا اب دیکھیے کہ جس لڑکے کو باہر جانے کے واسطے منع
کیا ہے اوسکو بھی تھوڑے دن بعد باہر جانے کو اجازت دیگا اور گھر میں
رہنا بڑا اتیا وے گا اب جو لڑکا طفولیت یعنی عمر لڑکپن میں گھر میں رہے گا
وہ بیشک خوش رہیگا اور عمر کے پہونچنے پر خود باہر جاوے گا اور باہر کے
فائدہ معلوم کرے گا اور باہر جانے کی تعریف بھی کرے گا اور اگر باپ کے
کہنے پر لڑکپن میں عمل نکرے گا اور کاشکے باہر جانے میں کوئی فائدہ بھی ہو جاوے
تو پھر آخر میں خراب ہی ہوگا مگر جب ایک بات میں بچتہ ہوگا تو دوسری
میں خود لگ جاوے گا اور فائدہ اوٹھاوے گا باہر بھی جاوے گا سوداگری
بھی کریگا نوکری بھی کرے گا اور طفولیت میں گھر رہنے سے باپکا بھی یہی مطلب
ہے کہ آخر میں نوکری کرے اور دیکھو بعضوں کو کس حکمت سے سمجھانا
پڑتا ہے کسی راجہ کا لڑکا تھا مطلق نہیں پڑھتا تھا اور شوق کبوتر بازی کا
رکھتا تھا اکثر اوستاد مقرر ہوئے مگر کسی سے نہ پڑھا راجہ نے
لاچار ہو کر پڑھانا چھوڑ دیا اس عرصہ میں ایک شخص نے آکر کہا کہ
میں پڑھا دینگا غرض اوسکو نوکر رکھا اس شخص نے اول راجہ کے

لڑکے سے محبت و یاری پیدا کی اور اگر شوکبوتر تھے تو سو اور خرید واکر دیے
کر اُئے اور آپ راجہ کے لڑکے کے ساتھہ شامل ہوکر کبوتر اوڑایا کرے
اور جو شخص راجہ کے لڑکے سے فرمائش کیا کرے کہ فلانا کبوتر لاؤ وہ کبھی
کبھی اور کا اور لے آیا کرے اب اوستاد نے کہا کہ دیکھو جب تک کبوترون
کے نام نہ رکھے جاوینگے اور تمکو بخوبی پہچان نہوگی تب تک
تم کبوتر بازنہ کہلاؤ گے راجہ کے لڑکے نے کہا کہ درست ہے اوستاد
نے الف بے تے ثے جیم وغیرہ نام کبوترون کے رکھے
اور اوس لڑکے کو یہ حرف یاد کروائے مگر اب بھی خوب پہچان نہوئی اکثر
شناخت مین بھول جاتا اور پشیمان ہوتا اب وہ خود اوستاد سے
کہنے لگا کہ مجھے اسطرح تو ہر ایک کبوتر کا نام یاد نہین رہتا اوستاد
نے کہا کہ حرفون کا لکھنا سیکھ لو پھر سب کبوترون پر نشان حرفون کے
کر دیے جاوینگے تم آسانی پہچان لیا کروگے اب لڑکے کو شوق حرفون
کے لکھنے کا پیدا ہوا وہ لڑکا لکھتا بھی ہے اور پڑھتا بھی ہے اسیطرح
اوسکو کچھہ تحصیل ہوئی اور لکھنے پڑھنے کا مزہ آنے لگا تھوڑے عرصہ مین
کبوتر بازی تو چھوڑ دی اور تحصیل علم مین مشغول ہوگیا دیکھیے کس حکمت سے
پڑھایا اور جو کہ شاگرد کو طمع دی تھی اوس طمع کے پورا کرنے سے
اوستاد کا مطلب نہ تھا بلکہ اوس سے علحدہ کروا کر مطلب پڑھانے
سے تھا اسیطرح اس جگت مین بھی بہت سے ایسے جیو ہین کہ کسیطرح
بہار بحثون مین نہیں لگتے اونکو ویسی ہی طرح جب سیکھہ ہوتی ہے تو شوق

پیدا ہوتا ہے اور دیکھو ایک ہی بیماری پر حکیم دس بیمارون کو علیحدہ علیحدہ دوا
بتاتا ہے وہ فائدہ بخشتی ہے اگر ایک ہی دوا بتا دیوے تو سبکو نقصان
کیصورت ہے اب اگر مریض آپسمین لڑین کہ نہین ہمیری دوا درست ہے تیری
بری ہے تو کیا حاصل ہے ایک مریض کو نسخہ دو پیسے کا لکھا ایک کو دو
روپیہ کا ایک کو کھچڑی کھانے کی اجازت دی ایک کو منع کیا ایک کو روٹی
بتائی ایک کو دال بتائی اب دیکھ لیجیے جیسا مریض ویسی دوا اور ویسا ہی کھانا
اور ویسا ہی پرہیز اب اگر مریض اپنی اپنی دوا کرین اور حسب کہنے حکیم کے
کھانا کھاوین تو آرام ہونا ممکن ہے جس مریض کو روٹی کھانا منع کیا تھا
جب اوسکا مرض دور ہوگا حکیم خود روٹی کھانا بتاوے گا بلکہ کھچڑی کھانے
مین نقصان کہے گا اور یہی بات ہے کہ جب مریض کا دکھ دور ہو جاویگا
خود روٹی کی چاہ کرے گا کچھ کسیکو بتانے کی ضرورت نہوگی پر جب تک
کہ اوسکے مرض موجود ہے اگر کوئی روٹی کھانے کو کہے تو دشمن ہے
کھیر کھانا اچھا ہے مگر تندرست کو تلوار چلانا اوسکو درست ہے جسکو ترکیب
چلانے کی آتی ہے اور جس شخص نے ابھی لکڑی بھی نہین پھینکی اگر وہ تلوار
چلاوے گا تو ایک دن اپنا ہی گلا کاٹ مرے گا اب جو شخص ان مثالونکو
بخوبی سمجھے گا اوسکو کوئی شک معرفت کے حاصل کرنے مین نہ پیدا
ہوگا سمجھے گا بید شاستر کا کہنا ادھکاری پرت ہے رو جگ بھیانک
چھار تھ مین طرح کی بانی ہے دیکھو بھاگوت مین خود سری کرشن جی
مہاراج نے کرم اوپاسنا کو کس قدر دڑھ کیا ہے اور کسقدر

مہمان کی سب ہے کہ نہایت نہیں اور کہیں گیان سے بچن بھی کہے جب
اودھوجی سب دھرم سن چکے تب پوچھا کہ مہاراج سب مین اُتم متھا
کون سا ہے تو مہاراج نے فرمایا ایکادسکا

شلوک

انیگ سرب کاپا نانک سدھوری جینو متو مم
مدبھاو سرب بھوتیکھو من وباک کاے برت بہی

اسکا ارتھ یہ ہے کہ سرب متون مین بڑا ست یہ ہے کہ من بانی کایا
کرکے سرب بھوتون مین مجھکو بیاپک دیکھے پھر اودھوجی نے کہا کہ
مہاراج کہین آپ نے دیہ و کرم سرگ ونرک کو ست کہا ہے کہین است
ساکھا ہے جب مہاراج نے فرمایا

شلوک

چھایا پرت یا بھجا بھاشا ہے است پڑ ارتھ کارنا
ادینگ دی یادیو بھاوی چیتھہ مرت بنتو بھیم

اسکا ارتھ یہ ہے کہ جیسے چھایا اور کوئی اور گنبد کی آواز جھوٹی ہوتی ہے
پر اوس سننے کا رچ نکلتا ہے اسیطرح دیہ بھی است ہے پر کارج نکلتا ہے
نسبت سرگ وغیرہ کے مہاراج نے فرمایا

شلوک

پروکش بادو بید و نیک بالا نام من شا سنا
تھہ کم یا تیجے سِدہ روچین ارتھہ پھل شرتی

اسکا یہ ارتھ ہے کہ جیسے بالک کو لالچ دکھایا جاتا ہے ایسے ہی شرتیون کے
پھل ہین اور جو کسی شاستر مہاتمان کی بانی ہین جو دوسرے کی نِندا ہے
وہ اصل مین نِندا نہین ہے مگر ادھکاری کی ایک طرف کی ڈرڈھتا
کے لیے دوسرے کی نِندا کردی ہے اور جب کرم کی مہان کی ہے تو کرم ہی
کو بہت بڑا دکھایا ہے اگر بڑا نہ دکھاوین تو کرم مین رُچی کیسے ہووے
اسیطرح اوپاسنا وغیرہ کے نسبت سمجھنا چاہیے اور جو اپنے اپنے
اِشٹ اور دیوتا کو بڑا ٹھہراتے ہین یہ بھی اوسیطرح درست ہے دیکھو
جسوقت کام پیرون سے نکلتا ہے تو پیرون ہی کی تعریف ہوتی ہے
ناک کان آنکھین زبان اگرچہ پیرون سے اوپر اور زیادہ مطلب کے
بھی ہین پر اونکی تعریف نہین کرتا اگرچہ آنکھ ناک کان کو چھوڑ توڑ
نہین ڈالتا ہے مگر دوسرے کے سمجھانے کو پیر کی تعریف
مین آنکھ ناک کان کی بھی بیقدری کرجاتا ہے اوس کا مطلب یہ
ہوتا ہے کہ ایک طرف کی نشٹھے پوری ہووے اور نِندا کرنے سے
ایک یہ بھی دوسرا مطلب نکلتا ہے کہ جب کوئی اشٹ اپنے کی نِندا
سنتا ہے تو وہ خوب دل سے اوسکی بچائی کے واسطے اپنے اشٹ کی
طرف لگتا ہے اور باریک باتین سیکھتا ہے جس سے اپنے
اشٹ کی بچائی کرے جب اپنے اشٹ مین بچا ہوا اوسکا چیت سِدھ
ہوا اب اوپر کیطرف اوسکی برتی چلتی ہے وہ اوسکو خود راہ دکھلاتی ہے
جیسے بہتا پانی آپ اپنی راہ تلاش کرکے ندی مین جا ملتا ہے اب

نندیا اور استت کی گئی ہے کیفیت سنیے دیکھو کبوتر بازی و شطرنج کھیلنا
و نشہ بازی بری ہین مگر جب اونکا کہ توجہ طرف چوری جوئے بازی و بد فعلی کہ جو
سخت عیب ہین رکھتا ہووے تو اوسکو ان سخت عیبون سے بچانے کے
واسطے ایسی ضرورت ہوتی ہے کہ بعضے عیبون کی کہ جو نسبت سخت
عیبون کے سبک ہین تعریف کرنی ہوتی ہے کسواسطے کہ بدون کسی طمع
کے تو اوس لڑکے سے وہ سخت عیب چھوٹ نہین سکتا پس دوسرے
عیب کی تعریف کر کر اوسکو اوس سخت عیب سے بچایا جاتا ہے جسکو
جوئے بازی چوری کا شوق ہے اوس سے کہا جاتا ہے کہ جوا کھیلنا
برا ہے ہان کبوتر بازی اور شطرنج کا کھیلنا اچھا ہے کبوتر بازی مین سیدا
بھی ہے اور دل لگی بھی ہے شطرنج کھیلنے سے عقل و غور کی زیادتی ہوتی
ہے اب چوری جوئے بازی سے باز رہ کر کبوتر بازی اور شطرنج کھیلنے
مین مصروف ہوا اب اوسے نقص کبوتر بازی اور شطرنج کھیلنے مین
دکھائے جاتے ہین تعریف علم کی سنائی جاتی ہے تب وہ کبوتر بازی
اور شطرنج کھیلنے سے پرہیز کر کر تحصیل علم مین مشغول ہوتا ہے
اسیطرح اکثر کلام شاسترون و مہاتماؤن کے بھی ہین دیکھیے بعضے
شاستر مین ایسی ہدایت ہے کہ جو کوئی اپنے دشمن کا نقصان
چاہے تو فلانے فلانے کرم کرے اب دیکھیے یہ کرم کچھ اچھا
نہین ہے مگر بشاست تعریف کی ہے اب مطلب اس سے یہ ہے
کہ جو شخص اپنے دشمن کا نقصان چاہتا ہے وہ شب و روز تدبیر

مین رہتا ہے اور نہایت سخت بدفعل کرتا ہے اب اوسکو سخت بدفعل
سے چھٹانے کے واسطے یہ تجویز مناسب ہوئی کہ وہ پوجا جپ کرے
اب دیکھیے بہ نسبت اور تدبیرون کے یہ تدبیر اگرچہ اصل مین بری ہے
افضل ہے جب وہ پوجا کی طرف رجوع لایا اول نیک فعل ہوا اگر وہ
زیادہ نہ بھی سمجھا تو بھی پہلے سے اچھا رہا اور اگر پوجا کی حالت مین
سمجھ گیا تو بس مطلب براری ہوئی اب وہ بجاے دشمن کے
نقصان کے اپنے ہی من کو سمجھانے لگا اب جس مقام پر کہ سمجھانے
والے نے تعریف کبوتر بازی کی کی ہے تو اوس نے مطلب سے کی
ہے مگر دوسرے مذہب والا اوسکو بالکل کاٹتا ہے اور اسیطرح
ایک ایک سے مطابق نہین ہوتا مگر اصل مین غور کیجیے تو واسطے دور
کرنے عیب چوری کے کبوتر بازی مین مصروف کرانا برا نہین ہوتا اور
جسنے نندیا کی ہے وہ بھی غلط نہین ہے جو شخص ایسے نکتہ کو
سمجھ لیوے تو پھر اختلافات شاستر وغیرہ مین دیکھکر ست سنگ
سے باز رہی اور جو ست سنگ کیے جاوے گا وہ بیشک آہستہ آہستہ
راہ راست پر بھی پہونچ جاوے گا اور جو اپنے آپاش کی نہمان
کرتا ہے اور دوسرون کی نندیا کرتا ہے تو اوس وقت اگر اوسکا
اوپاشٹ سرگن بھی ہووے تو بھی اپنے آپاش کو نرگن روپ سرب
بیاپی ٹھہرا کر دوسرے کے اوپاشٹ کو صرف سرگن روپ مین
قائم کر کر منسوخ کرتا ہے مگر وہ سرگن بھی اوس نرگن سے باہر نہین ہوتا

اور اگر نندیا پر خیال کیا جاے تو کوئی دیوتا کوئی مہاتما ان کوئی مت کوئی اچارج
کوئی اپاشک ایسی نہین ہے کہ جسکی کہین نندیا نہو پس سبکو
چھوٹا سمجھنا چاہیے اگر ایسا سمجھا تو بس اب کرنے کو کیا ہاں کسکی اپاشنا
کرو گیان گیان کو تو ٹھکانا بھی ہے پر اپاشنا تو مطلق ہی جاتی رہی دیکھیے
کسی مقام پر پانچون دیوتا کے اوپاشک ملے آپس مین جھگڑا ہوا
بشن کا اوپاشک کہتا ہے کہ بشن ہی بھگوان ہین اور مہادیو سورج
دیبی گنیش اونکے داس ہین اور بشن بھگوان ستیل سروپ اور
پالن ہارے ہین اور بشن بھگوان چارون دیوتا کی ہمیشہ رکشا (حفاظت) کرتے
آئے ہین اور مہادیو تو بھرشٹ ہین جنکے درشن سے چیت ملین ہوتا
ہے گلے مین ہاڑون اور کھوپڑیون کی مالا پہنی ہے سانپ پڑے
لٹکے ہین یہ سنکر مہادیو کا اوپاشک بولا واہ مہادیو برے ہین کیونکہ
دیکھو اور سب دیو ہین اور شیو مہادیو ہین کمود دیو بنا یا مہادیو بڑا اور سبکچھ
بنانا تو عورتون کا کام ہے اور مہادیو کی سمادرشٹی ہے جیسا پھول ویسا
ہار یہ شکت اور دیوتا مین نہین ہے دیبی کا اوپاشک بولا کہ سب دیوتا
مردہ کے سمان ہین جبتک شکت نہو گی کوئی کچھ نہین کرسکتا اسلیے
شکت (طاقت ۱۲) بڑی ہے اور سب دیوتاؤن کی جان ہے گنیش کے اوپاشک نے
کہا کہ دیکھو ہر کارج مین پہلے گنیش جی منائے جاتے ہین اسواسطے گنیش جی
بھگوان ہین سورج کے اوپاشک نے کہا سنو سب دیوتا اندھے
ہین جبتک سورج کا پرکاش نہو کوئی کچھ نہین کرسکتا اب غور ہے

غور کیجیے یا پانچوان دیوتاؤن کی مذمت ہوئی اب کیا کروگے پس اسکا فیصلہ وہی ہے جو اوپر کہا گیا کہ ہر ایک نے اپنے دیوتا کو نرگن سرب بیاپی تقرر دیا اور دوسرے کے دیوتا کو سرگن قائم کیا اسیطرح شاستر اور دیوتا وغیرہ سب ایک ہی کے انگ ہین کسکو غلط کہنا درست ہے اپنے بدن مین سے کونسی چیز کو دور کرنا اچھا معلوم ہوگا اپنے اپنے وقت پہ کیا پیر کیا ہاتھ کیا انکھین ناک کان وغیرہ سب ہی تو کام دیتے ہین مگر ہان وقت اور موقع اور ضرورت کام لینے کان سے ہے اور جو وہ کام ناک سے لیا جاوے تو کب پورا ہوگا ؛

دوہا

ندیا اور ترونا وسے کیا لو کرے جہاج

جو جا کو سوار تھ کرے سو تا کو مہراج

اور ظاہر ہے کہ ایک شخص دو روپیہ دوسرا دس تیسرا سو چوتھا ہزار پیدا کرتا ہے سب ہی کا نام کماؤ ہے اور جو دو روپیہ کا پیدا کرنے والا ہے وہ کبھی ہزار بھی پیدا کر سکتا ہے مگر جو مطلق نہین کماتا اوس سے کیا امید اب خلاصہ یہ ہے

دوہا

سب ہی مارگ سائیان آگے ایک مقام

جو ہی سنکھ ہو رہا وا ہی سے تے کام ؛

سبکو یہ سمجھنا مگر جس سے آپکو کام پڑا ہے یا پڑے اوسکو خاص کرکے

برا سمجھنا بھی تو بہت درست ہوگا ایک مثل ہے کہ کوئی شخص ٹھٹ درشن
یعنی سب پنتھ کے سادھون کی سیوا کیا کرتا اوس نے ایک بار سادھون
بھنڈارا کیا سب بھیکھ کے سادھو جمع ہوئے سبکو بہت اچھی طرح ایک سے
بھوجن کرائے جب سادھو بھوجن کر چکے تو اوس نے پرشادی اپنے
گورو کی پتّل مین سے لی اور مین سے نہ لی کسی سادھو نے کہا کہ کیون
بھائی یہ فرق کیون کیا سب کی پتّل مین سے پرشادی لینی تھی
اوس نے جواب دیا کہ مہاراج سُنیے جب کہ لڑکی کی شادی ہوتی ہے
اور جسوقت برات آتی ہے تو براتیون کی دولہے سے زیادہ
خاطرداری ہوتی ہے مگر لڑکی کا ہاتھ لڑکے ہی کو پکڑایا جاتا ہے
سو مہاراج آپ سب براتی ہین اور گورو دولہے کی جگہہ
ہوتے ہین اسواسطے اتنا فرق کیا سادھو خاموش ہوئے
اب دیکھو کوئی پوجا کرتا ہے کوئی جپ کرتا ہے کوئی تیرتھ نہاتا ہے
کوئی دھیان کرتا ہے کوئی گیان کہتا ہے کوئی دان دیتا ہے سب
پرمارتھی ہی تو ہین پس کسیکو برا کہنا نہین بنا اب یہ شنکا ہوگی کہ جو
جسمین لگا ہے وہ اوسی مین لگا رہے گا تو آگے کو کسطرح بڑھیگا اسکو
اسطرح سمجھنا چاہیے کہ جب کسی مارگ مین لگا ہوا رہیگا تب خود بخود اوسکو
تلاش پیدا ہوگی دیکھیے اول شروع مین لڑکے مہادیو کی پوجا
کرتے ہین تو صرف پھول پتی چڑھانا جانتے ہین یا گھنٹا
بجانا مگر جب دوسرے کو آرتی کرتے سُنتے ہین تب آرتی کا

شوق ہوتا ہے پنڈت کے پاس سے آرتی سیکھتے ہین جب آرتی
سے ایسا معلوم ہوا کہ مہادیو کیلاش باشی ہین تو اب کیلاش کا حال
جاننے کی آرزو ہوئی اب کتھا بارتا سُننے لگا اوس مین رچی ہوئی
سُنتے سُنتے اُپاسنا مین دخل ہوا سادھ سیوا کرنے لگا اب گیان
دھیان کے بچن بھی سُننے مین آنے لگے اونکو سُنکر اونکے مطلب کو
دریافت کرنے لگا غرض آہستہ آہستہ ٹھکانے سے جا پہونچا دیکھیے
صرف پھول چڑھانا اور گھنٹا بجانا ہی تو مکت داتا ہوا ہان اگر عمر بھر پھول
پتی اور ٹھن ٹھن مین ہی رہے تو خیر جیسے کتھا گر رہے ویسے ہی رہیں
مگر اونسے تاہم اچھے ہین کہ جو کبھی مندر مین بھی نہین جاتے ہین اونسے
اور مکت سے کیا مطلب جو کبھی راہ پرمارتھ مین کسیقدر لگے ہین
وہ پرمارتھی ہی ہین آہستہ آہستہ درجہ بالا پر بھی پہونچ جاوینگے جیسے نالہ
ندی مین پہونچکر ساگر مین پہونچ جاتا ہے ظاہر ہے کہ اوسکتے کو اگر جگاوینگے
تو وہ دیر سویر جاگ اوٹھیگا مگر مردہ نہین جاگ سکتا اور جو پرمارتھ
کے بکتا بید شاستر سنت سادھ بھگت دیوتا ہین سب ہی بڑے
ہین اور سبکا مطلب جیو کے کلیان کے لیے ہے دیکھو کروڑپتی
لکھپتی ہزارپتی سب ہی تو ساہوکار ہین جن شخصون کو کام لین دین
دس بیس سو دو سے کا پڑتا ہے اونکا کام ہزارپتی ساہوکار سے بخوبی
نکلتا ہے اور ہزارپتی ہی تو اونکے لیے اچھا اور بڑا ساہوکار ہے
مگر جب ہزارون لاکھون کا کام ہوتا ہے تب لکھپتی ساہوکار سے ہی

مطلب براری ہے غرض یہ ہے کہ جب جس سے مطلب نکلے وہ ہی
سا ہو گا رہے خواہ ہزارتی ہو خواہ لکھپتی خواہ کروڑپتی ہان یہ بیشک
ہے کہ بعضے مذہب مین بعضی باتین ایسی ہین کہ وہ محض برخلاف دوسرے
مذہب کے ہین اور جس مذہب مین کہ وہ جائز ہین اونکی اوس
مذہب مین بڑی مہمان ہے اور جس مذہب کے خلاف ہین اوس مذہب
مین نسبت اون باتون کے نہایت مذمت ہے بلکہ یہان تک
کہ وہ سراسر بنیاد نرک کی ہین اب ایسا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جن
باتون کو جس مذہب نے برا لکھا ہے اوس مذہب والے کو اونسے
بہرحال پرہیز ضرور ہے اور جس مذہب مین کہ وہی بات جائز کہی ہے
اور اوس مذہب والے اوسکے بموجب عمل کرتے ہین نسبت اونکے
یہ بات ہے کہ جو جس مذہب مین ہے وہ اوس مذہب کو خدا ہی
کیطرف سے جانتا ہے اگر اصل مین خدا ہی کی طرف سے ہے
تو وہ یہ بات جسکو تم برا سمجھتے ہو خدا نے واسطے اوس فرقہ کے
وہی مناسب تصور فرمایا ہوگا خدا کی مصلحت اور قدرت مین کسیکو

دخل نہین ہے برے کو بھلا کرے بھلے کو برا کرے

گوان ہنداگھانس ملیندا اکھوان ✤ جاگندیا لیندا اکھوی دیندا اشتوان
جے گور ہندا تیری آس کیون جاندا جھو کھمر
ہرنام ورید اکون سکے صاحب تو یون نہین یون کر

دوسرے یہ کہ اگر وہ اجازت خدا کیطرف سے نہین ہے اوس مذہب کے

اچارج سے فے کہ مین ہین اور دراصل وہ بری ہین تو عذاب اوسنا چارج کے ذمہ ہے کیونکہ ہوونگی اوان باتون پر عمل کرتے ہین پر تو حسب اجازت اسنے اچارج کے عمل کرتے ہین اور خدا کی طرف سے سمجھتے ہین اون دونون کو عوض عذاب دینا ہوگا مگر جو باتین نیک اوس مذہب کے موجب کی ہین اونکا ثواب حاصل ہوگا پس جو شخص طرف معرفت کے کسی مذہب کے موجب رجوع لایا ہے وہ اچھا ہی ہے کیونکہ درجہ بدرجہ پہونچیگا بازگشت ایک ہی طرف ہوتی ہے اور جو شخص بالکل اسطرف رجوع نہین لایا وہ مثال پانی تالاب کے ہے تالاب کا پانی کبھی ساگرمین نہ پہونچیگا اور بہتا پانی خواہ ٹیڑھی راہ خواہ سیدھی راہ خواہ صاف راہ خواہ غلیظ راہ مین بہہ رہا ہے ایک دن ساگرمین پہونچیگا اگرچہ مکت کرم وا اپاسنا سے بھی ہوتی ہے مگر خاص مکت بغیر گیان یعنی حق الیقین نہین ہوسکتی اور جب تک کرم اپاسنا ہے تب تک تکرار مذہب قائم رہیگی چاہیے کہ فیصلہ ہوجاوے کبھی نہوگا باہم تکرار ضرورت کی اور جو کہ سرگن اپاسنا مین آپاسش یعنی معبود علٰحدہ علٰحدہ ہوتے ہین پس فساد قائم ہان اگر نرگن اپاسنا مین ہے تو بھی کسیقدر فیصلہ ہے کہ سب کا اپاسش ایک نرگن یعنی ذات حق ہوئی اس اپاسنا مین ہوجا و غیرہ کی ضرورت نہین اتنا یاد تو بیشک گذاری دھیان وغیرہ کی ضرورت ہے اور جو شخص تبدل مذہب کرڈالتے ہین اوسکی یہ صورت ہے کہ حضرت کو اپنے باپ دادے کی حج کی تو خبر نہین ہے

کہ کتنے کروڑ خزانہ رکھے ہین اور دوسرے کی طرف یقین لاتے کہ یہ بڑا
جمع والا ہے جھٹ اپنے مالک سے دوسرا مالک کر لیا دیکھیے یہ دستور ہے
کہ جب ایک مذہب والا دوسرے مذہب کی نندا کرتا ہے تو جو باتین
اوسمین چھوٹے مستندیون سے لیے کہی ہین اونکو سنا کر اور اپنے
یہان کی بلند سی بلند باتین کہکر پھسلا لیتے ہین اپنے گھر کی تو
رسوئی کا ذکر کرتے ہین اور دوسرے کے گھر کی جا ضرور کو تکتے ہین
پس بھونکھا روٹی کے لالچ پھنس مٹھیا ہے مگر چونکہ تعصب مذہب بھی
درست ہی ہے پس جسنے تبدیل مذہب کرایا کچھ گناہ نہین کیا اور جسنے
مذہب بدلا اوسکو بھی گناہی نہین کہہ سکتے کیونکہ اوس مذہب کے بموجب
معرفت مین دخل کیا ہان اتنی بات ہے اپنے گھر کی اچھوتی روٹی چھوڑ
دوسرے کی جوٹھن جا کھائی سو بھی اوس حالت مین جو کچھ
وہان اصل مین موجود ہوا اور آپ کوشش بھی کی ورنہ ادھر کے
ہوئے نہ ادھر کے مثل ہے دھوبی کا کتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا چار کو
عرش پر بھی بیگار اور جو ایسے منش ہین کہ ابھی نہ کرم کیا ہے نہ کچھ اپنا
نہ سادھ سیوا نہ دان کیا ہے نہ بیراگ ہے نہ بیکت ہے مگر گیان کے
بچن سنکر گیان گاتے ہین اونکا بے شک کہین ٹھکانا نہین ہے
یہ لوگ ابھمانی ہوجاتے ہین پس بیدانت کا سننا بنا ادھکار
درحقیقت منع ہے اور ایسے لوگ نام کی اچھار کہتے ہین دیکھیے
دونون بنیاد دین کیسی بری ہین ابھمانی مالک سے

سمجھے ہوتا ہے اور نام کی اچھا کرتا ہے پس اپنا وقت ناحق ضائع اور کھوتا ہے
کسی اُنھونے اونکی تعریف کردی تو پھول گئے پن تنے مزہ کے لیے
دین دنیا دونون خراب کرتے ہین وے لوگ ایسا نشچے کر لیتے ہین
کہ ایسے ہی گیانی ہوتے ہین اور سب نے نام ہی کی اچھا
کی ہے مورکھ ایسا نہین سمجھتے کہ گیانی ہونا بڑا مشکل ہے اور یہ نہین
سمجھتے کہ نام کی کتنی قدر ہے اور نام کیا اور نیکنامی کیا ہے اصل مین
دیکھیے تو نام ہونے کا پھل کتنا اول تو نام دیہہ کا ہوتا ہے سو جب
اوسکا انت ہو جاتا ہے دیہہ کو نام کے ہونے سے کیا پھل ملا جیو کا
حال سُنیے کہ اگر گیانی ہے تو اوسکے جگت کا اچھا وا اوسکو نام کسطرح سکھ دیسکتا
ہے اور جو گیانی نہین ہین سبھ کرمی ہین یا اپاشک ہین جو اونھون نے
دیہہ پائی تو پہلی دیہہ کی یاد نہین ہوتی پس نام سے انکو کیا پھل اور جو سرگ کو
گئے تو وہ اب اپنا نام سُننے نہین آتے اور جو اگیانی ہین وہ نرک کو
گئے یا پنچ جون پائی کہو نام اونکو اونکو کیا سکھدائی ہو ویگا ہان نیکنامی کا
اتنا پھل ہے کہ نیکنامی کی اچھا کرکے آدمی سے سبھ کرم بنتا ہے اسیواسطے
مہاتماؤن نے کہین کہین نیکنامی کی تعریف کی ہے مگر اب لوگ
نیکنامی کو تو حاصل کیا چاہتے ہین اور کو کرم کرنے لگتے ہین کہو نیکنامی
کیسے ہوگی اور جو ایسے کہو کہ مہاتمان بھی اپنے نام کو بیچے ہین یہ کہنا
غلط ہے مہاتماؤن کی بات بالکل علیحدہ ہے وہ جو کام
کرتے ہین واسطے دوسرے کے سدھارنے کے ہے

اودھو جی نے بھگوان سے پوچھا ہے کہ آپ کو اور گیانی لوگ تو کرم کا بندھن نہیں ہے پھر کرم نہانا دھونا سیوا پوجا کسواسطے کرتے ہو مہاراج نے فرمایا

ایکادش کا شلوک

شوچ ماچ منگ اشنا ننگ نت جو دھن پاچریت
اپناس چہ نی مان یوگی جتا ہنگ لی لا تشرا

ارتھ یہ کہ نہانا دھونا وغیرہ کرم میں اور گیانی لیلاوت کرتے ہیں اور ایک جگہ ایسا فرمایا ہے کہ اگر میں نکرون گا تو جگت بھرشٹ ہو جاوے گا مہاتما ان جگت کا سب بیوہار بھی کرتے ہیں پر اونکو جگت کا بندھن نہیں ہوتا

دوہا

جیسے جل میں کنول نرالم مرغ آبی نیشانی
سرت شبد بھوساگر ترے نانک نام بکھانی

کنول جل میں اوپت ہوتا ہے جل ہی میں رہتا ہے پر جل سے نرالا ہے مرغابی جانور پانی میں غوطہ لیتا ہے پر جب نکلتا ہے سوکھا کا سوکھا ہی ہوتا ہے ایسا چکنا ہوتا ہے کہ پانی اوسکے بدن پر اثر نہیں کرتا اسیطرح مہاتماؤن کا حساب ہے جگت میں آکر وہ کرم بھی سب کرتے ہیں پر لیپت نہیں اسپر ایک اور بھی درشٹانت ہے کہ ایک گوپی کے پوتر نہیں ہوتا تھا سو کرشن جی نے کہا کہ تو درباسا رکھی کے

پاس جاؤ اور اپنی اونسے پرارتھنا کر گوپی نے کہا بہت اچھا پر
درباسا رکھہ جمنا کے پار تھے گوپی نے کہا مہاراج پار کیسے جاؤن کرشن جی
نے فرمایا کہ جمنا سے یون کہیو کہ جو کرشن جی نے کبھی استری کے
ساتھہ بھوگ کیا ہو تو رستہ مت دے اور جو نہ کیا ہو تو رستہ دے
وہ گوپی یہ بات سُنکر بڑے تعجب مین آئی کہ یہ مہاراج نے کیا کہا
سب سے زیادہ تو بشئے کیا کرتے ہین اور پھر کہتے ہین جو کبھی بشئے کیا ہو
تو رستہ مت دے مگر وہ گوپی چلدھری اوس نے جاکر جمنا سے یہی بات
کہی جمنا نے رستہ دے دیا گوپی پار گئی اور دُرباسا رکھہ کے آگے
بھوجن رکھا اپنی عرض کی دُرباسا رکھہ جی نے بھوجن کھایا اور گوپی کو
دعادی گوپی نے پوچھا کہ مہاراج جمنا سے کیسے پار ہون دُرباسا جی نے
کہا کہ تو جمنا سے کہیو کہ جو دُرباسا رکھہ نے کبھی سواے دُوب کے
بھوجن کیا ہو تو رستہ مت دیجیو اور جو کبھی نہ کھایا ہو تو رستہ دے
گوپی سُنکر نہایت ہی حیران ہوئی کہ ابھی میرے روبرو میرا لایا ہوا بھوجن
سب کھا گئے اور کہتے ہین کہ جو کبھی بھوجن کھایا ہو تو رستہ مت دے
مگر کشمکش گوپی چلدھری یہی بات جمنا سے آکر کہی جمنا نے رستہ
دے دیا گوپی پار آئی آکر حال کرشن جی سے کہا بعدہ گوپی نے پوچھا
کہ مہاراج ان باتونکا بھید مجھے بتا دیجیے مہاراج نے فرمایا کہ سُن گوپی
ہم بشئے اپنے من کی خواہش سے نہین کرتے ہین اور نہ اوسکا سُکھہ ہمکو
سُکھہ دیتا ہے مگر دوسرے کی اِچھا کے بل اور اوسکی خوشی کے لیے

بھوگ سے ہے اسیطرح دریاساجی کا کھانا ہے اب دیکھیے یہ سامرتھہ اپنے
مین کہان ہے پھر کس طرح مہاتماؤن کے کرم کو برا یہ کہا جاوے مگر
نادانون کی یہی طرح ہے کہ جس بات مین کچھہ سکھہ نظر پڑا ہے اور کام
آسان ہوا تو گورو کی ریس کرنے لگے اور اگر کچھہ اپنے سے برا کام
ہوگیا یا جس بات مین دکھہ ہوا یا طاقت کا خرچ ہے یا مشکل ہے تو الگ
ہوجاتے ہین ایک مثل ہے کہ کسی شخص نے ہتھیا کی تھی چنانچہ ہتھیا اوسکے
[ہتیا پاپ]
پاس آئی کہ مجھے قبول کر اوس شخص نے ہتھیا سے کہا کہ میرے پاس
کیون آئی ہے اندر کے پاس جا کیونکہ ہاتھون سے ہنسا ہوئی تھی
اور ہاتھون کا دیوتا اندر ہے وہ تجھے قبول کریگا ہتیا اندر کے پاس
گئی اور سب حال کہا اندر یہ سنکر آدمی کا روپ بنا کر اوس شخص کے
پاس آیا وہ شخص اوسوقت اپنے باغ مین تالاب پہ کھڑا تھا اندر نے
آکر بعضے درختون کی بہت تعریف کی اور اندر نے اوس شخص سے پوچھا
ابھی یہ تالاب کسنے بنایا ہے اور درخت کسنے لگائے ہین اوس نے کہا
کہ ان ہاتھون نے اور اپنے ہاتھون کیطرف اشارہ کیا اندر بولا کہ ہتیا تو
میرے سر اور یہ پیڑ تیرے ہاتھون نے لگائے اب دیکھیے کہ اوس شخص کی
کیسی بھاری غلطی تھی کہ دکھہ کی بات مین تو آپ الگ ہوگیا
اور سکھہ کی بات مین اپنا ابھمان کیا اور سنیے ایک گورو اور ایک چیلہ
دونون کہین ساتھہ جاتے تھے گورو ایک کلار کی دکان پہ جا کر شراب
پینے لگے چیلے نے کہا کہ جب گورو ہی پیتے ہین تو مجھے کیا ڈر ہے آپ

بھی پینے لگے اسیطرح کئی باتین جو بار بار وہ آسان تھین گورو کی رس یہ
چیلے نے بھی کہین آگے کہین ایک تیل کا کڑھاؤ گرم ہو رہا تھا گورو اوس
تیل کے کڑھاؤ مین جا کود ے اب چیلے جی کھڑے دیکھتے ہین گورو نے
کہا اب کیون نہین آتا شراب پینی ہی جانتا تھا پچ ہے گورو کہے سو کرنا
گورو کرے سو نہ کرنا دیکھو ایسی باتون کے بھید بغیر ست سنگ یعنی صحبت
فقرا نہین کھلتے پس انسان کو لازم آیا کہ واسطے حاصل کرنے نجات یعنی
مکت کے ست سنگ یعنی صحبت فقرا کرے ست سنگ سے جو بات
کہ ست اور صحیح ہے حاصل ہوتی ہے ست سنگ کی مہمان بید شاستر
پران اور سب سنت مہاتماؤن نے کی ہے اوسپر ایک درشٹانت
ہے کہ کوئی چور تھا اوسنے مرتے وقت اپنے لڑکون کو نصیحت کی کہ
تم کبھی ست سنگ مین نہ جانا ورنہ بھوکے مر جاؤگے لڑکے اپنے باپ کی
نصیحت پر یہان تک عمل کرتے تھے کہ کلام فقرا یا پنڈت کا نہین
سنتے تھے وہی مقام پر کہ جہان اوسکے ایک لڑکے کا گذر ہوا
کرتا تھا کتھا ہوا کرتی تھی جب وہ پاس اوس مقام کے پہونچتا تو کانون مین
اونگلیان دے لیا کرتا ایکدن اوسی مقام کے پاس اوسکے پیر مین کانٹا
لگ گیا اوسکے نکالنے کو اونگلی کان سے نکالی اوسوقت کتھا مین ایسا
پرسنگ ہو رہا تھا کہ دیوتا کے پرچھاین نہین ہوتی اتنا اوسکو سنائی دے گیا
بیان ۱۲
اور بعد دو چار روز کے کہین اوس نے چوری کی کسی شخص نے اقرار گرفتاری
چور کا کیا چنانچہ دیبی کا سروپ بنا کر رات کے وقت اون چورون کے

مکان پر گیا اور کہنے لگا کہ تم نے اب تک چوری کے مال مین سے میری
کڑھائی نہین کی یعنی میرا حصہ مجکو نہین پہونچایا مین تمکو مار ڈالونگی چنانچہ
چورون نے باہر نکلکر اول اوسکو بہت ادب سے ڈنڈوت کی اور
جو کہ وہ حال اپنا بیان کیا چاہتے تھے کہ اسی عرصہ مین اوس چور نے
جسنے ایسا سنا تہا کہ دیوتا کے پرچھائین نہین ہوتی چراغ لاکر دیکھا
تو پرچھائین دیبی کی پڑی اوسکو ثابت ہوا کہ دیبی نہین ہے اوس نے
صاف فریب اوسکا سمجھ کے اوسکو خوب زدوکوب کیا اور نکالدیا اب خلاصہ
اوسکا یہ ہے کہ اوس چور نے صرف ایکدن ایک کلام کتھا کا سنا تہا
بباعث اوسکے اوسنے دنش بہشن جا نین بچائین ورنہ سب چور مارے جاتے
دوسرے اوسکو کتھا پر نہایت اعتقاد آیا خود کتھا بارتا مین جانے لگا
اور اور چورون کو بھی لیجانے لگا آہستہ آہستہ وہ چور سب
بھگت ہوگئے یہ مہان ست سنگ کی ہے صحبت سادھ فقیرون کی
عجب چیز ہے پارس سے بھی زیادہ گن رکھتی ہے پارس لوہے کو
سونا بناتا ہے مگر پارس نہین کرلیتا اور نیک مرد اپنے سمان کرلیتا
ہے جیسے بھرنگی اور کیڑے کو بھرنگی کرلیتا ہے ایک مثل ہے کہ
کوئی فقیر صاحب سید کشتی مین بیٹھے تھے اتفاقاً اونکے پاس کوئی نہایت
بدخصلت آدمی آبیٹھا اوس شخص نے اپنی عادت کے بموجب فقیر صاحب کو
نہایت تنگ کیا یہان تک کہ اونکو مارا بھی اور اسقدر رکہ خون تک
نکل آیا اوسوقت الہام غیب یعنی آکاش بانی ہوئی کہ اس ناؤ کو

ڈوب دون تو فقیر صاحب سے نے عرض کی کہ مین ایسا ناقص آدمی اس ناؤ مین کہ جو ضرورت ڈوبنے کشتی کی ہوئی پھر آکاش بانی ہوئی کہ اس شخص کو کہ جسنے دُکھ دیا ہے ڈبویا جاوے پھر فقیر صاحب نے عرض کیا کہ مین ایسا برا شخص ہون کہ جو میرے پاس آکر بیٹھا وہ ڈبویا جاوے پھر تیسری بار آکاش بانی ہوئی کہ انصاف تو ہوگا اوسوقت فقیر صاحب سے نے عرض کی کہ جو خوے بد اس شخص مین ہے وہ ڈوب دیجاوے عرض قبول ہوئی اوسیوقت وہ بدشخص روشن طبع ہوگیا اب دیکھا چاہیے کہ فقیر صاحب سے نے ایسے بد کو اپنے برابر فقیر کامل کرلیا دیکھو جو نیک ہین وہ نیکی ہی کرتے ہین کیونکہ وہ ایسا سمجھتے ہین کہ بد نے بدی نچھوڑی تو ہم نیکی کیسے چھوڑ دین اور یہ کہ بچھو کچھ ہر وقت ارادہ سے ڈنک نہین مارتا پر ڈنک ہلانا اوسکی عادت ہی ہے ایسے نیکون کو نیکی کرنا اونکا خواص ہی ہے اس مقام پر یہ ظاہر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بعضے کج فہم یہ کہنے لگین گے کہ جلو سادھ فقیر تو بہرحال نیکی ہی کرتے ہین پس صحبت کرکے کیا کرین گے اونکو تنگ ہی نکرین دیکھیے یہ محض نادانی ہے ایک مثل ہے کہ ایک شخص ایک روپیہ اپنے گھر سے لیکر چلا راستہ مین وہ روپیہ کہین گر پڑا اب وہ شخص نہایت افسوس کرنے لگا کسی شخص سے نے اوس سے اوسکے رنج کا حال پوچھا اوس سے نے کہا کہ میرا روپیہ گر پڑا ہے اوس شخص سے نے کہا کہ چلو جو جانہار تھا سو گیا اب سوچ کیون کرتے ہو اوس سے نے جواب دیا

کہ اب مجھے اوس روپیہ کا سوچ نہین ہے مگر میرے گھر مین سادھو فقیر کا
نیوتہ ہے اور وہ دو چار گھڑی مین آوینگے اور میرے پاس اور روپیہ
نہین اب مین اونکو کیا کھلاؤنگا وہ شخص مرد اشراف اور دولتمند تھا
ایک اشرفی اپنی گرہ سے نکالکر اوسکو دینے لگا اس شخص نے کہا کہ
میری اشرفی نہین گمی ہے اور نہ مجکو اشرفی کی ضرورت ہے مین اشرفی
لیکر کیا کرون غرض اشرفی نہ لی اوسوقت اوس شخص نے ایک روپیہ
نکالکر اوسکو دیا اوسنے لے لیا اور کہا کہ اگر مجکو خدا توفیق دیگا تو مین
مع سود حاضر کرونگا ورنہ تمھاری ہی طرف سے نیوتہ ہوا اوسوقت اوس
شخص نے بہ اصرار ہوکر اشرفی بھی اوسکو دی لاچار اوسنے لے لی اب
یہ شخص روپیہ اور اشرفی لیکر روانہ ہوا اتفاقیہ اس حال کو کوئی تیسرا شخص کھڑا
سنتا تھا اوسنے اپنے دل مین تجویز کی کہ واہ یہ شخص خوب ہے چلو ہم
بھی اس سے اشرفی لوٹین تیسرا شخص تھوڑی دور آگے جاکر ایک جگہہ
بیٹھکر رونے لگا کہ میرا روپیہ گر پڑا وہ شخص جسنے اشرفی دی تھی اوسنے
اس سے بھی حال دریافت کیا مگر صاف معلوم ہوگیا کہ یہ فریبی ہے
اوسکو بعوض اوسکے فریب کے سزا دی پس دیکھیے فریب سے کاربراری
نہین ہوتی اور اگر کاشکے ہو بھی جاوے تو قائم نہین رہتی مالک کے
یہان سے سزا پاویگا اور جو مثال کہ فقیر صاحب اور بدشخص کی
لکھی گئی ہے اوس سے صرف مہمان تربیت فقرا دکھلائی ہے
اب اور بھی ست سنگ کی مہمان سنو کہ ایک چور چوری کرکے

بھاگا مگر اوسکو بعضے قرینہ سے ایسا شبہہ قرار واقعی ہوگیا کہ وہ گرفتار
ہوجاویگا اوسنے اوس تھیلی کو گم کرکے ایک مندر مین جاکر مہنت جی
سے عرض کی کہ مین فقیر ہوا چاہتا ہون مہنت جی نے چیلا کر لیا وہ
سادھ بن بیٹھا سراغیون یعنی کھوجیون نے سراغ چور کا مندر مین لگایا
اسکی خبر راجہ کو پہونچی جو کہ شبہہ چوری کا سادھ پر ہوا تھا راجہ نے سراغیون
سے کہا کہ اگر سادھ چور نہ نکلے گا تو تمکو مروا ڈالاجاویگا سراغیون نے اسکا
اقبال کیا اور کہا کہ مندر مین چور ہے اوراوسوقت مین چور رسا ہو کارکا
امتحان اسطور ہوتا تھا کہ ایک لوہے کا گولہ گرم کرکے ہاتھہ پر رکھا جاتا تھا
اگر ہاتھہ جل گیا تو چوری ثابت ہوئی پس حسب دستور گولہ اوس سادھ کے
ہاتھہ پر رکھا گیا سادھ نے گولہ لیتے وقت یہ کہا کہ جو مین نے اس جنم مین
چوری کی ہو تو میرا ہاتھہ جلجاوے گولہ اوسکے ہاتھہ پر رکھا گیا اوسکا ہاتھہ
نہ جلا اب راجہ نے سراغیون کے مروانے کی تیاری کی اوسوقت
اوس سادھ نے کہا کہ مہاراج انکا کچھہ قصور نہین ہے مین ہی چور ہون راجہ
نے کہا کہ تمھارا ہاتھہ کیون نہ جلا سادھ نے جواب دیا کہ مین نے
یہ کہا تھا کہ اس جنم مین چوری کی ہووے تو ہاتھہ جلجاوے مین جب سے
سادھ ہوا میرا جنم دوسرا ہوگیا اسواسطے ہاتھہ نہ جلا راجہ خاموش
ہوا اب خلاصہ اسکا یہ ہوا کہ جو فریب سے بھی ست سنگ یعنی اچھی صحبت
مین داخل ہوئے ہین کمال کو پہونچ گئے ہین دیکھو چور نے اپنے تئین بھی
بچایا اور دیا کے سے سراغیون کو بھی بچایا اور مال مالک کے

عوا الہ ہوا پس جو شخص دل سے اور نیاز و ادب سے ست سنگ کرینگے اونکی مکت ہونے مین کیا شک ہے مگر یہ بات اصل ہے کہ ست سنگ کی تلاش وہ کریگا جو اس دنیا کو دکھ روپ سمجھیگا اور اپنی عاقبت کا فکر کرے گا

دوہا

نانک دکھیا سب سنسارا
جو سکھیا سو نام ادھارا

کسی نے یہ تلاش کی کہ کوئی اس دنیا مین سکھی بھی ہے جہان دیکھا وہان کچھہ نکچھہ فریاد ہی سنی اتفاقیہ ایک شخص کو ظاہر حال سب باتون سے خوش حال دیکھا مگر بروقت دریافت کے اوس شخص نے بیان کیا کہ جسقدر مین دکھی ہون اوسقدر دنیا مین کوئی دوسرا انسان دکھی نہین ہے حال اپنا بیان کیا کہ مجکو اپنی جورو سے بہت الفت تھی وہ ایک بار ایسی بیمار ہوئی کہ امید زندگی کی نرہی عورت نے افسوس کھا کر کہا کہ اب تم دوسری شادی کرلوگے چنانچہ بباعث الفت کے مجکو یہ ثابت کرنا ضرور ہوا کہ مین شادی نکرونگا او سوقت مین نے اپنے تئین زنانہ کرڈالا اب وہ عورت تندرست گھر مین موجود ہے شب و روز نہایت دکھی ہون پس دنیا مین سکھہ نہین ہے غلطی سے ہوا حرص مین پھنستا ہے اگر انسان غور سے دیکھے تو درحقیقت یہ اپنے وقت کو سراسر ضائع کرتا ہے اور مالک سے بیمکھ ہوتا ہے اسپر ایک مثل ہے کہ کسی بادشاہ نے اپنے وزیر کو

انعام مین دوشالہ دیا وزیر دوشالہ لیکر باعزت تمام باہر آیا اوسوقت
اتفاقیہ اوسکی ناک بھہ نکلی جلدی مین اوسنے ناک کو دوشالہ سے پونچھہ
لیا کسی شخص نے بادشاہ سے چغلی کھائی کہ حضرت نے تو وزیر کو انعام
بخشا اوس نے اوسکی نہایت بیقدری کی کہ اوس نے دوشالہ سے
ناک پونچھی بادشاہ نے فوراً وزیر کو طلب کرکے دیکھا تو کہنا مخبر کا صحیح پایا
بادشاہ نے غصہ ہوکر وزیر سے اوسیوقت دوشالہ چھین لیا اور وزیر کو
خدمت سے دور کرکے نہایت بےعزتی سے نکلوادیا اتفاقیہ ایک فقیر
باہر کھڑا ہوا تھا اوسنے یہ سب ماجرا دیکھا اور سنا اوسوقت فقیر نے
افسوس کھاکر کہا کہ دیکھو بادشاہ نے صرف ایسی چھوٹی تقصیر پر اسقدر سزا دی
ہم لوگون کو بیشگاہ خدا سے کیا سزا ہوگی کہ جو انعام یعنی جامۂ انسانی
ہمکو اوسکی درگاہ سے ملا ہے ہم اوسکو سب گندا کرے ڈالتے
ہین ہم خدا کو کیا منہ دکھلاوینگے اوسی وقت سے فقیر
عبادت مین مشغول ہوا اب انسان کو سمجھنا چاہیے کہ جسطرح وہ تکدو
دنیا کے سامان کے واسطے کرتا ہے کہ جو چند روزہ ہے بلکہ ایکدم کا
بھی قرار نہین رکھتی ہے اوسیطرح بلکہ اوس سے زیادہ فکر عاقبت
کیون نہین کرتا یہ ظاہر ہے کہ جیو قائم رہتا ہے دیہہ مرتی ہے
اگر جیو قائم نرہتا تو بید شاستر کسواسطے اچھے کرم کی ہدایت کرتے ہین
مرنے کے بعد کریا کرم کراتے ہین کہ جیو سُکھہ پاوے پس دیکھو کہ نہایت
بڑی عمر ہوئی تو ساٹھہ ستر برس کی ہوئی اور بعدہ یعنی آیندہ

ہمیشہ رہتا ہے کہ جسکا کچھہ شمار نہین پس ساٹھہ ستر برس کس شمار مین آوین اور اس جامۂ انسانی ہی مین مالک کی یاد ہو سکتی ہے اور جامہ مین نہین ہو سکتی پس اسکو اپنا وقت کھیل کود عیاشی دنیا مین کھونا کیسا برا ہے اور اصل مین دیکھو تو بھروسا ایک دم کا بھی نہین پھر بھی نہین سمجھتا ایک مقام پر یہی شخص نے ایک سادھو سے پوچھا کہ مہاراج بستی کا رستہ کہان کر ہے سادھو نے مرگھٹ کا پتا بتا دیا وہ شخص موافق پتا کے اوس مقام پر پہونچا تو وہان مرگھٹ دیکھا عجب حیران ہوا اور کہنے لگا سادھو فقیر بھی جھوٹ بولتے ہین وہان سے لوٹ کر پھر سادھو کے پاس آیا اور کہا کہ مہاراج آپ نے مجکو بھٹکا دیا سادھو بولے کہ تو نے بستی کی راہ پوچھی تھی سو بھائی بستی کی راہ تو وہی ہے کیونکہ بستی یہ نہین ہے اسکو اوجاڑ کہنا چاہیے کہ یہان سے سب چلے جاتے ہین ایک اور مثل ہے کہ کوئی سیوک اپنے گورو کی خدمت کیا کرتا اچھے اچھے بھوجن اور کپڑے دیجاتا مگر گوروجی پرہیز کیا کرتے وہ سیوک کہا کرتا کہ مہاراج اچھے کھانے پہننے مین کیا نقصان ہے فقیر صاحب خاموش ہو جایا کرتے اس عرصہ مین اتفاقیہ اوس سیوک کو کسی ساہوکار کی لڑکی نظر پڑی وہ نہایت خوبصورت تھی سیوک اوسپر عاشق ہو گیا اب اوسکے فراق مین سوکھتا جاتا ہے فقیر صاحب اوس سے سبب اوسکے رنج کا دریافت کرتے ہین مگر وہ بباعث شرم کے بیان

نہین کرتا ایکدن فقیر صاحب نے برغضب ہوکر پوچھا اوس نے سب حال
بیان کیا فقیر صاحب نے فرمایا کہ یہ بات کیا مشکل ہے ابھی اوس
لڑکی کو بلادیتے ہین جو کہ فقیر صاحب نہایت نیکمرد کامل تھے اونکے
حکم کو کوئی ٹال نہین سکتا تھا فقیر صاحب نے شام کو ساہوکار کو
کہلا بھیجا کہ اپنی لڑکی کو بھیجدے اوسنے فوراً لڑکی کو بھیجدیا فقیر صاحب
نے سیوک سے کہا کہ لے لڑکی تیرے ساتھ ہے مگر تیری موت
پانچ پہر بعد ہے یعنی پہر دن چڑھے آوے گی اوسوقت تو سیوک
خوشی مین اوس عورت کو ہمراہ لے گیا مگر جب اوسکو راہ مین موتکی
یاد آئی اوسکے ہوش باختہ ہوگئے اوس عورت سے کلام کرنیکی
طاقت نرہی اندیشۂ موت کا سر پہ سوار ہوگیا صبح کو وہ عورت اپنے
گھر گئی یہ سوچ مین پڑا رہا جب پہر دن گذر گیا اور اوسکو موت
نہ آئی تب اوسنے کہا کہ فقیر صاحب بھی جھوٹ بولتے ہین اوٹھکر
فقیر صاحب کے پاس گیا اور کہا کہ مجکو موت تو اتبک نہ آئی فقیر صاحب
نے پوچھا کہ تونے اوس عورت سے حسب دلخواہ حظ اوٹھایا اوسنے
اپنا سب حال راست براست بیان کیا اوسوقت فقیر صاحب نے فرمایا
کہ دیکھ جو چیز کہ جسکے واسطے تو جان دیتا تھا وہ تجھکو میسر آئی اور موت کے
آنے مین پانچ پہر کا عرصہ تھا سو تجھسے نہ بھوگی گئی پس ہم اپنی موت
ہر دم اپنے سر پر سمجھتے ہین نہ معلوم کہ دوسرا دم آوے یا نہ آوے کھو
اچھے کھانے کپڑے کہ جسکو ہم ناقدر سمجھتے ہین کسطرح بھوگے جاوین

اب خلاصہ اسکا یہ ہوا کہ اعتبار ایکدم کا نہیں ہے بس انسان ایسا سمجھکر
اپنی عاقبت کا فکر کرے دنیا مین تھوڑے دن کی زندگی ہے اور
ہردم گذری جاتی ہے اور بعد مرنے کے زندگی قائم ہے اور ہمیشہ
رہنا ہے مگر نادان اس دنیا کی زندگی کو ایسا سمجھتا ہے کہ کبھی آخر نہوگی
اور یہ سمجھکر اس ہی دنیا کے سامان کرتا رہتا ہے اور اوسکو یہ یاد نہین
آتی کہ کبھی موت کی بھی شروع ہوگی اگر ایسا سمجھے تو توشہ وہانکے لیے
بھی تیار کرے جاہل اور کاہل اپنی عمر تجویز ہی مین کھوتے ہین اور کوئی
کام نہین کرتے ہین ایک اور مثل ہے کہ کوئی شخص کسی فقیر صاحب کے
پاس اچھی پوشاک لے گیا فقیر صاحب نے لینے سے انکار کیا اوس
شخص نے کہا کہ آپ کیون نہین لیتے فقیر صاحب نے فرمایا کہ
اس سے نہایت نقصان ہوتا ہے خدا کی ناراضگی ہوتی ہے ہمکو خاک کا
لباس درست ہے اوس شخص نے کہا کہ کہان خدا ہے اور کسنے
دیکھا ہے آپ پہنیے اور عیش کریے فقیر صاحب نے کہا کہ بھلا اگر خدا
ہووین تو کیا حال ہوگا وہ شخص لاجواب ہوا خلاصہ یہ ہوا کہ دنیا کے
عیش وآرام سے پرہیز کرنا چاہیے آخر مین یہی عیش بڑا دکھ دیوینگے
مگر اب بعضے عقلمند ایسا کہتے ہین کہ دنیا دار سے یاد الٰہی کسطرح
ہوسکتی ہے دو گھوڑے کی سواری نہین ہوسکتی دیکھیے یہ کہنا کسقدر
غلط ہے دو گھوڑے کی سواری ممکن ہے ایک بگھی یا رتھ مین دو گھوڑے
جوڑلیوے وہ سواری دو گھوڑون کی ہی تو کہلاتی ہے

ایک مثل ہے کہ کوئی مسلمان نماز پڑھتا تھا اور اوسکے پاس حلوا رکھا تھا
حلوے کو دیکھکر ایک بلّی آئی نمازی حیران ہوا کہ اگر بلّی کو مارتا ہون
تو نماز جاتی ہے اور اگر بلّی کو نہین مارتا ہون تو قوت یعنی کھانا جاتا ہے
اور بدون قوت دوسرے وقت نماز نہوسکے گی اوسوقت نمازی نے
تجویز کر کہ الحمد للہ رب العالمین بہت زور سے پڑھا بلّی بھاگ گئی کسواسطے
کہ رب العالمین مین بل نکلتا ہے بلّی نے سمجھا کہ مجھے دھمکایا ہے
بلّی بھاگ گئی اب دیکھو حکمت سے نماز بھی ادا ہوئی اور قوت بھی بچ رہا
پس انسان ست سنگ مین جاوے تو ایسی حکمت اوسکے ہاتھ آجاویگی
کہ دین دنیا دونون درست ہوجاوینگے اب یہ سوال ہے کہ کیا
خوش رہنا واسطے ایسی زندگی کے بہتر ہوگا کہ جسکا ٹھکانا نہ ایکدن نہ
ایک گھنٹہ کا نہ ایک پل ہے اور ہمیشہ کے واسطے دکھ مین گرفتار ہونا
یا یہ کہ اس زندگی مین دکھ اوٹھانا اور آیندہ واسطے ہمیشہ کی خوش رہنا
دیکھو تھوڑے دن کا دکھ سہنا اور ہمیشہ خوش رہنا ہی بہتر ہے انسان کو
چاہیے کہ موت کی ہر وقت یاد رکھے کسواسطے کہ جو یاد نہین رکھتے
اونکو فکر عاقبت نہین ہوتا اور وہ اچانک مرجاتے ہین اونکو غم بھی
بہت ہوتا ہے اور جو یاد رکھتا ہے اوسکو موت آسان ہوجاتی ہے
اور بہرحال اوسکو فکر عاقبت رہتا ہے مگر دیکھو موت سے ڈرنا نہین
چاہیے مگر یاد اوسکی بہت ضرور ہے اور جو ایسا کہتے ہین کہ ہمکو تو وقت
نہین ملتا جو ست سنگ کرین یہ بھی غلطی ہے تھوڑی ہی دیر کے سے

آہستہ آہستہ کام پورا ہو جاوے گا مثل ہے

دوہا

کرت کرت ابھیاس کے جڑمت ہوت سجان
رسری آوت جات ہے سل پر کرت دگان

دیکھو رسّی کیسی ملائم چیز ہے اور پتھر کیسا سخت ہے مگر آہستہ آہستہ کوے کی
سل پر رسّی سے غار ہو جاتا ہے انسان تکلیف نہین اوٹھایا چاہتا
ورنہ جو چاہے سو ہو سکتا ہے جو شخص ایسی آرزو رکھتے ہین کہ تکلیف تو مطلق
نہووے اور کام پورا ہو جاوے سو یہ حال ظاہر دیکھنے مین آتا ہے
کہ اب ناقلون نے صرف اتنے مین مکت مان لی ہے کہ سوا پیسے کی
شیرنی دو چار پیسے کسی برہمن سادھ کے آگے رکھے اور گورو چھپا
لے لی بس اب عمر بھر کی چھٹی ہوئی اگر اونسے کوئی کہتا ہے کہ بھائی
ست سنگ کرو تو آپ کا جواب ہے کہ ہم تو گورو چھپا لے چکے جب
گورمکھ ہوئے تب کیا کرنا رہا اب ایسے مورکھون کو کیا سمجھاوے
جو سوا پیسے مین گورمکھ بنجاتے ہین دیکھو گورمکھ ہونا بہت مشکل ہے گورمکھ
اوسکو کہتے ہین کہ جو گورو اور بھگوان کی رضا مین چلے جو کچھ برا
بھلا ہووے سب مین راضی رہے کسی بات مین دخل نہ دیوے
اپنی سمجھ کو برا سمجھے کہئے یہ بات کیسی مشکل ہے اب اگر دیکھتے ہین تو
اونکا چندان قصور نہین ہے کیونکہ اس زمانہ کے گورو بھی صرف
دو چار پیسے ہی سے راضی ہو جاتے ہین اور سمجھ لیتے ہین کہ ایک چیلا ہی

بڑھا اونکو اوسکی لگت کا کیا فکر اپنا مطلب تو خوب بنگیا اگرچہ قصور دونون
طرف ہے مگر اصل مین پہلے ہی کی بیہودگی ہے جو یہ نہین سمجھتا کہ
اپنا کام بدون اپنے کیے اور تکلیف اوٹھائے نہین ہوسکتا مگر عاقبت کا
فکر کسکو ہے دنیا مین آرام سمجھ رکھا ہے مگر یہ انسان کی سراسر غلطی ہے
کہ جو سامان دنیا مین سُکھ سمجھ رکھا ہے دنیا کا سامان کسیقدر ہوجاوے
دُکھ دور نہین ہوتا جب کہ پاس انسان کے دس روپیہ ہین سو روپیہ
والون کی حرص کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر میرے پاس سو روپیہ
ہوجاوین تو پھر کچھہ دُکھ نہیگا سب عیش میسر ہوجاوین گے مگر جب سو روپیہ
میسر ہوے تب اوسکی نظر ہزار والون پر پڑی اور اب اونکے سامان کو
دیکھکر اوسیقدر جیسا دس روپیہ کی حالت مین دُکھی تھا پھر دُکھی رہتا ہے
اب اگر ہزار ملین تو لاکھہ کی خواہش ہوے گی چاہیے کہ خواہش کا اخیر
آجاوے سو ممکن نہین پس سُکھ کے حاصل کرنے کی یہ راہ نہین
ہے آپ سُنیے سُکھ انسان کے دل مین ہے سامان مین نہین
ہے کسواسطے کہ اگر دل مین کوئی اندیشہ آجاوے تو سب
سامان موجود ہوتے ہین مگر آرام نہین آرام صرف سمجھ مین ہے دیکھیے
اول تو دنیا کی خواہشین پوری نہین ہوتین اور کاشکے پوری ہوجاوین تو
دل اور خراب ہوجاویگا عاقبت کی تو مطلق خبر نہین رہیگی کسواسطے کہ جو
بات دُکھیا کو پسند آتی ہے وہ عیاشی کو نہین آسکتی کیونکہ عیش کے
نشے مین وہ عاقبت کو کیا سمجھتا ہے مگر بات یہ ہے کہ یہ محض

غلط فہمی ہے کہ جو ایسا خیال کرتے ہین کہ بہت سے سامان سے سکھ
ہوتا ہے ایک مثل ہے کہ کہین ایک بادشاہ کی سواری بازار مین جاتی
تھی ایک فقیر صاحب راستہ مین لوٹ رہے تھے آدمیون نے آکر
کہا کہ فقیر صاحب راستہ چھوڑدو سواری آتی ہے فقیر صاحب نے پوچھا
کسکی سواری ہے اون شخصون نے کہا کہ بادشاہ کی سواری ہے فقیر صاحب
نے جواب دیا کہ ہم شاہنشاہ ہین بادشاہ ہمارا ادب کرکے ایک طرف
ہوکر چلا جاوے یہ فرمانا فقیر صاحب کا بادشاہ تک پہونچا بادشاہ
سواری سے اوترکر خود فقیر صاحب کے پاس آیا اور کہا کہ اگر آپ شاہنشاہ
ہین تو لوازمہ شاہنشاہی کا فوج اور خزانہ مجھسے زیادہ دکھلایئے فقیر صاحب
نے پوچھا کہ فوج کس کام آتی ہے بادشاہ نے جواب دیا دشمن کو مارنے کو
فقیر صاحب نے فرمایا کہ ہمارے کوئی دشمن نہین ہے فوج رکھکر کیا
کرین یہ خبرداری اور فکر تیرے ذمہ ہے پھر بادشاہ نے خزانہ کی
نسبت پوچھا فقیر صاحب نے فرمایا کہ ہمارے خرچ نہین یہ ہوشیاری
اور خوف لوٹ جانے کا تیرے ذمہ ہے انہین وجوہات سے ہم شاہنشاہ
ہین کہ کوئی فکر نہین رکھتے بادشاہ لاجواب ہوا اب دیکھو کہ
زیادتی سامان دنیا سے زیادتی فکر ہے آرام نہین سوا اسے اسکے
سامان دنیا کا انسان کو نیک راہ سے روک دیتا ہے کسواسطے کہ اوسکے
دل کا شغل ہو جاتا ہے سوا اسے اسکے خوشامدیون سے تعریف
پاتا ہے اوسی مین راضی ہو جاتا ہے پس اوسکو پھر اصل شی کے

حاصل کرنے کی آرزو نہین ہوتی مگر جو سامان کا خیال نہین کرتے وہ ہمیشہ حسب وجوے نیک راہ مین مشغول رہتے ہین دولت دنیا اسقدر بہتر ہے جسمین گذارہ ہوجاوے سواے اس سے بے فائدہ بلکہ بوجھ سمجھنا چاہیے

دوہا

صاحب اتنا مانگ ہون جامین کٹم سماے
جامین بھوکھا نا رہون سادھ نہ بھوکھا جاے

اور اوس چیز سے کبھی آرام نہ تصور کرے جسکے لینے سے دوسرون کو تکلیف پہونچے دولت سے آرام کبھی نہین ہے مگر جو اوس سے کار نیک کرے تو مفید ہے انسان کو دوسرے کیطرف نہ دیکھنا چاہیے جو اپنے تئین میسر ہووے اوسمین شاکر رہے ہزار دولتمندون سے بڑا ہے کسواسطے کہ وہ راضی رہتا ہے دولتمند حرص مین جلتے رہتے ہین پس ایسی دولتمندی کسکام کی ہوئی اب انسان کو مناسب ہوا کہ دنیا کیطرف سے دل برداشتہ ہوکر ست سنگ کرے ست سنگ سے کام کرودھ لوبھ موہ اہنکار اوسکا دور ہوگا جب مالک کیطرف پریت اور پریم بڑھیگا مالک دیال ہوگا مکت پاوے گا اب یہ کہنا بھی ضرور ہے کہ ست سنگ بڑے بھاگ سے پراپت ہوتا ہے اور ست سنگ کا اصل رنگ لگنا بہت مشکل ہے کسواسطے کہ لوگ بیدلی سے بالطمع ست سنگ کرتے ہین اور کام کرودھ وغیرہ وسکے ہین

رہتے ہین اور وقت پر چوک جاتے ہین مصرع طمع راسہ حرف است و ہر سہ
تہی ۔ ایک فقیر مسافر کے پاس تین روٹیان تھین مگر اوسکے پاس
واسطے باندھنے کے کپڑا موجود نہ تھا اور ایک مسافر تھا اوسکے پاس
کھانیکو نہ تھا مگر کپڑا موجود تھا اور مسافر نے اپنے کوست سنگی بیان کیا
فقیر نے اوس مسافر سے کہا کہ تم روٹی باندہ لو تو ایک روٹی تمکو دونگا اوس
مسافر نے روٹی باندھ لی مگر فقیر کی چوری سے اوس مسافر نے راستہ مین ایک
روٹی نکالکر کھالی جب فقیر نے روٹیان مانگین تو دو روٹیان حوالہ کین فقیر
نے کہا تین روٹی تھین مسافر بولا مین کیا جانون جو دین تھین سو موجود
ہین اس مین رد و بدل ہوئی مگر مسافر سچ نہ بولا اور فقیر نے یہ چاہا
کہ اس سے سچ کہلانا چاہیے فقیر نے دو چار کرشمہ کیے مگر مسافر نے
سچ نہ کہا آخر کو فقیر نے ایک مٹی کے تودہ کو سونا بنا دیا اور چار
حصہ کیے ایک اپنا اور ایک مسافر کا اور نسبت دو حصون کے کہا کہ جسنے
روٹی کھائی ہے یہ اوسکے ہین مسافر نے چھوٹتے ہی کہا کہ روٹی
مین نے کھائی ہے خیر مطلب فقیر کا پورا ہوا سب سونا مسافر کو دے کر
راہی ہوا وہ سونا اسقدر تھا کہ ایک آدمی سے نہین چل سکتا تھا اوسنے
تین آدمی بطور مزدور کے ایک ایک گٹھری اونکے سر پر رکھی چوتھی آپ
لی ایک مقام پر قریب وطن اوس مسافر کے جسکا مال تھا چارون
پہونچکر فروکش ہوئے ان مزدورون مین سے دو شخص واسطے
کھانا لانے کے بازار کو گئے دو وہان ٹھہرے رہے جو بازار کو

گئے اونھون نے باہم مصلحت کی کہ اون دو شخصون کو جو مقام پہ ٹھہرے ہین مار ڈالو
تو سب سونا ہم تم بانٹ لین چنانچہ حسب صلاح شیرینی مین زہر ملا کر لیتے گئے
اور یہ دو شخص جو مقام پہ بیٹھے تھے اونھون نے یہ صلاح کی کہ اون دو شخصونکو
جو بازار سے گئے ہین مار ڈالنا چاہیے کیونکہ کچھہ سونا اونھون کو دینا پڑے گا
پس دو تلوارین ریت مین دبا رکھین جسوقت دونون شخص بازار سے
آئے اور اسباب کھانے کا رکھتے تھے اوسیوقت ایک دم سے
دونون کی گردن اوڑا دی اب ان دونون نے شیرینی کھائی
جو کہ اوسمین زہر ملا تھا یہ بھی کھا کے مر گئے اب دیکھیے تو یہہ ایسا ہے
سچ ہے لالچ بری بلا ہے ایک اور مثل ہے کہ ایک شخص ست سنگ مین
جایا کرتا کچھہ عرصہ بعد اوسنے یہ آرزو کی کہ کسیطرح سرگ کو دیکھین چنانچہ
کسی سادھ نے اوسکو کہا کہ اگر فلانے روز فلانے وقت فلانی طرح سے
تو اپنے تئین جلا دے تو بیکنٹھہ پہونچ جاویگا اوس نے اقبال کیا بروز
مقرر واسطے جلنے کے روانہ ہوا اوسی درمیان مین کوئی چور ایک تھیلی
کسیکی چورا کر بھاگا آتا تھا اور چور کو یہ معلوم ہوا تھا کہ اوسکے پیچھے
آدمی بھاگے آتے ہین اوسکو خوف گرفتاری کا تھا اوسنے اوس
شخص سے جو جلنے کو جاتا تھا پوچھا کہ تم کہان جاتے ہو اوسنے کہا کہ
بھائی بیکنٹھہ کو جاتا ہون چور نے پوچھا کہ بیکنٹھ کسطرح جاؤگے اوسنے سب
حال بیان کر دیا اوسوقت چور نے تھیلی نکال کر کہا کہ سچ ہے جو بیکنٹھہ
مین ہے سو روپیہ سے یہان ہی موجود ہے لیجیے یہ تھیلی

آنکو یہان ہی ہکلینٹھہ ملا اس شخص کو روپیہ دیکھکر طمع آگئی مصرع بدہ نزد طمع دیدہ ہوشمند پہ تھیلی لے لی چور روانہ ہوا پیچھے سے آدمی بھاگے آتے تھے تھیلی اوس شخص کے پاس دیکھی چھین لی اور خوب مارا اب دیکھیے کہ لوبھہ ایسا برا ہے کہ ہکلینٹھہ تک سے پھیلا یا

دوہا

جب کرتا تھا سو نا کیو چھڈ لوبھہ کے پھند
تا ناتک ہیا رم گیا اب کیون ہووت نرانند

ایسی ہی صورت ہوہ کی ہے ایک مثل ہے کہ کوئی شخص ہکلینٹھہ کو جا یوا لا تھا اوسکے لیے بمان دیوتا لائے جب وہ بمان پر چڑھنے لگا تو اوسکو موہ آیا کہ اپنے جورو لڑکون کو لیچلون مگر دیوتاؤن نے کہا کہ صرف تمہارے واسطے ہے ہم بمان پر اور کسیکو نہ چڑھاوینگے اوس شخص نے کہا کہ اگر ہم سب بمان کے پائے سے لٹک چلین جب تو تمکو عذر نہین ہے اس باتکو دیوتاؤن نے اقبال کیا تب اوس شخص نے پایہ بمان کا پکڑا اوسکی جورو نے اوسکا پیر پکڑا لڑکے نے مان کا پیر پکڑا جب بمان اوڑا تو لڑکا مارے دہشت کے رونے لگا باپ نے کہا رو مت تجھکو لڈو دونگا لڑکا چپ نہوا بلکہ زیادہ گریہ وزاری کرنے لگا اوسوقت اوسکے باپ کو گھبراہٹ مین چندان ہوش تو رہا نہین ہاتھ سے پایہ اس نظر سے چھوڑ دیا کہ لڑکے کو ہاتھ سے دکھلاؤن کہ تجکو اتنا بڑا لڈو دونگا جو پایہ چھوڑا سب کے سب زمین پر گر پڑے

دیکھو موہ بھی بیکنٹھ سے پھیر لایا کام ایسا بلی ہے کہ رسنگی رکھہ تک کو بھر مادیا اور سارے جگت کو کھائے جاتا ہے جو الشان مغلوب کام ہے وہ جانوروں سے بدتر ہے کیونکہ یہ کام انسان کو بے ایمان بے حیا بے ادب بناتا ہے اور جیسے گھوڑا بے لگام ہوتا ہے وہی حالت کامی پرش کی ہے اور کامی وہ ہے کہ جو سوا اپنی استری کے دوسری عورت پر راغب ہوتا ہے باقی کچھہ کام کی نسبت آگے لکھا جاویگا کرودھ کا حال سنو کہ ایک فقیر اپنی کوٹی مین بیٹھے تھے کسی شخص نے اونکا امتحان کرنا چاہا کہ آیا کرودھ ہے یا نہین تو اوس شخص نے فقیر صاحب سے کہا کہ مجھکو تھوڑی آگ دو فقیر صاحب نے کہا کہ بھائی آگ میری کوٹی مین نہین ہے اور اصل مین آگ موجود بھی نہ تھی مگر اوس شخص نے پھر کہا کہ مہاراج تھوڑی سی دے دیجیے تب فقیر صاحب نے کچھہ ترش رو ہو کے کہا کہ آگ نہین ہے اس شخص نے پھر کہا کہ مہاراج دبی بھی معلوم تو ہوتی ہے اب فقیر صاحب نے اور زیادہ ترش رو ہو کر کہا کہ چلا جا کیسا آدمی ہے ہم کہتے ہین کہ آگ نہین ہے اور مانگے جاتا ہے اوس شخص نے پھر کہا کہ مہاراج دھوان تو اوٹھتا ہے تھوڑی سی دے دیجیے اب فقیر صاحب کو نہایت غصہ آیا مارنے کو دوڑے تب اوس شخص نے کہا کہ اب تو آگ جلنے لگی اب مطلب اسکا یہ ہوا کہ جو فقیر کو غصہ آگیا وہی آگ جلنے لگی پس غصہ ایسا برا ہے کہ بڑے بڑون کو آدباتا ہے اور دیکھیے غصہ پہلے اپنے کو جلاتا ہے بعدہ دوسرے کو جلاتا ہے کسواسطے

کہ غصہ آگ ہے جب دل مین پیدا ہوا منہ سے نکلا پس آگ نے اول اپنے دلکو جلایا بعدہ دوسرے کو جلاوے گا پس غصہ حرام ہے الا اگر کبھی اتفاق ضرورت غصہ کرنے کی آن پڑے تو اوسکی یہ راہ ہے کہ ایک سانپ کسی مقام پر لوگون کو بہت تکلیف دیا کرتا تھا بلکہ کاٹ کھاتا تھا ایک دن کوئی فقیر وہان آ نکلے سانپ نے اونپر بھی حملہ کیا فقیر نے سانپ سے کہا کہ تو ایسے برے کرم کسواسطے کرتا ہے سیلوان ہوجا فقیر کے کہنے سے ایسا اثر ہوا کہ سانپ اوسی وقت سے نہایت غریب ہو گیا اب یہ نوبت ہوئی کہ لڑکے اس سانپ کو گھسیٹے گھسیٹے پھرتے ہین وہ کچھ نہین کہتا بعد کچھ عرصہ کے فقیر صاحب پھر آئے سانپ سے پوچھا کہ کہو کیا حال ہے سانپ نے کہا دیکھ لیجیے جیسا حال ہے اوسوقت فقیر صاحب نے فرمایا کہ یہ ہمارا مطلب نہ تھا کہ تو اپنی دُرگت کرا دے تجھکو چاہیے تھا کہ اپنی پھنکار نہ چھوڑتا اوسوقت سے سانپ نے پھنکار شروع کر دی اب آپ بھی بچ گیا اور نہ دوسرے کو کاٹتا ہے ایسی راہ سے اگر غصہ ہووے تو چندان مضائقہ بھی نہین اب سنیے اہنکار سب سے ہی زیادہ برا ہے

شعر تکبر عزازیل را خوار کرد ✤ بزندان لعنت گرفتار کرد **مصرع**

گر بدولت برسی مست نگردی مردی ✤ دیکھو دکھ اور جفا بت کا سہارنا آسان ہے مگر سکھ اور بڑائی کا سہارنا مشکل ہے کہ سکھ مین سب بھول جاتا ہے اور مغرور ہو جاتا ہے اگر سکھ کو سنبھالے تو مرد ہے اور دکھ تو سب ہی سہارتے ہین سکھ مین اپنے دوستون سے اوسیطرح پیش آوے

جیسے اول حالت مفلسی مین پیش آتا تھا اگرچہ کام کرودھ لوبھ موہ اہنکار ویسے زبردست ہین مگر ست سنگ جو سچے دل سے کرے تو دور ہو سکتے ہین ایک مثل ہے کہ کوئی سادھ نے خوب ست سنگ کیا تھا نہایت سیلوان ہو گئے تھے کسی شخص نے اونکا امتحان لینا چاہا ایک روز اونکو واسطے کھانے کے نیوتہ دے آیا اور اپنے مکان پر آدمیون سے کہدیا کہ جب وہ فقیر آوے تو ایک آدمی دھکا دیکر ڈیوڑھی سے باہر نکالدے اور دوسرا بولا لیوے اسطرح سات بار کرنا جب صبح کو وہ فقیر آئے آدمیون نے اوسیطرح عمل کیا مگر فقیر صاحب نے کچھ نہ کہا جب دھکا دیا تب نکل گئے جب بولایا چلے آئے اوسوقت وہ شخص کہ جسنے نیوتہ دیا تھا قدمون پہ اگر گیا کہ میرا قصور معاف ہووے آپ بڑے سیلوان ہین فقیر صاحب نے فرمایا کہ اسمین میری کیا بڑائی ہے یہ تو کتے کی خاصیت ہے کہ جب لکڑی دکھاوگے چلا جاویگا جب بولاوگے چلا آوے گا اب دیکھیے کہ کیسی سیلتا اون سادھو مین تھی یہ سب ست سنگ کا اثر تھا اگر انسان سچے دل سے سادھ گورو کے بچن کا نشچے کرے تو بیشک اوسکو ست سنگ کا پھل ہووے ایک مثل ہے کہ ایک دہقانی تھا اوسکو یہ سوجھا کہ کسیکو گورو کرکے بھگوان سے ملنا چاہیے اس عرصہ مین ایک فقیر آ گئے اوسنے اپنی درخواست کی فقیر صاحب نے اوسکو دہقان سمجھکر ایک پتھر کا ٹکڑا اوٹھا کر حوالہ کیا اور کہا کہ یہی بھگوان ہے اسکو پوجا کر مگر اس سے کوئی زبردست ملے تو تو اوسے پوجیو دہقانی اوس پتھر کو پوجنے لگا ہمیشہ بڑی پریت

سے آنکھہ بند کرکر اوسکو بھوگ لگایا کرتا اسمین چوہے کھانا دیکھکر آتے اور کھانا
لیجایا کرتے جب یہہ شخص آنکھہ کھولتا تو دیکھتا کہ مہاراج ٹھاکر جی نے بھوجن کر لیا
ایکروز اتفاقیہ اوسنے چوہون کو دیکھہ لیا کہ چوہے کھانا کھاتے ہین اوسنے
اپنے دل مین کہا کہ اب پوجا چوہے کی کرنی چاہیے کسواسطے کہ چوہا
ٹھاکر جی سے زبردست ہے وہ پوجا چوہون کی کرنے لگا ایک روز
اوسنے دیکھا کہ بلی آن کر چوہے کو پکڑ لے گئی اب اوسنے بلی کو چوہے سے
زبردست دیکھا وہ بلی کو پوجنے لگا ایکروز کتے نے بلی کو مارا اب وہ
کتے کو پوجنے لگا ایکروز اوسکی جورو نے کتے کو مارا اب وہ اپنی جورو کو
پوجنے لگا مگر ایکروز اتفاقیہ اوسکو اپنی جورو پر نہایت غصہ آگیا اوسنے
جورو کو مارا اب اوسنے اپنے کو زبردست سمجھا اپنی پوجا کرنے لگا غرض
اب گھٹ کی پوجا ہونے لگی تھوڑے ہی عرصہ مین کامل ہوگیا اب دیکھیے
نشچے سے کیا پھل پیدا ہوتا ہے اب انسان اول تو نشچے نہین لاتے
اور اگر نشچے بھی کرتے ہین تو واسطے مطلب دنیا کے اور اگر کوئی اونکو
بیراگ کی بات بتاتا ہے تو جواب مین فرماتے ہین کہ ہم تو دنیا کے
چھوڑنے مین بہت راضی ہین مگر ہمکو دنیا نہین چھوڑتی واہ رے کمنا
ان شخصون کا یہ وہی مثل ہے کہ کوئی شخص اپنے گورو سے کہہ رہا تھا
کہ مہاراج دنیا نے پکڑ رکھا ہے کیا کرون کچھہ بس نہین چلتا
گورو جی اوٹھکر ایک درخت سے جا لپٹے اور کہنے لگے مجھے درخت نے
پکڑ لیا ہے چھوڑتا نہین وہ شخص دیکھکر حیران ہوا کہ خود گورو جی

نے درخت کو پکڑا ہے اور کہتے ہین درخت نے پکڑ لیا ہے اب گوروجی
کے ہادی ہوئے اور بولے کہ مہاراج درخت نے تو آپکو نہین پکڑا ہے
آپ نے درخت کو پکڑا ہے اوس وقت گوروجی بولے اے انجھہ اب
دیکھہ کہ جگت کو تو نے پکڑ رکھا ہے اور جگت نے تجکو نہین پکڑا ہے تیرا
کہنا محض غلط ہے کہ مجھے جگت نہین چھوڑتا دیکھہ تو جگت کو نہین
چھوڑتا اس سے زیادہ لطف کی اور بات سنیے کہ دیوتا کی پوجا کرنے
جاتے ہین دمڑی کے پھول چڑہاتے ہین اپنے کو بڑا پوجاری سمجھتے ہین
اور بیٹیا اور دھن مانگتے ہین اور تھوڑے ہی دن بعد کہتے ہین کہ ہم نے
تو کسی دیوتا مین کچھہ بھی شکتی نہ دیکھی +

دوہا

انتر میل جو تیرتھہ نہاوے تس بیکنٹھہ نجانا +
لوگ پتینے کچھہ نہوے ناہین رام ایانا +

کیسے ایسے شخصون کو بھگوان مل سکتا ہے بڑی مشکل یہ ہے کہ لوگ اصل مطلب کو
تو سمجھتے نہین ہین اور ایک لیک پیٹتے ہین بلکہ اسمین اپنا اور نقصان
کرتے ہین لوگ کہتے ہین کہ ہم پوجا تیرتھہ برت کرتے ہین مگر اون کے
دل کی مطلق صفائی نہین ہوتی دیکھیے جس روز اچھا سنگار دیکھین تو
کہتے ہین کہ آج چھپات مہاراج براجے ہین کیسے روز تو بڑی مورت
ہی تھی صرف سنگار کے دن مہاراج چھپات چھپات براجے تو کیسے
ایسے مورکھون کو مہاراج سے پریت ہے یا سنگار سے اگر مہاراج

سے پرپت ہوتا تو روزا وتھون کو چھپات چھپات نہ لکھتے اسلیے بعضے موقع پر
بعضے بعضے مہاتما یون نی تیرتھ برت کی نندا بھی کی ہے اور لوگ اوسے نندا
ہی سمجھتے ہین مگر اونکا اصل مطلب نندا سے نہین بلکہ یہ کہ لوگ اب تیرتھ برت
سے پھل جیسا چاہیے ویسا نہین اوٹھاتے اونکو تیرتھ برت سے کچھہ
ابھاؤ ہوجاوے اور ست سنگ مین آوین اور وہان اصل مطلب کو
سمجھین تو تیرتھ برت بھی سپھل ہووے دیکھیے کہ ٹھاکر درشن
اور پوجا سے مطلب یہ تھا کہ من انسان کا ایکاگر اور نشچل (قائم ۱۲) ہووے
چاہیے تھا کہ درشن کرکے مورت کو ہردے مین (ایکسو ۱۲) دھارتے
اور ہر وقت درشن کرتے رہتے کہ من ایک طرف قائم رہتا اب یہ بات
تو کرتے نہین مگر پوجا اور درشن کو ایک آفت سی ٹال دیتے ہین

بیت

اینچنین تسبیح کے دارد اثر	بر زبان تسبیح و در دل گاو خر

بلکہ جہان تک بنے تو نکرنے مین بہت راضی سنیے جسدن کوئی کام
دنیا کا آجاوے تو اور جسقدر کام اپنے تن کے یا دنیا کے ہین وہ
تو سب کرین اور جو گھڑی دو گھڑی پوجا کرتے تھے یا درشن کو جاتے
تھے اوسکو اوسدن چھوڑ دین اور جو کوئی پوچھے کہ یہ کیا تو جواب
دیدین کہ آج کام بہت آگیا دیکھیے تمام دن رات مین صرف گھڑی دو
گھڑی پوجا کرتے تھے اوسیقدر وقت کچھہ پھلدایک تھا سو اوسمین بھی
کسر نکالی اور دنیا کا کوئی کام نچھوڑا اب تیرتھ کا حال سنیے

تیرتھ نہانے سے یہ مطلب تھا کہ انسان تیرتھ پر جا کر کچھ دن رہیگا سادھ
مہاتماؤن کے درشن کریگا کتھا بارتا سنیگا سفر کی سختی اوٹھاویگا گھر کی ہائے
ہائے اور موہ سے چھوٹے گا بھجن کرے گا پس ایسے تیرتھ کرنے سے
بیشک من صاف ہوگا جب ست سنگ کرے گا مکت پاویگا اب لوگ
کیا کرتے ہین تیرتھ پر جا کر سیر کرتے ہین مال چکھتے ہین گھر کو اور یار
دوستون کے لیے سامان تحفہ لاتے ہین بڑے سامان سے سفر
کرتے ہین سادھ پنڈت کو لالچی پاکھنڈی کہتے ہین ایسا پن نہین کرتے
بھوکے کو کھلاتے نہین بھجن اور کتھا سننے کا تو ذکر کیا اگر شرما شرمی
تیرتھ نہانے کا جگ کرتے ہین تو دس پانچ برہمنون کو پوری ترکاری
اور بڑا شیر مارا تو رسمی شیرینی کھلادی اور یار دوست بھائی بند
سو پچاس بولائے اونکی ضیافت کرتے ہین عمدہ شیرینی مربہ اچار چٹنی
پاپڑ کھلاتے ہین اور ابھمان یہ کہ ہم تیرتھ کر آئے ہین اور ایسا بھاری
جگ کیا ہے دیکھیے یہ جگ ہوا یا ٹھگ بدیا ہوئی اب برت کا حال
سنیئے ابرت سے مطلب یہ تھا کہ اول اوسکو بھوکے رہنے کی تکلیف
معلوم ہوجاوے کہ دوسرے بھوکے کے اوپر دیا کرے اسپر ایک مثل ہے
کہ کسی اوستاد نے بادشاہ کے لڑکے کو تعلیم کیا علم اور ادب سب
سکھا دیے لڑکا بادشاہ کا علم مین حاذق ہوگیا اوستاد نے بادشاہ
سے عرض کی کہ اگر تقصیر معاف ہووے تو ایک بات اس لڑکے کو
اور سکھلادون بادشاہ نے اجازت دی اوستاد نے ایک روز

اوس لڑکے کو خوب مارا پادشاہ نے اوسکا موجب دریافت کیا تب اوستاد
نے کہا کہ اسکو پادشاہی کرنی ہے اسکو رحم ضرور چاہیے اگر یہ خود مزہ مار کا نچکھتا
تو اسکو دوسرے کے مارنے مین کبھی رحم نہ آتا نپٹ ظالم ہوتا اسواسطے
مین نے اسکو مارا ہے اب خلاصہ یہ ہوا کہ جو آپ بھوکھا رہیگا تو دوسرے
بھوکھے کا اوسکو درد آویگا دوسرے بھوکھ پیاس کی برداشت کر لیا کرے
تیسرے بعوض کھانے کے پن کرے اور چوتھا کند بھلا رکھ تھوڑا کھاوے
کہ آلکس نہ آوے تو بھجن کرے اب لوگ کیا کرتے ہین کہ روز تو بیچارون کو
دال روٹی بھی مشکل سے ملتی ہے برت کے دن پیڑے برفی دودھ ملائی
کھاتے ہین ہر روز گھر اور دکان وغیرہ کے کام سے فرصت نہین ہوتی برت
کے دن باغون کی سیر کرتے ہین شطرنج گنجفا کھیلتے ہین یا سو رہتے ہین
اب دیکھیے کہ جب پیڑے برفی آپ کھائے تو اب پن کہان سے کرین
اور جب خوب پیٹ بھرا تو بھجن کیسے ہووے شطرنج گنجفا کھیلے یا سو رہے
سو اور عذاب کمایا اور اونکا یہ سبب ہے کہ ہم برتی ہین اور جو کوئی بھوکا پیاسا
آیا تو جواب ہے کہ آج دینا نہین ہے بھلا ایسے لوگون کو کسطرح ماتا کے
درشن پراپت ہونگے مگر برتی صاحب سے پوچھیے تو یہ جواب ہے کہ
ہماری مکت مین کیا شک ہے اگر بید شاستر سچے ہین تو مین بھی سچا ہون
ایسا لکھا ہے کہ ایکادشی کے برت سے مکت حاصل ہوتی ہے پس مینے
برت کیا میری مکت ہوگی واہ صاحب کیا اچھا برت کیا ہے اور نرکھ
وغیرہ تو بچارے ہین گئے اور مکت تو آپ کے دروازہ پر آپ کے منتظر ہی

کھری ہے اب ایسے برتیون کو کوئی نرک کامی کہے تو کیا بیجا ہو سکتا ہے کہ بید
شاستر برا الزام لاتے ہین اونسے اول یہ پوچھیے کہ جو ایک ایکادشی کے دن
بھوکے مرنے اور مال کھانے سے مکت ہوتی ہے تو اور برت کیون
کرتے ہو تیرتھ جاترا کیون مارے مارے پھرتے ہو اور کتھا کیون سنتے ہو
سمجھنا اور پھر نادان بنا وہی مثل ہے کہ فلانی نے خصم کیا برا کیا نہین
اوسنے چھوڑ دیا بہت ہی برا کیا اب غور کیجیے کہ جو شاستر نے ایکادشی
کے برت سے مکت کہی ہے سو صحیح ہے غلط نہین ہے اگر بدھ کے ساتھ
ایکادشی کا برت کرے تو بیشک برت کرتے کرتے اور بھجن سمرن مین لگتے
لگتے دان پن کرتے کرتے ضرور مکت پاویگا اکثر لڑکون سے کہا کرتے ہین
کہ جہان الف بے تے پڑھے اور قابل ہوئے کیسے صرف الف بے
کے پڑھنے سے آدمی قابل ہو جاویگا مگر ہان بدون الف بے پڑھے
ہرگز قابل نہین ہو سکتا اور برت کے معنی تو یہ ہین کہ نرا ہار نرجل رہنا چاہیے
چنانچہ اب خلاف اوسکے عمل ہے اور دیکھیے اول تو کتھا بارتا مین کوئی جاتا
نہین اگر جاتا ہی تو اونگھتا ہے سو رہتا ہی ایک مثل ہے کہ کہین کتھا ہو رہی
تھی ایک شخص کتھا سنتے سنتے سو گیا کہین ایک کتے نے آنکر اوسکے منہ پر
پیشاب کر دیا جب یہ کلبلایا کتا فوراً بھاگ گیا جب کتھا ہو چکی اوسوقت
اور لوگون نے کہا کہ واہ آج کتھا مین کیا امرت کی برکھا ہوئی تو یہ شخص
جو سو گیا تھا بولا کہ حقیقت مین امرت برسا میرے منہ مین بھی امرت کی
بوندین پڑین مگر کچھ کھاری سی تھین اب دیکھیے ایسے

دونون کو اسطرح پر جارتھہ مین دخل ہووے جو پیشاب کو امرت تصور کرین مگر ہان
یہ سب جبکا اوپر ذکر ہوا ہے اونسے بہت اچھے ہین جو بالکل کچھہ نہین کرتے
بھلا اونھون نے گنگا کا تو اشنان کیا بھائی بندہی کو کھلایا کتھا مین سے گئے
تو جو سنا سو فی صحیح برت کیا دن بھر بھوکے تو رہے ہے اب جو شخص بدہ کے
ساتھہ تیرتھہ برت کرتے ہین اونکا کیا کہنا دیکھو آون شخصون کو جنھون نے
بدون کسی باشنا کے چیت سے کتھا سنی اونکو حقیقت مین امرت میسر آیا
اونکا چیت پرشن اور شدہ ہوا مالک کیطرف پریم اور پریت ادھک ہوئی
شیل سنتوکھہ دیا دھرم ست بولنا دین تا یعنی نیاز او دارتا
یعنی سخاوت پراپت ہوئی اب شیل کا گن سنیے جسکو شیل حاصل ہے وہ
ظاہر خدا کے حکم کی تعمیل کرتا ہے آپ سکھہ پاتا ہے دوسرے کو بھی دکھہ اور
عذاب سے بچاتا ہے دیکھیے ایک شخص نے زیادتی کی مثلاً گالی دی
شیل وان سنکر چپ ہو رہا اگر اوسنے عوض مین گالی دی تو اپنا
اضافہ آپ کیا پس مالک کو اپنے سر پر سمجھا دوسرے اپنے کو رنج
پہونچایا تیسرے گالی دینے والے کو بھی زیادہ عذابی کیا کسواسطے
کہ جسنے گالی دی تھی اوسنے اپنے کو زبردست سمجھا تھا وہ عوض
مین گالی کھا کر چپ نہوگا اگر کچھہ طاقت رکھتا ہوا تو شاید مار بیٹھے گا
اگر طاقت نہوئی تو اور گالیان دیگا اب اوسکے ذمہ عذاب اور زیادہ ہوا
اور اپنا بھی نہایت نقصان ہوا اکثر دون کو خبر ہوئی فساد بڑھگیا اور جو
اپنا گالی کھا کر چپ ہو رہا تو ایک گالی ہی رہی اور گالی دینے والا

خود پشیمان ہوکر معافی چاہے گا دوسرے فساد نہ بڑھانا کسی دوسرے کے
جانا اور مالک راضی رہا پس تعمیل حکم مالک ہوئی اب سنتوکھ کا حال سنئے اگرچہ
سنتوکھ سے دولت پیدا نہین ہوتی مگر جو بات دولت سے حاصل ہوتی ہے
وہی سنتوکھ سے حاصل ہوتی ہے یعنی آرام اگرچہ سنتوکھ سے دکھ
بالکل دور نہین ہوتا مگر طاقت برداشت کرنے دکھ کی حاصل ہوتی
ہے وہ سمجھتا ہے گو سب تقدیر و مالک کی مرضی سے ہوتا ہے اور مالک
کی رضا مین چلنا واجبات سے ہے پس کیون روئیے اور دیکھیے
کہ جو تقدیر کو نہین مانتے تو آپ دکھ پیدا کیا ہوگا پھر رونا کیا
اگر مالک کے یہان بے انصافی سمجھتے ہو تو بھی رونا نہین چاہ سکتا ہے
کیونکہ اگر زبردست کے خلاف مرضی عمل کیا تو وہ اور دکھ دیگا
اگر تم مالک کو نہین سمجھتے اور ایسا خیال ہے کہ جو ہوتا ہے وہ خود ہوجاتا ہے
پھر رونے سے کیا ہوگا پس سب طرح سے سنتوکھ واجب ہے
واسطے حاصل کرنے سنتوکھ کے انسان کو ایسا سمجھنا چاہیے کہ میرے
پاس کسقدر ضرورت سے زیادہ ہے اور مجھ سے زیادہ دکھی کتنے اور
ہین کوئی سنتوکھی گھوڑے پر سے گر پڑا اوسکا ہاتھ ٹوٹ گیا وہ شکر خدا کا
کرتا ہے کہ بڑی عنایت کی کہ گردن نہ ٹوٹی ورنہ جان سے جاتا رہتا کسی
سنتوکھی کا گھر جل گیا مگر اوسکے پاس دو گھر اور بھی تھے کسی شخص
نے آکر حسب رسمیات دنیا کے کہا کہ بڑا افسوس ہے کہ آپ کا گھر
جل گیا سنتوکھی کہتا ہے مجھے آپکی طرف کا افسوس ہے کہ آپ کے

ایک ہی گھر ہے میرے تو اب بھی دو اور موجود ہین حقیقت مین سنتوکھ بڑی
چیز ہے جن شخصون نے سنتوکھ کے زور سے اپنی خواہشین اس دنیا مین دبائی
ہین عاقبت مین اونکی خواہشین خدا باسانی تمام پوری کرین گے یہان بھی
آرام سے رہے وہان بھی آرام پایا ✢

دوہا

من کے ہارے ہار ہے من کے جیتے جیت ✢
پار برمھ کو پایئے من ہی کی پرتیت

جنھون نے سنتوکھ کر کے من مارا ہے اونھون نے تمام جگت کو جیتا ہے

دوہا

گودھن گج دھن باج دھن اور رتن دھن کھان
جب آوے سنتوکھ دھن سب دھن دھول سمان

ایک مثل ہے کہ کسی راجہ نے تمام دنیا کو جیتا اور اپنا نام سرب جیت رکھوایا
سب اوسکو سرب جیت کہتے تھے مگر صرف اوسکی مان اوسکو سرب جیت
نہین کہتی تھی راجہ نے اپنی مان سے پوچھا کہ تو مجھے سرب جیت کیون
نہین کہتی اوسکی مان نے جواب دیا کہ مین تجھکو سرب جیت جب کہون جب تو
فلانے فقیر کو کہ فلانی جگہ ہے اوسکو جیت آوے راجہ عجب
حیران ہوا کہ مان کیا کہتی ہے بڑے بڑے راجہ جودھا مینے
جیت لیے فقیر کا کیا جیتنا ہے مگر راجہ فقیر کی طرف روانہ ہوا دیکھتا ہے
کو ایک فقیر نہایت دبلا برے حال سے بیٹھا ہے وہان راجہ

جا کھڑا ہوا اور سوچتا ہے کہ اسکو کیا جیتون ایک آدمی میرا اسکو پکڑ لیجا سکتا ہے
فقیر نے راجہ سے پوچھا کہ تیرا یہان آنے سے کیا مطلب ہے راجہ نے
سب حال بیان کیا فقیر نے کہا کہ درحقیقت تو مجھکو جیت سکتا ہے پر
تو نے ابھی تک اپنے گھر کے دشمن کو نہین جیتا اگر اوسکو بھی جیت
لیوے تو تیری مان بھی سرب جیت تجکو کہے راجہ نے دشمن کا
حال دریافت کیا فقیر صاحب نے فرمایا کہ تیسرا من تیرا وہ دشمن ہے
کہ تجکو ایسا خراب کر رہا ہے اگر تو ایک من کو جیت لیوے تو اسطرح
ہوس کر کے بیہودہ کیون مارا مارا پھرے اوس وقت راجہ کو
گیان ہوا اور گھر لوٹ آیا اوسکی مان نے پوچھا کہ فقیر کو جیتا اوسنے
جواب دیا کہ اب تو مین نے اپنے کو جیتا ہے اوسکی مان نے اوسکو
اوسی وقت سرب جیت کہا اب دیکھیے کہ من کے جیتنے سرب جیت
ہوا واہ رے سنتو کچھ تجھ مین نہ کچھ جھگڑا ہے نہ رگڑا
ہے اور سرب جیت کرا دیتا ہے سچ ہے من جیتے جگ جیت

دوہا

سائین ست سنتو کچھ دے بھاو بھگت بسواس
صدق صبوری سانچ دے مانگے دادو داس

دوہا

جیوت ماٹی ہو رہو سائین سنمکھ ہوے
دادو پہلے مر رہو پاچھے مرے سب کوے

اب دیا کی کیفیت سنیئے جو دیا کرتا ہے وہ مالک کا پیارا ہوتا ہے آپ بھی سکھی رہتا ہے دوسرے کو بھی سکھ پہونچاتا ہے +

دوہا

دیا دھرم کا مول ہے نرک مول ابھمان +
تلسی دیا نچھوڑیئے جب لگ گھٹ مین پران +

شعر

دل بدست آور کہ حج اکبر ست	از ہزاران کعبہ یک دل بہتر ست

اس شعر کے دو معنی ہین ایک تو یہ کہ اپنے دل کو قبضہ مین کر کہ ہزارون کعبہ سے ایک دل کا بس کر لینا بہتر ہے دوسرے معنی یہ کہ دوسرے کے دل کو قبضہ مین کر یعنی دوسرے کو سکھ پہونچا اوسمین ہزارون کعبہ کی زیارت ہے دیا اوسکو کہتے ہین کہ حتی المقدور اپنے دکھ کیطرف نظر نکر کے دوسرے کو سکھ پہونچاوے اگر اوسکے تن سے دوسرے کا دکھ دور ہو سکتا ہووے تو آپکو تکلیف گوارا کرے اگر اپنی جان بھی جاوے تو بھی عذر نکرے دردمند درویش بیدرد قصائی اگر دھن سے دوسرے کا کام ہووے تو دھن سے سہایتا کرے اگر زبان سے قلم سے دعا سے دوسرے کا کام بنے اوسمین کوتاہی نکرے جیو کی رچھا سرب او پر دیا ہے اگرچہ اس کلام مین ازروے کسی مذہب کے عذر نہین ہو سکتا مگر بعضے بعضے مذہب مین جیو کا مارنا واسطے کھانے کے جائز ہے اگرچہ اس بارہ مین ہزارہا دلیل دیجا سکتی ہین مگر اپنے تیئن

جھگڑے سے کچھ مطلب نہین ہے مگر یہ از روے کل مذہب کے ثابت ہے کہ گوشت کا کھانا داخل صواب نہین ہے اور نہ فرض ہی ہے اور اکثر مذہبون کے بموجب ممنوع ہے پس یہ بہر حال بہتر ہے کہ گوشت کھانے سے پرہیز کرے کسواسطے کہ کھانے مین سواے لذت دنیا کے اور کچھ فائدہ نہین ہے اور اصل مین اول تو شے غلیظ ہے دوسرے انسان کی طبیعت کو بے رحم کرتی ہے یہ بات عیان ہے کہ جو گوشت کھاتے ہین اونکو جیو کے مارنے مین درد نہین ہوتا ہے مطلب بھی اکثر صرف واسطے تفریح طبع کے جیو ہنسا کرتے ہین اور عوض بیشک دینا ہوتا ہے ایذا رسانی بہر حال بُری ہے اسواسطے گوشت کھانے سے پرہیز فرضاً لازم آیا جب انسان مین دیا ہوگی تب سب سوکرم بن سکتے ہین ورنہ کوئی بھی نہین بن سکتا پس دیا کو دھارنا سب سے اول چاہیے اب دھرم کا حال سنیے راجہ ہریچند اجودھیا کا راجہ تھا اوسکے راج مین ست برتتا تھا ایک بار دانہ بویا جاوے سات بار پھل دوے اور دودھ گاے کے بچے کو ملتا تھا بارہ برس کی عمر سے پہلے لڑکی کی شادی ہوتی تھی پر جا پر ظلم نہ تھا سب اپنی خوشحال تھے دکھ اور تنگی کا نام نہ تھا ایک سمے راجہ کو جگت کرنیکی اچھا ہوئی چنانچہ بسواتر نے کہا کہ جگت مین کراؤنگا مگر یہ کہکر بسوامتر سرگ کو چلے گئے راجہ نے بعد بہت انتظار جگت شروع کرادیا بسوامتر کو اسکی خبر ہوئی کہ راجہ کا جگت شروع ہوگیا اون کو بہت غصہ آیا اور جو کہ

اور دیوتا اندر وغیرہ کو خوف تھا کہ راجہ ہرچند بڑا ست والا ہے یہ بھی کہ کبھی ہمارا
راج لے گا سب نے بسوامتر کو بہکایا کہ آپ جاکر راجا کا ست ڈگا دین
بسوامتر نے ایک کتے کا سروپ دھر کر ہرچند کے باغ مین پہونچکر
باغ کو اوجاڑ دیا راجہ کو خبر ہوئی راجہ مع ہمراہیون کے آیا راجہ کو آتے ہی
کتا بھاگ نکلا راجہ اور اوسکے ہمراہیون نے پیچھا کیا مگر کتا ہاتھ نہ آیا ہمراہی
سب ہار کر تھک رہے راجہ اکیلا کتے کے پیچھے چلا گیا آگے ایک
ندی آئی بسوامتر نے کتے کا سروپ بدلکر برہمن کا سروپ کر لیا اور ایک
لڑکی اور لڑکا بھی رچ لیا اور برہمن راجہ کے پاس آیا راجہ نے ڈنڈوت کی
اونھون نے اسیس دی برہمن نے راجہ سے کہا کہ راجہ یہ کنیان بارہ برس کی
ہوگئی ہے اور لڑکا بھی موجود ہے ابھی اسکی شادی کردے راجہ نے
اول کچھہ سوچ بچار کیا کہ یہان کیسے کردون مگر برہمن کی ضد دیکھکر ناچار
اوس لڑکی کا بیاہ کرایا راجہ نے لڑکی سے کہا کہ تو جو چاہے سو مانگ
لے لڑکی نے اول راجہ سے اقرار دینے کا حسب اوسکی درخواست
کے کرالیا اور پھر راجہ سے کہا کہ سب اپنا راج مجھے دے اب راجہ گھبرایا
مگر دیکھا کہ جو نہین دیتا ہون تو ست جاتا ہے راجہ نے سنکلپ کر دیا
بعد اوسکے برہمن بولا کہ مہاراج مجھے بھی کچھہ دو یہ تو آپ نے کنیان کو
دیا اب راجہ اور گھبرایا کہ اب دینے کو کیا رہا اور برہمن نے سوا من سونا
طلب کیا راجہ نے کہا کہ مجھے بیچ لے اپنا سنکلپ کر دیا اب راجہ
گھبر آیا اور آپ ساتھہ برہمن کے جانے لگا رانی اور لڑکا بھی

راجہ کا اوسکے ساتھہ ہوا راستے مین سورج نے اسقدر گرمی کی کہ جانور اور
درخت جلے جاتے تھے اور یہ تینون راجہ رانی لڑکا پیاس مین بیہوش تھے
برہمن نے پانی لاکر رانی کے آگے رکھا اور کہا کہ تو پانی پی تو جس سے
کایا رہے رانی نے کہا کہ بدون پتی کے پہلے پیے میرے پینے مین
میرا ستّ جاتا رہیگا پانی نہ پیا برہمن نے لڑکے کو پانی پینے کو کہا اوسنے
بھی ایسا ہی جواب دیا کہ جبتک ماتا پیتا نہ پیوے تب تک پانی پینا میرا
دھرم نہین ہے راجہ کے پاس پانی لے گیا راجہ نے کہا کہ جب تک
شنکلپ پورا نہوگا تبتک پانی نہین پی سکتا غرض کسی نے
پانی نہ پیا برہمن نے بنارس مین راجہ رانی اور لڑکے کو بازار مین واسطے بیچنے
کے کھڑا کر دیا اول ایک بیسیا یعنی کسبی آئی اور اوسنے رانی کو خریدنا چاہا
بلکہ دھون بھر سونا دینے کو راضی ہو گئی اوسوقت رانی نے اوسکا
حال دریافت کیا کہ تو کون ہے اوسنے جواب دیا کہ مین بیسیا ہون سب کا
دل موہ لیا کرتی ہون سنگار بہت اپنے تن کا کرتی ہون اور سدا ان
سہاگن ہون رانی کو یہ سنکر بہت کلیش ہوا اور مالک سے عرض کی
کہ ہے بھگوان اِس سے مجھے بچاے اوس وقت ایک بندر نے آنکر
بیسیا کو ایسا حیران کیا کہ وہ بھاگ گئی پھر ایک برہمن اوس رانی اور
لڑکے کو مول لیگیا اور ہرچند کو ایک سپنچ مول لے گیا قیمت مین
سوامن سونا آیا وہ برہمن کو راجہ نے شنکلپ مین دیا سپنچ نے راجہ کو
دو نوکریان بتا دین کہ ایک تو مرگھٹ پر جو مردہ آوے اوسکی بابت

سوا روپیہ اور ایک بالشت کپڑا کفن مین سے لے لیا کر اور سوریان چرا لایا کر راجہ اسیطرح کرنے لگا اب بھی بسوامتر کو صبر نہ آیا راجہ کی ستوگانی کی اور تدبیر کی آپ سانپ بنکر راجہ کے لڑکے کو جو باغ مین برہمن کی پوجا کے لیے پھول لینے جایا کرتا تھا کاٹا لڑکا مرگیا رانی لڑکے کو مرگھٹ پہ لے گئی ہرچند نے سوا روپیہ اور کپڑا طلب کیا رانی نے کہا کہ پوتر تمھارا ہی ہے راجہ نے کہا مین نہ سنونگا اپنے مالک کی اگیا بھنگ نکرونگا رانی کے پاس روپیہ نتھا راجہ نے رانی کی چادر لے لی جب لڑکے کو مرگھٹ پر رکھنے دیا خیر رانی لڑکے کو بہا کر اوسکے غم مین کسی مقام پر پڑی رہی بسوامتر نے اوس دیس کے راجہ کے یہان چوری کر کے ایک ہار موتیون کا لا اوس رانی کے گلے مین ڈالدیا رانی غم مین پڑی تھی اوسکو کچھ خبر نہوئی اور وہان بسوامتر نے راجہ سے کہا کہ تمھارا چور پکڑا ہے لیجا کر ہار رانی کے گلے مین پڑا ہوا دکھلا دیا اب رانی پر مار پڑنے لگی کوئی پرسان نہین ہے راجہ نے حکم دیا کہ اسکو معرفت سپچ کے درخت سے لٹکوا کر مار ڈالو اور یہ رانی اوسی سپچ کے پاس کہ جسکا نوکر ہرچند تھا بھیجی گئی اوس سپچ نے ہرچند کو حکم دیا کہ اسکو مار ڈال ہرچند نے رانی کو درخت سے لٹکایا اوس وقت ایک میلا تھا ہزارون کو رانی کی صورت دیکھکر رحم آتا تھا ہرچند کو مارنے سے روکنے لگے رانی نے کہا راجہ اب دیر مت کر ایسا نہوے گا کہ گنگا کے تیر تیرے ہاتھ سے میرا کال ہوتا ہے

راجہ نے تلوار اوٹھائی جو مارنے کو چاہے تھا کہ بھگوان پرگھٹ ہوئے ہاتھہ روک لیا رانی کو درخت سے اوتروایا اوسکے لڑکے کو گنگا جی نے لا سونپا جو دیکھا بسوامتر نہایت شرمندہ ہوئے اپنا کیا پایا سچ ہے

بیت

ہر کسی راہ تو خاری منہ تو گل نہی	او سزائی خار یابد تو جزائی گل بری

دوہا

جو تو کو کانٹے بووے تا کو تو تو پھول
تو کو پھول کے پھول ہین واکو ہین ترسول

جے دیو برہمن کی کتھا بھی اس دوہے کی خوب تائید کرتی ہے جے دیو برہمن نے کسی سیوک کے یہان سے کچھہ روپیہ پایا اوسے لیکر چلے راستہ مین چار چور ملے اونھون نے آپسمین صلاح کی کہ اس برہمن کو کیا کیا چاہیے کسی نے کہا کہ اسکو مار ڈالو کسی نے کہا چھوڑ دو کسی نے کچھہ کسی نے کچھہ کہا آخر مین یہ صلاح ٹھہری کہ اسکے ہاتھہ پیر کاٹ کہ اسکو غار مین ڈالدو غرض ایسا ہی کیا اور مال سب لے گئے اتفاقیہ ایک دو روز بعد اوسطرف سے راجہ کی سواری نکلی لوگون کو غار مین ایک طرح کی روشنی دکھلائی دی لوگون نے جا کر دیکھا تو دیکھتے ہین کہ ایک شخص کے ہاتھہ پیر کٹے ہوئے ہین اور باقی سر پر چمک رہا ہے راجہ خود گیا درشن کر کے جے دیو جی کو وہان سے اوٹھوا کر اپنے گھر لایا جے دیو جی

راجہ کو اوپدیش کیا کہ سادھ سیوا کر راجہ کرنے لگا جو سادھ آوے اوسکی
خوب سیوا ہووے اگر فریبی بھی سادھ کا روپ رکھکر آئے اونکی بھی سیوا
ہوا کرے ان چورون نے جنھون نے جے دیوجی کے ہاتھ پیر کاٹے تھے
مال راجہ کا سنکر سادھ کا بھیس بناکر راجہ کے یہان آئے جے دیوجی نے
اونکو پہچانا اور راجہ سے کہا کہ انکی سیوا بہت اچھی طرح سے کر راجہ نے
خوب سیوا انکی اور چورون کو رخصت کے وقت حسب فرمانے جی دیوجی
کے راجہ نے دو بہنگی بھرکر روپیہ اون چورون کے ساتھ کر دیا
راستہ میں ایک بہنگی والے نے چورون سے پوچھا کہ مہاراج راجہ نے
تمھاری سیوا اور سادھون کی نسبت بہت کی اسکا کیا سبب ہے
اون چورون نے کہا کہ ہمنے ایک وقت جے دیوجی کی جان بچائی
تھی لیکن اتنے کہتے ہی زمین پھٹ گئی اور چارون چور کھڑے کے کھڑے
سما گئے وہ کہار [illegible] ہیبت [illegible] آئے اور جے دیو اور راجہ سے یہ بات کہا جے دیو
سوچ سے اپنے ہاتھ ٹیکنے لگا ویسی ہی اونکے ہاتھ پیر درست ہوگئے اب کچھ سچ بولنا یہان کہا ہے
مگر بہت ہی مشکل ہے کوئی امیر ایک ولایت سے موافق حکم اپنے بادشاہ کے دوسری ولایت مین
گیا جس روز منزل مقصود کو پہونچا اوس روز پیشتر پہونچنے سے ہوا
بہت تند چلی کہ خوف ڈوب جانے جہاز کا تھا مگر بخیریت پہونچا
بعضے امیر اوس ولایت کے اوسکے استقبال کو آئے اور کہنے لگے کہ
آج آپکو نہایت تکلیف ہوئی ہوگی ہمکو نہایت افسوس ہے اور
کمال فکر ہو رہا تھا یہ امیر ان کلامون کو سنکر اپنے دل مین کہنے لگا

کہ یہ لوگ جھوٹھہ کہتے ہین انکو میری کیا فکر تھی اوس ولایت کے امیرون سے
اسکو ایک مکان مین فروکش کرایا امیر نوواردنے حال کرایہ مکان کا دریافت
کیا تو اوس ولایت کے امیرون سنے حسب رسمیات ظاہری ایسے کہا کہ یہ
مکان آپ کا ہی ہے اسکا کیا کرایہ ہوگا یہ امیر خاموش رہا دوسرے روز
اس امیرنے بنظر اپنے آرام کے ایک دو دیوار اوس مکان کی گروادی
جب کہ مالک مکان کو خبر پہونچی کہ امیر نے دیوارین گروادین آنکر امیر
سے حال دریافت کیا اور کہا کہ مکان آپکے رہنے کو دیا تھا نہ کہ
گرانے کو امیر نے جواب دیا کہ تم نے کل کہا تھا کہ مکان آپ کا ہی ہے
ہمنے اپنا سمجھ کے اپنے آرام کے واسطے توڑوایا ہم یہ نہین جانتے
تھے کہ تم جھوٹ بولتے تھے ایسی ہی چند باتین تواضع کی اور بھی
ہوئی تھین کہ جنکو اس امیر نے جھوٹا پایا اس امیر نے اپنے بادشاہ کو
عرضی لکھی کہ واسطے خدا کے مجھکو طلب کرلو یہان کے آدمی بہت
جھوٹے ہین دل مین کچھہ اور زبان مین کچھہ اور پھر اپنے کو شائستہ اور
سچا سمجھتے ہین اور ہم کہ جو دلمین ہوتا ہے وہی زبان پر لاتے ہین تو ہمکو وحشی
اور بیوقوف کہتے ہین اب دیکھیے سچ بولنا کتنا مشکل ہے چاہیے تو ایسا
ہی ہے اگر ایسا نہ بن پڑے تو اسقدر احتیاط تو ضرور ہی ہے کہ ایسا
کلام نہووے جسمین دوسرے کا نقصان ہوتا ہو اکثر تواضع مین
جھوٹے کلام بھی نکلتے ہین مگر دوسرے کا دل خوش ہوجاتا ہے
الا زیادتی اسکی بھی بری ہے کہ ربط جھوٹ بولنے کا ہوجاوے گا

بجائے سچ کہنے کے مبالغہ ہوجاویگا خصوصاً اسیواسطے بہت ملاقات کرنا بھی
منع ہے ناحق تواضع مین جھوٹ بولنا پڑتا ہے کسیکی مذمت کرنی ہوتی
ہے کسیکی ناحق تعریف کہنی ہوتی ہے جھوٹے اقرار کرنے پڑتے ہین
اور جھوٹ بولنا مہا پاپون کا پاپ ہے پس ست بولنا مہا اُتم ٹھہرا

بیت

راستی موجب رضای خداست	کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست

اب دنیتا کی کیفیت سُنیے کہ دنیتا انسان کو بھی پسند اور خدا کو بھی پسند
کسی معرفت کی کتاب مین ایسا تحریر ہے کہ جبرئیلؑ فرشتہ خدا کے حضور
جاتے تھے راستہ مین شیطان ملا اوسنے پوچھا حضرت کہان جاتے ہو
جبرئیلؑ نے کہا کہ خدا کے پاس جاتے ہین شیطان نے پوچھا کہ تم خدا
کے لیے کیا نذر لے چلے ہو جبرئیلؑ نے کہا کہ خدا کل کا مالک اور سب
شے اوسکی پیدا کی ہوئی ہے بھلا مین کیا چیز نذر لیجاؤن شیطان نے
کہا کہ خالی ہاتھ جانا بھی تو مناسب نہین ہے تب جبرئیلؑ نے کہا تم
بتاؤ کیا لیجاؤن شیطان نے کہا کہ نیاز یعنی دنیتا لیجاؤ نیاز خدا کے
یہان نہین ہے اس لیے یہ بطور تحفہ ہوگی کسواسطے کہ اوسکی ذات
بے نیاز کہلاتی ہے یہ نیاز اوسکو نئی چیز ہوگی جبرئیلؑ یہ سنکر
چلنے لگے شیطان نے کہا کہ میرا بھی ایک کام کرتے آنا خدا سے
میری نجات کرالاؤ جبرئیلؑ نے کہا عرض کرونگا جبرئیل خدا کے پیشگاہ
پہونچے خدا نے پوچھا اے عزیز میرے واسطے کیا لایا جبرئیلؑ نے

کہا نیاز خدا بہت راضی و خوش ہوئے اب دیکھیے کہ ظاہر ہے کہ دنیا مین بھی نیاز سے ہر کوئی خوش ہوتا ہے اور خدا کے بھی پسند

دوہا

نانک ننا ہو رہو جیسے ننّی دوب	بڑی گھاس جلجائگی دوب خوب کی خوب

دوہا

ہر جن تو ہارا بھلا جیتن دے سنسار	ہارا تو ہر سے ملے جیتا جم کے دوار

دوہا

کبیر جگ مین بیری کوئی نہین جی من سیتل ہوے
یہ آپا تو ڈار دے دیا کرے سب کوے

پس دینا ایسی نادر چیز ہے کہ دونون جہان مین پیاری ہے اور غرور حرکت شیطانی ہے جبرئیل نے درخواست شیطان کی خدا کے حضور مین عرض کی حکم ہوا کہ شیطان سے کہدو کہ اوسنے تقصیر آدم کی کی ہے اوس سے معافی حاصل کرے اوسکی نجات ہوگی یہ حال جبرئیل نے شیطان سے آکر کہا شیطان بولا کہ واہ اگر یہ مجکو کرنا ہوتا تو خدا سے نجات کی کیون درخوست کرتا دیکھیے شیطان سے دینا نہین اختیار ہوئی پس جسمین دینتا ہے وہ شخص عزیز خدا و انسان سے زب اور اوتا یعنی سخاوت کے گن سنیے

نظم

چراغونکی روشنی صبح تلک ہے ✦ دیے کی روشنی محشر تلک ہے

ایک مثل ہے کہ ایک فقیر کسی دانا کے مکان پر گیا جاکر آواز دی کہ

اسے سُوم کچھ دلا جو کہ وہ شخص سب کچھ دیتا تھا اوسنے اوس فقیر کو بھی دیا فقیر نے بعد لینے کے دعا دی کہ سُوم تیرا بھلا ہووے بعدہ فقیر ایک دوسرے کے مکان پر گیا مگر وہ شخص نہایت بخیل تھا کسیکو کچھ نہ دیتا تھا فقیر نے سوال کیا کہ سخی کچھ دلا اوسنے ایک دو گالی دیدی فقیر نے کہا کہ سخی تیرا بھلا ہو کوئی دوسرا شخص یہ حال دیکھتا تھا متعجب ہوا کہ فقیر نے سخی کو تو سُوم کہا اور سُوم کو سخی کہا اوسنے بضد فقیر سے اس بات کا بھید پوچھا فقیر نے کہا کہ جسکو تم یہان سخی دیکھتے ہو وہ اصل مین سُوم ہے کہ اپنی جمع ادھا دھند بڑھاتا ہے ایک گنا دیتا ہے دس بیس گنا پاوے گا اور جسکو تم سُوم کہتے ہو وہ اصل مین سخی ہے کسواسطے کہ جو اوسکے پاس ہے وہ سب یہان چھوڑ جاوے گا اور وہان اوسکو کچھ نہ ملے گا دیکھیے دینا کیسی اچھی چیز ہے دین دنیا دونون درست ہوتے ہین

دوہا

داتا آگے پیچھین تھاری رہی حضور	جیسے کارا راج کو بھر بھر دیت مزدور

اگر کاشتکے دینے مین نقصان بھی عائد ہووے تو بھی دینا موقوف نکرے

دوہا

پن کرتے ہوئے بھی ہان	تو بھی چھوڑے پن کے بان

مگر ہان بچار سمت دینا بہت پھل دایک ہے بعضے کو دینے سے اپنا بھی نقصان اور اوسکا بھی نقصان شرابی کے دینے مین ظاہر نقصان ہی نظر پڑتا ہے اور جو کہ بھائی بندون رشتہ دارون کو واسطے

اپنے ناموری کے دیتے ہین وہ بھی دینا نہین ہے مگر تاہم کام نیک ہے
ایک مثل ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی بندون کو دیتا رہا اوسکو عاقبت
مین کچھہ نملا آوسنے بھگوان سے عرض کیا کہ مینے تو بہت دیا ہے مجھے
کسواسطے نہین ملتا وہان سے اوسکو جواب ملا کہ تونے اپنے بھائی بندون کو
دیا کچھہ میرے بھائی بندونکو یعنی برہمن سادھ بھگت کو تو نہین دیا جو تجکو اب
عوض سے ملے تونے اپنے بھائی بندون کو واسطے اپنی ناموری کے دیا سو ناموری
کا سکھہ تونے اپنی زندگی مین بھوگ لیا اور جو تونے اونکا حق دیا تو اب
عوض کیا اگر تو میری راہ پر آونسے بھی مسلوک ہوتا تو تجکو بھی عوض ملتا
مگر اب بھی تونے ہزارون سے اچھا کیا کہ کسیکا حق نرکھا سبکدوش
ہوا بھائی بندون کا بھی حق تیرے اوپر تھا بعوض کرنے خدمت اپنے
بھائی بندون کے تو میرے روبرو تک پہونچا اب دیکھیے جو بچار بہت
دیوین اور خواہش ناموری نہوا اور دے کر غرور بھی نکرے تو اسکا
کسقدر بڑھ کر نتیجہ ہوگا دیکھو دینا اسکو کہتے ہین کہ ایک داتا تھا وہ ہمیشہ
سدابرت دیا کرتا تھا مگر دیتا تب آنکھین نیچی کرکے دیتا کسی فقیر نے یہ آ
دیکھا اوس سے سوال کیا

دوہا

اونچے چنگل دیت ہو کر کے نیچے نین	انکا سے سیکھی سیکھنا ایسی بدھ سے دین

اس داتا نے جواب دیا

دوہا

دین ہار سمر تھ سے ہوئے ہے دن رین

لوگ نام میرا کہین تا سے سیٹھ بین ✤ ✤

مگر اب لوگون کا یہ حال ہے کہ جسکے بزرگ کنگال تھے کنگالی کے سبب سے سادھ برہمن کو اپنے حوصلہ کے بموجب دیا کرتے وہ شخص اب بہت بڑا آدمی ہوگیا مگر سادھ برہمن کو اوسیقدر جتنا اوسکے بزرگ دیتے تھے دیتا تھا اور غرور کا یہ حال کہ معاذ اللہ کسی شخص نے کہا کہ تمکو ایسا چاہیے تم بڑے آدمی ہو اپنے حوصلہ کے بموجب دیا کرو اوسنے جواب دیا کہ بزرگون کی رسم نہین کاٹ سکتے اوس شخص نے کہا کہ ہان جی سچ ہے دینے مین توبڑون کی رسم اور پیدا کرنے مین اپنی رسم ٹھیک ہے آپ نے کمانے مین تو بزرگون کی رسم توڑ دی مگر دینے مین ہرگز ہرگز نہ توڑینگا ورنہ گنہگار ہوگے

دوہا

لیک لیک گاڑی چلے لیکے چلے کپوت ا

تین چہز بے لیک کی شایر سنگہ سپوت

دوہا

پر مھتا کو سب مرت ہین پر جھو کو مرتے نہ کوے

جو کوئی پر جھو کو مرے تو پر بھجو تا جیری ہوے

اب اونسے بھی بڑھ کے آسامی کا حال سنیئے کہ ایک ساہوکار نہایت سوم تھا ایک روز بہی لکھ رہا تھا اوسوقت کسی نے آنکر کچھ مانگا ساہوکار نے

کہا کہ چلو پہلے دیا سو تو اب بہیان جتنی پڑی ہین اور رات دن روپیہ کی حفاظت
کرنی پڑی ہے اب دونگا تو نہ معلوم اور کیا کرنا پڑے اوس شخص نے
جواب دیا کہ سچ ہے عقل کے سیاہ جی جو تمہارا ہووے تو دو تم تو بیشک
عزو رہے ہو تم کیسے پرایا مال دے سکتے ہو اب دیکھیے ایسے شخصونکا کیا
حال ہوگا کہ اول تو سمجھ کر ہم نہین کرتے اور پھر دلیلون سے اپنے من کو
بغیر کوڑی خرچ کیسا سمجھا لیتے ہین یہی بڑے اوستاد ہین اور حقیقت مین
ایسے ہی شخص آنکھ کے اندھے نام نین سکھ سنتے آئے ہین کہ اونھون
نے جو کچھ پایا ہے سب چھوڑ کر خالی ہاتھ سے چلے جاوینگے اور اب ایک
غریب گھسیارہ کا حال سنیے ایک راجہ کسی تیرتھ پر گیا وہان راجہ نے
بہت سا کچھ پن کیا راجہ کی فوج مین ایک گھسیارہ تھا اوسنے اپنے دل مین
کہا کہ راجہ نے تو بڑی دولت پن کی ہے مجھین بھی کچھ پن کرنا چاہیے
گھسیارے کے پاس اور تو کچھ موجود نتھا جالی اور گھر بار رکھتا تھا اوسے
بیچ آیا اور قیمت لاکر پن کردی جب راجہ تیرتھ سے لوٹا تو اوس روز دھوپ کی
نہایت تیزی تھی تمام ہمراہی گھبرائے جاتے تھے مگر اوس گھسیارہ کے
سر کے اوپر ایک ٹکڑا بدلی کا چلا آتا تھا اوسکو دھوپ نہین معلوم ہوتی تھی
اسکی راجہ تک خبر پہونچی راجہ نے گھسیارہ کو بلایا اور سب حال دریافت
کیا مگر راجہ کی سمجھ مین کچھ نہ آیا کسی پنڈت نے راجہ سے کہا کہ مہاراج اس
گھسیارہ نے تیرتھ پر بڑا پن کیا ہے اوس سبب سے بدلی اسکے سر پر
رہتی ہے راجہ کو تعجب ہوا کہ یہ گھسیارہ اور مین راجہ اور مین نے

اسقدر دان کیا ہے اس گھسیارہ نے کیا دان کیا ہوگا پنڈت نے کہا کہ مہاراج آو سنے صرف گھر یا جالی کیا ہے مگر دیکھیے کہ اسکے گھر یا جالی ہی تو سرب دھن تھا اوسنے تو سرب اپنا دان کردیا اور آپ نے اگرچہ لاکھ روپیہ پن کیے ہین مگر آپکے پاس اب بھی کرورون کی دولت موجود ہے راجہ چپ ہوگیا اب دیکھو گھسیارہ نے اپنی ہمت و حوصلہ سے بڑھکر کام کیا مگر ایسا دینا شاذ نادر ہوتا ہے اور نہایت ہمت والون کی بات ہے جو شخص دنیا داری سے مطلق واسطہ نہ رکھنا چاہے اوس سے ہوسکتا ہے اور جو سامان دنیا بھی رکھا چاہے اوسکو اس قول پر عمل چاہیے آرہ باش تیشہ مباش برما مشوی آرہ کا یہ خواص ہے کہ جب لکڑی چیرتا ہے تو برادہ دونون طرف ڈالتا ہے اور کسولہ کا یہ قاعدہ ہے کہ سب اپنی ہی طرف کھینچتا ہے اور برما سب برادہ نیچے ہی کو ڈالتا ہے دنیا دار کو آرہ کیطرح رہنا چاہیے اور فقیر سادھ کو برمے کی طرح اول تو فقیر کو مانگنا نچاہیے اور جو کوئی دیوے تو لیوے نہین اور جو لے تو رکھنا نچاہیے جو خلاف اسکے عمل کرتے ہین وہ بے شک فقیر نہین ہوسکتے مگر صورت فقیر کی ہے کچھ مطلب فقیر سادھ سے یہ نہین ہے کہ بانی جانتا ہو یا لباس رکھتا ہو نہین جسکا من سادھا ہوا ہو وسے ہان جو مکان دھاری ہین اونکا لینا اور رکھنا بشرط اس بات کے کہ جو دروازہ پر سے کوئی بھوکا نجاوے اور سادھون کی ٹہل ہوتی رہے واجب ہے وہ پر اوپکاری ہوتے ہین اور جنکا عمل خلاف اسکے ہے

اونکو دل مین سمجھ لیجیے کہ جیسے ہین ویسی ہین ہان سادھ کا یہ خاص لچھن ہی کہ اگر ملگیا تو واہ واہ اور جو نملا تو واہ واہ نندیا استت دونون سے علیحدہ سادھ کا وقت صرف یاد الٰہی مین گذرنا چاہیے اور دینا ایسا چاہیے کہ حتی المقدور دوسرا نجانے بلکہ یہ کہ داہنے ہاتھ سے دیوے اور بائین ہاتھ کو خبر نہووے اور جو کہ دینا بطور سدابرت ہوا وسکے ظاہر ہونے مین کچھ ہرج نہین ہے اگرچہ نادہند اسکو برا کہتے ہین کیونکہ دینا تو کچھ ہے نہین پس اپنی تیئن گپت دانی ٹھہراتے ہین دیکھو جو دینے والا ظاہر نہو تو پردیسی فقیر کیسے مانگے سچ ہے اس زمانہ مین دینا مشکل ہے دھن لڑکے سے بھی پیارا ہے جو دھن دیتے ہین وے بڑے سورما ہین

دوہا

تن من سے سب کوئی ملین دھن سے ملے نکو ے
جو کوئی دھن ستے ملے سو کل دُرلا ہوے ؎

دیکھیے ست سنگ سے ایسے ایسے فائدہ جو سیل سنتوکھ دیا دھرم ست کہنا دینا سخاوت جسکا اوپر بیان ہوا ہے پراپت ہوتے ہین بعضے شخص ایسے بھی مورکھ ہوتے ہین کہ ایک دو بات سنکر اپنے تیئن بڑا اتم مانتے ہین چرچا کرتے ہین ہار جیت کو بڑا سمجھتے ہین مگر رہن وکرنی تمام خیر و عافیت اب ایسے لوگون سے چپ رہنا ہی بھلا ہی مصرع جواب جاہلان باشد خموشی ؎ اور جو کہ جاہل پر غصہ کرتے ہین وہ اپنے اوپر آپ تیر چلاتے ہین کیونکہ غصہ مین اپنا ہی نقصان ہے اور جاہل دشمن ہو جاتا ہے جاہل آدمی چرچا کا طریقہ نہین سمجھتے ہین اس سے

بھی رنج پیدا ہوتا ہے ؛

دوہا

مورکھ کا مکھ بمبی نکسے بچن بھونگ ؛
تاکی اوکھد مون ہے زہر نہ بیاپے انگ

چرچا کا طریقہ یہ ہے کہ جب چرچا کرے بہت ملائمت سی کرے اور کلام حسب
کہے جب چرچا مین ملائمت ہوگی تو اگر کوئی بچن غلط بھی منہ سے نکلا ہو تب
شرمندگی نہوگا اور اپنے کلام کی پچھ نکرے اگر دوسرا صحیح کہے تو ایسا
سمجھ کر مان لے کہ ایک بات ہی سیکھی دیکھیے جب ایک ہاتھ گندہ
ہوجاوے تو دوسرا ہاتھ اوسکو صفا کرتا ہے مگر آپ بھی صفا ہو جاتا ہے
اسیطرح چرچا ہونا چاہیے اور جب تک چرچا مین ملائمت رہتی ہے اوسوقت
تک کہنا دوسرے کا سمجھ مین آتا ہے اور انسان کو یہ بھی سمجھنا ضرور
ہے کہ چھوٹی چھوٹی باتون پر بد دان کا امتحان کرنا بیجا ہے ایک
مثل ہے کہ کوئی بادشاہ ہوشیاری و واقفیت مین بہت مشہور تھا
کسی دوسرے بادشاہ نے امتحان کرنا چاہا کہ کیسا واقف و ہوشیار
ہے اوس نے اپنا وکیل بھیجا اور اِس سوال کا جواب دریافت
کیا کہ فلانے صوبہ مین فلانے علاقہ مین فلانے قصبہ کے زمیندار کا
جو جوتا ہے اوسکے کے بسوہ اور کہان پر ہین وکیل نے یہ سوال کہا
بادشاہ نے جواب مین کہا کہ میری اِنیہ ڈیوڑھی پر جو دفتری اوسکے
دروازہ پر جو محرر ہے اوس سے پوچھے تو وکیل نہایت شرمندہ ہوا

اب دیکھیے کہ بادشاہ کی ہوشیاری و واقفیت ایسی چھوٹی اور پوچ باتوں پہ منحصر ہوتی ہے اب مطلب اسکا یہ کہ بعضے جاہل ایک دو بات سنکر سوال کرتے پھرتے ہین اور ظاہر اپنے کو متقی و پرہیزگار بھی بتاتے ہین

پس گندم نما جو فروش ہین

تو ایسے شخص برابری ست سنگی کی نہین کر سکتے خواہ ست سنگی سے جواب اوس جاہل کا دیا جاوے یا نہ دیا جاوے خواہ کوئی چھوٹا موٹا عیب بھی ست سنگی مین ہووے تاہم جاہل اوسکے برابر نہین ہو سکتا مثلاً ایک پھلواری ہے اور اتفاقیہ کوئی چڑیا پھر کرکے اوسکے برابر نکلی اور وہ چونک گیا تو کیا اوسکی پھلواری جاتی رہی اور جو ست سنگی ہین اونکو سب رب سوجھا دیتی ہے خواہ مالا کنٹھی پہنے خواہ نہ پہنے بعضے مورکھ اور کاہل یہ بھی کہا کرتے ہین کہ بڑھاپے مین یاد الٰہی کرینگے اب دیکھیے کیا نادانی ہے اول تو قرار جھوٹا کسواسطے کہ اعتبار نہین کہ بڑھاپا آوے گا یا نہین دوسرے دیکھیے کہ جو وقت جوانی کا ہے ہاتھ پیر چلتے ہین ہوش حواس قائم ہین اوس وقت کو تو دنیا کے کام مین لگاتے ہین اور ضعیفی مین جب کچھ نہو سکیگا اوس وقت مین یاد الٰہی کرنے کا ارادہ رکھتے ہین اچھا وقت اپنے کام مین لاتے ہین برا وقت خدا کے نذر کرنا چاہتے ہین

	دوہا	
	انتر میل جو تیرتھ نہاوے تس سکنیٹھ بخانا +	
	لوگ تیہیں کچھ نہوے نا ہین رام اپانا	

اور بعضے مورکھہ ایسے بھی کہا کرتے ہین کہ ست سنگ تو بہت کیا پر کچھہ حاصل نہین
ہوا یہ کہنا اونکا محض غلط ہے سچّے دل سے ست سنگ نہین کیا ورنہ مہاتما
پراپت ہوتا اسمین قصور اوسیکا ہے ایک مثل ہے کہ کسی چیلے نے اپنے
گورو سے کہا کہ مہاراج مجکو ٹہل کرتے اتنی مدت ہوئی مگر کچھہ حاصل نہین ہوا
گوروجی نے کہا کہ جا وہ لوہے کا ڈبا جسمین پارس رکھا ہے اوٹھا لا چیلا
حیران ہوا کہ اگر پارس ہے تو ڈبا لوہے کا کسطرح بنا رہا ڈبا سونے کا
ہونا چاہیے تھا جب وہ ڈبا لایا گورو نے ڈبا کھولکر دیکھایا اندر اوسکے
پارس تھا مگر بیچ مین کاغذ کی تہ تھی گوروجی نے کہا اسیطرح کپٹ کی تہ
تیرے دل مین رہی ہے تجکو پراپتی کیسے ہووے اور دیکھیے کہ اکثر لوگ
یہ بھی کہدیتے ہین کہ کیا ست سنگ کرین سادھون کا تو کام گرودھ
لوبھہ موہ اہنکار گیا ہی نہین ہمارا کیا کھووین گے ونس بنس کا نام
لگا دیا کیا خوب ذرا سی بات مین اپنا پیچھا چھٹایا مگر اوسکو سوای نادانی کے
کیا سمجھا جاوے ہان مانا مگر پانچون اونگلی ایک سی نہین ہوتی دوسرے اگر ساد ھو
کیسا ہی ہووے تجھکو بہر حال نصیحت ہی کرے گا تیرے مطلب مین شک نہین

دوہا

نیلکنٹھہ کیڑا چگے مکھے براجے رام ❊
ہمکو اوگن سے کہا گن ہی سیتی کام ❊

اور ہم پوچھتے ہین کہ فقیرون کی صحبت تو اس سبب سے چھوڑی پھر حضور نے
کسکی صحبت اختیار کی ہے جواب دین گے کہ دنیاداروں کی واہ فقیر

دنیاداروں اور عیاشوں سے بھی گئے بیتے ہوئے یہ نہین سنا ہے کہ لٹا ہاتھی
بھورہ برابر اب ایسی سمجھیان اور مورکھتا انسان ہین سے جب نکلے کہ
اوسکے اوپر خوب جوتون کی مار پڑے مارے کے آگے بھوت بھاگے اِس
مثل کی اسطرح پر تشریح ہے کہ کوئی شخص شادی کرنے کو گیا اوسکی جورو
نے اول یہ اقرار کیا تھا کہ وہ خاوند کے سر پر سَو جوتے روز مارے گی
اگر کھانے منظور ہوویں تو شادی ہووے جو کہ یہ شخص مغلوب نفس تھا
جوتے کھانے کا اقبال کرلیا اب مدت تک جوتے کھاتا رہا جب بہت
لاچار ہوا اور جوتے کھانے بھاری معلوم ہوئے تو اوس نے بہ
بہانۂ تلاش روزگار باہر جانے کا ارادہ کیا جورو نے کہا جوتے کون
کھاوے گا اوسکے گھر مین ایک ٹھونٹ کسی درخت کا تھا اوسکے شوہر نے
کہا کہ جب تک مین واپس نہ آؤن تب تک اس ٹھونٹ کے مارا کر
اوسکی جورو نے مان لیا شوہر اوسکا روانہ ہوا اور اوسنے ٹھونٹ پر
جوتے مارنے شروع کیے اوس ٹھونٹ مین ایک بھوت رہتا تھا جب
جوتے پڑے تو بھوت گھبرایا اوسنے کہا یہ بڑی آفت لگی چلو کسیطرح
اسکے خاوند کو لانا چاہیے یہ بھوت اوسکے خاوند پاس پہونچا اور اوس سے
کہا کہ مین تجھکو بہت سا روپیہ لادون تو تو گھر اپنے واپس جاویگا اوسنے
اقبال کیا کہ ہان مصرع ع اے زر تو خدا نئی ولیکن بخدا + خیر چہ
جوتے کھانے پڑینگے مگر روپیہ تو ہاتھ آویگا بھوت نے اوس سے کہا
کہ مین فلانے راجہ کے لڑکے کے سر چڑھتا ہون جب تو آکے علاج

کہ مجکو اب چلا جاؤنگا تجکو راجہ سے خوب زر ہاتھ لگ جاویگا اسیطرح پر اسکا
ظہور ہوا وہ شخص روپیہ حاصل کرکے اپنے گھر واپس آیا دیکھیے اس مثل سے دو
باتین نکلتی ہین اول تو یہ کہ مار کے آگے بھوت بھاگے دوسرے یہ کہ لوگ
نفس امارہ کے ایسے مغلوب ہو جاتے ہین کہ واسطے روپیہ کے عورت کی
جوتیان کھانا بھی اقبال کرتے ہین اور یہان پر اس مثل سے اتنا مطلب ہے
کہ جب ایسے مورکھون پر بچپن کی نہایت مار پڑی تو اونکا بھوت بھاگے اور
دیکھیے بعضے مورکھ کیسے جوہر من ہین کہ ہمنے تو کوئی فقیر صاحب کمال یعنی
پہونچا ہوا نہین دیکھا جسکی صحبت کرین یہ اونکی محض غلطی ہے اونکی نظر مین
فرق ہے اونکو پہچان فقیر صاحب کمال کی نہین اور جب تک کچھ عرصہ
صحبت فقرا نکرینگے اونکو ملنا فقیر صاحب کمال کا دشوار ہے ایک مثل
ہے کہ کسی راجہ نے چاہا کہ ہنس کو دیکھون کسی عقلمند نے تجویز بتائی کہ
تو جانورون کو دانہ ڈالا کہ کبھی نہ کبھی ہنس بھی آجاوے گا راجہ نے یہی
عمل کیا ہزارون چڑیان ہر طرح کی جمع ہونے لگین جب سب طرف سے
چڑیان اوڑکر آنے لگین کسی ہنس نے بھی دیکھا اوسنے بھی ارادہ کیا
کہ جہان یہ چڑیان جاتی ہین ہم بھی ایک بار چلو مصرع کند ہمجنس با ہمجنس
پرواز وہ ہنس بھی وہان آیا مگر دانہ نہ چگا علیحدہ بیٹھا رہا راجہ کو خبر
ہوئی کہ سب چڑیان تو دانہ چگتی ہین مگر آج ایسا ایک جانور آیا ہے کہ وہ
دانہ نہین کھاتا راجہ نے حکم دیا کہ اوسکے آگے موتی ڈالو وہان موتی
ڈالے گئے ہنس اوترکر موتی چگنے لگا راجہ کی مراد پوری ہوئی آ

دیکھئے کہ جب ہزارون چریان مدت تک کھلائین تب جلتس نظر آیا اسیطرح سے انسان کو چاہیے کہ صحبت و خدمت فقرا کرتا رہے کبھی نہ کبھی فقیر کامل بھی ملجاوے سوپ یعنی چھاج بدھی رکھنا چاہیے سوپ اصل اصل مال تو اپنے مین رکھتا ہے کوڑا وغیرہ علیحدہ کرتا ہے انسان کو چاہیے کہ فقیر کے گنون پر نظر کرے عیب نہ دیکھے مگر اب انسانون کی مت چلنی کی سی ہے چلنی مال مال نیچے ڈالتی ہے بھوسی اپنے مین رکھتی ہے اسی سبب سے ست سنگ پسند نہین آتا قصور اپنا الزام دوسرے پر موقوف یہ نہین سمجھتے کہ کامل فقیر کو تم سے ملنے کی کیا غرض ہے وہ دنیادارون کو جانور سمجھتے ہین ایک مثل ہے کہ ایک بادشاہ کسی فقیر صاحب کی ملاقات کو گیا فقیر صاحب نے پیشتر مہوپنچنے بادشاہ سے ایک شخص دروازہ پر بیٹھادیا اور اوس سے کہا کہ جب بادشاہ دروازہ پر آوے تو تو روک دیجیو اور کہیو کہ مین حضرت کی اجازت سے آؤن اسیطرح عمل ہوا بادشاہ کو فقیر کے دروازہ پر رکنا بہت دشوار گذرا جب فقیر صاحب کے پاس گیا تو کہا کہ فقیر کو دربان نہین چاہیے فقیر صاحب نے جواب دیا کہ واسطے روکنے دنیا کے کتون کے ضرورت پڑتی ہے اور ایک مثل ہے کہ کسی راجہ کی لڑکی باوجود بڑی عمر کے پارچہ نہین پہنتی تھی برہنہ یعنی ننگی پھرتی تھی راجہ نے ہزارون تدبیرین کین مگر ایک علاج بھی اثر پذیر نہوا اتفاقیہ ایک روز ایک فقیر صاحب راجہ کے یہان تشریف لائے لڑکی نے دیکھتے ہی فقیر صاحب کو پوشاک پہن لی راجہ کو نہایت خوشی ہوئی اور بڑا

تعجب ہوا کہ آج اسنے خود بخود فقیر صاحب کے درشن کرتے ہی کپڑے پہن لیے لڑکی سے راجہ نے اس بات کو دریافت کرایا لڑکی نے جواب دیا کہ عورت پردہ آدمی سے کرتی ہے جانورون سے نہین کرتی اس تمام عمر مین ایک یہ فقیر مجکو آدمی نظر پڑے ہین اونسے مجکو پردا کرنا ضرور ہوا دیکھیے فقیر کی پہچان بنا نظر کسطرح ہو سکتی ہے ہیرے کو بغیر پہچان کے کسطرح پہچان سکتا ہے ایک مثل ہے کہ ایک فقیر صاحب نے اپنے چیلے کو بعد بارہ ۱۲ برس کے کچھ جاپ بتایا وہ بہت پریم سے جپتا تھا ایک روز اوسنے وہی جاپ ایک اور فقیر کے منہ سنا اور وہ فقیر اصل مین کنگال بھکاری تھا اوس چیلے نے کہا کہ گوروجی نے مجکو بعد بارہ ۱۲ برس کے یہ جاپ بتایا جسکو کنگال بھکاری بھی جانتے ہین چیلے نے یہ حال اپنے گوروجی سے کہا گوروجی نے ایک ہیرا اوٹھا کر اوسیوقت چیلے کو دیا کہ جا کر اسکو بیچ آوہ چیلا کسی ترکاری فروش کے پاس لے گیا اوسنے ہیرے کو چمکتا دیکھکر اپنے دل مین سمجھا کہ اگرچہ پتھر ہے مگر نیہ لڑکے کے لیے کھلونا ہوگا مٹھی ساگ عوض مین دینے لگا چیلے نے کہا کہ مین اپنے گوروجی سے پوچھہ آؤن جب ساگ لون گا چیلے نے آنکر یہ حال بیان کیا فقیر صاحب نے فرمایا کہ کسی اور دکان پر لیجا وہ چیلا ایک دکاندار کے پاس لے گیا اوسنے ایک پیسہ قیمت کہا اسیطرح دو چار دکانون پر لے گیا ایسی ہی قیمت ہوتی رہی اخیر کو گوروجی نے کہا کہ فلانے جوہری کے پاس لیجا جب ہیرا جوہری کے پاس پہونچا

جوہری نے لاکھون روپیہ دینے کیے اب دیکھیے ہیرے کی قدر بغیر
جوہری نہوئی اوسوقت چیلا سمجھا کہ یہ جاپ مثل ہیرے کے ہے مگر بغیر
پرکھ کے کوڑی برابر ہے اور جسکو نظر ہے تو قیمت کا شمار نہین اسیطرح
انسان مین ابھی پرکھ تو آئی نہین ہیرا کیسے پرکھے جب جوہریون کی
صحبت کرتا رہے تو پرکھ آوے ایک مثل ہے کہ ایک فقیر کامل خدا رسیدہ
تھے ایکروز کوئی راجہ واسطے اونکے درشنون کے گیا فقیر صاحب اپنے
شغل مین معروف تھے عرصہ تک راجہ کھڑا رہا جب فقیر صاحب نے
آنکھ کھولی دیکھتے ہین کہ راجہ کھڑا ہے اوسکو بٹھایا راجہ نے فقیر صاحب سے
استدعا کی کہ جو شغل آپ کرتے ہین وہ مجھے بھی بتا دیجیے کہ جس سے
مالک کے درشن ہوا کرین فقیر صاحب نے راجہ سے کہا کہ ایک تھیلی
روپیون کی منگا اور ایک صراف کو بلا لے فوراً تھیلی اور صراف حاضر ہوا
فقیر صاحب نے تھیلی مین ایک روپیہ کھوٹا ملا دیا اور صراف سے کہا
کہ روپیون کو پرکھ دے اوسنے پرکھے کھوٹا روپیہ علیحدہ کر دیا فقیر صاحب نے
پوچھا کہ تجکو نظر پرکھنے کی کتنی مدت مین آئی اوسنے جواب دیا کہ دس
پانچ برس صرافون کی دکان پر بیٹھا اور روپیہ پرکھا کیا جب یہ نظر حاصل
ہوئی فقیر صاحب نے راجہ سے کہا کہ دیکھ ایک روپیہ کی پرکھ تو دس پانچ
برس مین آئی ہے خدا کی پہچان ایک لمحہ مین چاہتے ہے راجہ شرمندہ ہوا اور
اقرار کیا کہ میری غلطی ہوئی بیشک اول صحبت ضرور ہے اور دیکھیے ایک
مور کتائی اور برہ کرکے وہسن بیٹھی ہے اجھان ذات کل وہین کا

اتنا ہوتا ہے کہ انتہا نہین یہ ابھمان بالکل ست سنگ کرنے سے روک دیتا ہے یہ نہین سمجھتے کہ ست سنگ دیگر شے ہے اور ذات کل دیگر شے ❊

دوہا

ذات نہ پوچھو سادھ کی پوچھ لیجیے گیان
مول کرو تلوار کا پڑا رہن دو میان

دوہا

ہر کو بھجے سو ہر کا ہوے	ذات پانت پوچھے نا کوے

دیکھیے راجہ جنک چھتری تھے اور بیاس جی بھگوان تھے اونھون نے سکھدیو جی کو واسطے حاصل کرنے گیان کے راجہ جنک کے پاس بھیجا اور وہان سے سکھدیو جی کو گیان پراپت ہوا نارد جی نے بھیل کو گورو کیا راجہ جدہشتر کے جگ مین گھنٹہ نہین بجا تھا سپچ بھگت کے آنے پر بجا رام چندر جی نے بھیلنی کے جوٹھے بیر کھائے اب دیکھیے ذات بڑی یا پریم بھگتی ست سنگ بڑے غور کی جگہ ہے کہ آیا برہمن بنیاد یہ پر منحصر ہے یا گن پر اگر دیہ پر منحصر ہوتا تو رام چندر جی کبھی بھیلنی کے جوٹھے بیر نہ کھاتے جگ مین کبھی سپچ کو دخل نہوتا راجہ جنک کے پاس سکھدیو جی کو کبھی نہ بھیجا جاتا اور اگست منی اگست کے پھول سے اور کوشک منی شدترن سے اور بسوامتر چنڈال سے پیدا ہوئے سب برہمن کی طرح پجتے تھے پس برہمن کے یہی معنی ہین کہ جو برھم کو جانے سو برہمن یہ گن سے نسبت رکھتی ہے اب زمانہ مین اکثر برہمنون نے برھم کا جاننا تو

یہ سمجھا ہے کہ ایک دو شلوک یاد کر لیے یا مین میکھ مکر سیکھ لیا دھن کی لالس
گائی مہاسر شیٹ برہمن اور پنڈت بن گئے اور ہزارون کو تو ٹکا ہی بر مصہ ہے
جس سے ہنڈیا کھد بد ہووے خواہ کوئی مرے یا جیے اونکو ٹکا لینے سے
کام کہیے اب اگر کوئی ایسے برہمنون کے اوپر رحم کرکے راہ دردمندی سے
اونکو فہمایش کرے یا اونکے اوگن دکھاوے تو کیا گناہ کیا مگر مہاراج ادھراج
بجاے سمجھنے کے گالیان دیتے ہین مگر عقلمند تاہم یہی سمجھتا ہے کہ برہمنون کی
گالیان گالیان نہین ہین آشیرباد ہے گرمی زیادہ ہوئی اور مینہ برسا ادھر آپکو
ٹھنڈک ملی اور ادھر بادل مین سے کدورت صاف ہوکر مطلع صفا ہوا اور
بھائی اس بات سے انحراف کرنا کہ برہمن کو ڈنڈوت نکرنا یا برہمن کو گالیان
دینی یا برہمن کی پوجا نکرنی یا برہمن کو دان ندینا اپنے دھرم سے انحراف
کرنا ہے اگر مورت پوجے مکت ہوتی ہے تو کیا برہمن جو جیتی ہے اوسکے
پوجے نرک ہوگا اگر دیوتا کا باسا مورت مین بھاونا انسار ہے تو کیا
برہمن مین کیسا ہی برا ہو نہین ہو سکتا ما سوا جو رسم ایسی ہووے کہ
جسمین ظاہر و باطن مین کوئی نقصان نظر نہ پڑے تو اوسکو ظاہرداری
مین نبھانا بہتر ہی ہوگا چھوٹے بڑے کا بدن ایک ہی ہے مگر چھوٹونکو
ادب واجب آیا پس چھتری بیش سودر کو برہمن کا ادب ضرور ہے
مگر برہمن کو بھی اتنا سوچنا ضرور ہے کہ دوسرے کی سر دھانڈ بگاڑے
بعضے شخص ایسے خیال سے کہ غریب اور محتاج اور کم عمر کے پاس جانے
اور شاگردی کرنے سے ہتک عزت ہوتی ہے ست سنگت تحصیل سے بے بہرہ

یہ نہین سمجھتے ہین کہ ✤ تونگری بدل ست نہ بمال ✤ بزرگی بعقل ست نہ بسال ✤
اب ایک اس زمانہ کے لوگون کی اور کیفیت سنیے بعضے مورکھ یہ بھی کہتے ہین
کہ ست سنگیون کو تو تکلیف مین دیکھتے ہین اور جو کوسنگی بدچلن ہین
عیش کرتے ہین یہ کہنا اونکا محض غلط ہے

بیت

دنیا کہ پراگندیش اسباب است	آرام درو ہم سبق سیماب است

اول تو یہ کہ عیش سے مراد آرام سے ہے سو دنیا کے عیاشی کو آرام کہان
چھن بھر کا آرام پھر وان دنون برسون کی تکلیف اور ست سنگی جو تن سے اگر
ظاہر مین تکلیف مین بھی ہین تو بھی دل مین خوش رہتے ہین اور آگے ہمیشہ کو
خوش رہین گے ست سنگی کو برابر کوسنگیون کے کبھی دوکھ نہین کھلتا دیکھیے
کہ جو شخص چار من کی گٹھری سر پر رکھے تو نہین چل سکتا اور جو لیجاتا ہے
تو نہایت تکلیف پاتا ہے گردن ٹوٹی جاتی ہے اور جو شخص ایک ٹھیکی
اور دس سیر کی بنا کر اپنی گردن پر رکھکر چار من کا بوجھا اوٹھاتا ہے
تو باسانی لیجاتا ہے کسواسطے کہ وہ چار من کا بوجھا سارے بدن پر
بٹ جاتا ہے گردن نہین ٹوٹتی کیونکہ سارا بوجھہ گردن پر نہین ہے
آدھی گٹھری سر پر ہے اور آدھی ٹھیکی کے اوپر جو پشت و گردن پہ
دھری ہوئی ہے اسیطرح ست سنگی اور کوسنگی کو سمجھنا چاہیے ایک
آفت ست سنگی پر آئی اب وہ آفت کی برداشت کرتا ہے اور
ست سنگ کی بھی تکلیف اوٹھاتا ہے

دوہا

بہت بھلی ہر نام سون کا یا کسو ئی دکھ
رام بنا کس کام کے دادو بہت سکھ

مگر جو کہ اوسکو سمجھ ہے بباعث اوسکے وہ آفت آفت ہی نہین معلوم ہوتی اور جنکو ست سنگ نہین ہے وہ بیشک مرے جاتے ہین اور ست سنگی کی آفت ٹل بھی جاتی ہے ایک مثل ہے کہ دو شخص چلے ایک نیک تھا دوسرا بد راستہ مین نیک آدمی کے تو کانٹا لگا اور بد آدمی کو ہزار روپیہ کی تھیلی ملی ظاہر مین تو یہی معلوم ہوا کہ واہ عجب انصاف ہے کسی فقیر کامل نے بھید اسکا کھولا کہ نیک مرد کو سولی ہونی تھی بعوض سولی کے بباعث اوسکی نیک چلنی کے کانٹا رہگیا اور بد کو بادشاہت ہونی تھی بباعث اوسکی بد چلنی کے صرف ایک ہزار روپیہ کی تھیلی رہگئی اب غور سے دیکھیے ست سنگ کتنا مفید ہے کہ جس سے پہلے نیک چلن حاصل ہوتا ہے پھر مکت میسر ہوتی ہے مگر جگت کے لوگ دھن استری گرہ کو بہت بڑا سمجھتے ہین دھن کا نفع نقصان تو اوپر بھی بہت سا کچھ بیان ہوا ہے اتنا اور سن لیجیے +

دوہرہ

بھٹیاری اور بچھمین دو نون ایک ہی ذات +
آوت تو آدر کرین جات نہ پوچھین بات

اس دولت مین دولت ہین ایک تو یہ لت ہے کہ صاف بنا پوچھے پیچھے

نرک کو لیجاتی ہے اور دوسری لت یہی ہے کہ جو مُہرگ کو لیجاتی ہے اب اختیار ہے چاہیے آگ مین پیر رکھیے چاہیے پانی مین ایک مثل ہے کہ ایک ساہوکار تمام دن رات اپنا بیوہار کیا کرتا کبھی پوتھی کتھا سُننے نہین جاتا تھا مگر سو پچاس سادھ کو اپنے مکان مین فروکش رکھتا اور سب طرح کی ٹہل کرتا کسی نے پوچھا کہ تم جو دن بھر بیوہار کرتے ہو اُسی بھجن نہین کرو جو مکت پاؤ اوسنے جواب دیا کہ اگر بھجن کرونگا تو اکیلے میری ہی مکت ہوگی جیسے مجذوب بنا ہوئی آپ بے شک مکت ہے مگر دوسرے کو کچھ نہین کیونکہ زبان بند ہے اور یہانی اب سو پچاس بھجن کر رہے ہین کہو ایک میرا بھجن اچھا یا سو پچاس کا اگر دولت ہو تو ایسی ہو

بیت

ہمیشہ برلب فوارہ این سخن جاری ست	
کہ اوج منصب بنای دون نگونساری ست	

اب استری کا حال سُنیے کہ ایک تودہ مٹی کا ہے یا ایک ڈھیر چمڑے ہڈی خون کا ہے اوسکے اوپر اپنی جان دینی یا اوسکی غلامی کرنی اور ست سنگ چھوڑنا کیسی بُری بات ہے ایک مثل ہے کہ کسی راجہ کے لڑکے کو وزیر کی لڑکی کسی اتفاق سے نظر پڑگئی وہ اوسپر عاشق ہوگیا اب ہر وقت اوسکے فراق مین گھبرایا پھرتا ہے فکر اور سوچ مین سوکھا جاتا ہے کسی سے کہتا نہین بمشکل تمام حال اوسکا دریافت ہوا راجہ کو خبر ہوئی راجہ نہایت سست ہوگیا کہ یہ بات کیسے ہوسکتی ہے منتری کی

ذات اور میری ذات ایک نہین جو شادی ہوسکے اور لڑکے کا یہ حال ہوا جاتا ہے
راجہ ہر وقت سوچ مین گرفتار ہے منتری نے راجہ کا یہ حال دیکھکر
پوچھا کہ مہاراج آپ کے اوپر کونسا ایسا بھاری فکر آیا ہے جو آپ ہر وقت
متفکر رہتے ہین راجہ نے منتری کو بہت سا ٹالا مگر منتری نے بہت ضد کی
راجہ نے حال بیان کردیا اب منتری سنکر نہایت ہی حیران ہوا اوسکو
کھانا پینا حرام ہوگیا اور ادہر دیکھتا ہے تو کوا اودھر دیکھتا ہو تو کھائی
آہستہ آہستہ اس بات کی خبر اوس لڑکی کو پہونچی لڑکی نے باپ سے کہا
کہ آپ نے اتنا سوچ ایسی ذراسی بات پر ناحق کیا آپ کیون گھبراتے ہین
بات کی بات رہ جاے مطلب کا مطلب ہوجاے سانپ مرے نہ لاٹھی
ٹوٹے لڑکی نے باپ سے کہا کہ آپ راجہ کے لڑکے کو بالفعل یہ
خبر کردیوین کہ وہ لڑکی بیمار ہوگئی ہے جب اچھی ہووے تو شادی
ہوجاوے گی اور اس لڑکی نے ایک نائی کو بلاکر سب اپنے بال مونڑوا
ڈالے اور جمال گوٹہ کا جلاب لیا سو دو سو دست آئے لڑکی کی صورت
نہایت بری ہوگئی ہڈیان دکھلائی دینے لگین اب لڑکی نے باپ سے
کہا کہ اب تم راجہ کے لڑکے کو بلالو راجہ کے لڑکے کو خبر کی گئی
کہ وہ لڑکی اب تندرست ہوئی ہے چلو بارات لے آؤ راجہ کا لڑکا
نہایت خوش ہوا اور خوب پوشاکی اور زیور پہنکر صورت بناکر چلا
اور اوس لڑکی نے یہ حکمت اور بھی کر رکھی تھی کہ جس مکان مین بیٹھی تھی
وہان ایکطرف بالون کا ڈھیر ایک طرف غلاظت کی ناند رکھوا رکھی تھی

اور سارے مکان کو غلیظ کر رکھا تھا جو راجہ کا لڑکا سامنے اوس لڑکی کے
پہونچا اوسکی صورت دیکھکر نہایت نفرت کی بلکہ ایک دم بھی نہ ٹھہرا اپنے
گھر واپس آیا اب اس لڑکی کا نام بھی نہین لیتا اب دیکھیے اس مثال سے
کیا مطلب نکلا لڑکی سے دکھایا کہ سر پر تو بالون کا ڈھیر ہے اور اندر ہڈی
اور غلیظ بھرا ہے پس ایسی شے پر جان دینی شرم کھوئی کیسی بری بات
ہے اب تم کا حال سنو کوئی ایک لوٹیرا تھا مسافرون کو لوٹ لوٹ کر
مال گھر مین لایا کرتا تھا سب کھایا کرتے ایک روز ایک فقیر چلے جاتے تھے
یہ لوٹیرا اونکو بھی لوٹنے کو گیا فقیر صاحب نے کہا کہ بھائی پہلے ایک بات
میری سن لے پھر تجھے اختیار ہے لوٹ لے اوسنے کہا کہو فقیر صاحب
نے پوچھا کہ تو کیون لوٹتا ہے اسنے جواب دیا کہ تم بچے پالنے کے
لیئے فقیر صاحب نے کہا کہ بہت خوب تو اون کھانے والون سے یہ
پوچھہ آ کہ جسوقت بھگوان کے یہان سے اس لوٹنے کی سزا
ملے گی اوسوقت تم سب اوس دکھہ کو بانٹ لوگے یا نہین یہ شخص اپنے
گھر گیا اور جاکر جورو لڑکون وغیرہ سے پوچھا سب نے کان پر ہاتھہ دھرا اور
کہا کہ ہم کیا لوٹنے گئے تھے ہم اسکا کیون دکھہ بھوگین گے یہ شخص
سنکر فقیر صاحب کے پاس آیا اور جواب سنا دیا اب فقیر صاحب نے
فرمایا کہ اے بیوش دیکھہ کہ اب کھانے کو تو سب موجود اور مار
کھانے کو تو ہی اکیلا رہا اوس شخص کو فقیر صاحب کا فرمانا اثر پذیر ہوا جانا
کہ بیشک آفت تیرے ہی گلے رہی اوسدن سے لوٹنا چھوڑ دیا

غرض اس کہنے سے یہ ہے کہ سب اپنے سکھ کے ساتھی ہین دکھ مین کوئی پاس
نہین کھڑا ہوتا اور اب ظاہر مین دیکھ لیجیے کہ عمر بھر اس کٹم کے لیے باپ
بھی کماے و محنت بھی کی بچپن بھی چھوڑ جب بڑھاپا آیا تو اب سب کو برے
لگنے لگے کوئی بات بھی نہین کرتا اور اگر کوئی متوجہ بھی ہوا تو پہلے کہتا ہے
کہ تُنے تو بڑی جان ماری کہو کیا کہو ہو اب کچھ تھوڑی بہت سُنکر روانہ ہوے
اور کہتے جاتے ہین کہ بڈھے کی تو عقل ماری گئی ہے مہا دکھ دے رکھا ہے
گھر مین سے وہ دوسرے بولے کیا کہون اِس بڈھے کے مارے تو ناک مین
دم ہے اپنی تو دن بھر بکا کرے ہے اور دوسرے کی کچھ نہین سُنتا نہ معلوم
اسکو کیا ہو گیا تیسرے بولے کہ بھائی ابھی کیا دُکھ ہے اُنکے مرے پر
خبر پڑے گی جب اِنکی کِریا کرم تیرھوین کو رُوپیہ چاہیے گا اِسکو تم بڑی ہی
ہتیا سر پر سمجھو چوتھا بول اوٹھا خیر جو ہوگا سو ہوگا پر اب یہ مرے تو ذرا ٹکا
بکنا تو جاوے گا اِسکا جینا تو اب مہا دُکھ اور پاپ کا مُول ہے کہان تک
اِسکی کھانو کھانو اور بھانو بھانو سنین اور بڈھا ہاتھ مل مل کر یہ کہتا
ہے کہ ہاے ناحق زندگی گئی اِس کٹم سے ذرا سکھ نپایا دیکھو جب یہ لڑکے
تھے تو مین دن رات اِنکی پرورش کی فکر مین رہا سب طرح سے اُنکی ٹہل خدمت
ناز برداری کرتا رہا آپ نہ کھایا اِنکو کھلایا آپ نہ پہنا اِنکو پہنایا آپ نہ سویا
اِنکو سُلایا اِنکے ساتھ مجھے بھی نادان بن جانا پڑتا تھا اِنکے جی خوش کرنیکو
واہی تباہی بکا کرتا تھا جو اِنکو ذرا سا دُکھ ہوتا تھا تو مجھکو اپنی جان تک کی
خبر نہین رہتی تھی کچھ ہوشیار ہوے تو تعلیم کرتا رہا ہزارون رنج اور تکلیف

عذاب صواب اوٹھا کر انکی شادی بیاہ کری اب یہ کسی لائق ہوئے اور وہ شخص ضعیف ہوا تو یہ گت کرتے ہین ہاے اب تو مرجانا ہی بہتر ہے کیا موت کے دفتر سے بھی میرا نام خارج ہوگیا جواب بھی نہین اوٹھا لیتی اور یہ دوہا یاد کرتا ہے

دوہا

ست دارا اور لکشمین پاپی ہی کے ہوے
سادھ سماگم ہر بھجن تلسی دُرلبھ دوے

مگر اب کیا ہوتا ہے

دوہا

سوچ کرے سو سور ما کر سوچے سو کور
کر سوچیان مکھ شام ہی سوچ کران مکھ نور

دوہا

فریدا دین گنوایا دنی سنگ دنی نچلی ساتھ
پیر کلھاڑا ماریا غافل اپنے ہاتھ

دیکھیے زندگی مین تو یہ سکھ کم کے پائے اور جو بچپا اور جاہل یہ کہتے ہین کہ یہ پہلے دیکھ سکھ کا کیا ہے سمجھا تو بن جاوینگا واہ ری سمجھ بوجھ تو یہ ڈھول

اودوالی اب پیچھے کا بھی حال سنیئے غرض کچھہ دن بعد بڈھے چل بسے اب صلاح
ہونے لگی کہ کہو اب کیا کرین ایک بولا بھائی جو کچھہ کرو سمجھکر کرنا آج کا ہی
دن نہین ہے کریا کرم تیرہوین بھی پڑی ہے دوسرے نے کہا کہ بھائی
آج سب دس پانچ روپیہ مین کر کرادو تیسرا بولا کہ اسمین تو ناک کٹی ہے غرض
آپسمین ترو بدل ہو کر جسطرح ہوا ہتیا کو مرگھٹ پر پہونچایا اب کریا کرم کرنے مین
برہمنون سے جھگڑا چلا جاتا ہے تیرھوین کو دس پانچ برہمن بلا کر پوری ترکاری
کھلا دی ایک ایک ٹکا دچھنا حوالہ کیا چلو چھٹی پائی ہان تر پن کرینکو مستعد
مفت کا پانی چاہے جتنا اوچھالین موت تو دینے مین آتی ہے اگر اپنے
نام کرنے کی صلاح ٹھہری تو برادری یا دوستونکو خوب شیرنی وغیرہ اچھے
اچھے مال کھلانے اب خوش ہوتے ہین کہ ہمنے بڑا نام کیا کہو اسمین اونکے
باواجی کو کیا پہونچا شاید ہے باواجی کے حصہ مین دو چار آنہ آجاوین
اوس سے سچنے چاب کر بھی رستہ پورا ہوگا واہ ری خدمت ساری
عمر تو ہزارون روپیہ پیدا کرکے کھلائے اور ایسے دکھہ بھوگے اب ملا
تو کیا دو چار آنہ اونگی گیا کا حال سنیئے لڑکا گیا کو گیا اور گیا کرکے واپس
آیا کسی نے پوچھا کہ گیا مین تو تمھارا بڑا روپیہ خرچ ہوا ہوگا کہا ہان بھائی
کیا کہون جی جانے ہے ہزار روپیہ لگ گیا بالکل خالی کھکل ہوگئے
اور آپ دس بیس روپیہ مین گیا کر آئے ہین سو برہمن کو تو دس بیس ٹکے
مین ہی ٹالا ہوگا وہان تو بڈھے جی نرک مین مزہ چکھیں ہین یہان بیٹے
جی نے دس بیس من کی جھوٹ کی گٹھری بہر پر رکھی اور اگر نا کہ واسطے

اور کچھ ناموری کا شوق ہوگیا تو بھائی بندون یار دوستون کی بڑی دھوم
سے ضیافت کی اب انصاف کی جگہ ہے کہ اوس شخص کو جسکی گیا ہوئی
کیا پتلے پڑا ہیچ ہے بنا مرے اپنے کسینے سرگ دیکھا ہے اور اگر کا شکے
اولاد سعادتمند ہوئی تو ہان بیشک جو مزدوری پہلے کی اوسکی اجرت
چاہے ملجاے سو اوس مین بھی شک ہی ہے پیشلی کو مس بھر پیچھے
اور آپ آگے اگر کوئی کہے کہ اسمین تو شاستر خارج ہوا جاتا ہے
نہین شاستر تو خارج نہین ہوتا مگر اونکی آنکھون پہ پردہ ضرور پڑا جاتا ہے
شاستر ہادی منازل دین و دنیا دونون کا ہے اگر باپ کو بیٹے
کے فائدہ ندکھاوے تو اوسے محبت کب ہووے اور پا مر جیو کب
کوڑی گرہ سے نکالین اور جو محبت اور پن نہین ہے تو انتظام خلق بگڑا
جاتا ہے اب انسان صرف دنیا کا لحاظ تو کرتے ہین اور روہ اصل غرض
شاستروں اور مہاتمایون کی ہے اوس سے آنکھ چھپاتے ہین اسی
سبب سے ایسے انسانون کی دین و دنیا دونون خراب ہوتی ہین اگر انسان
اپنی عاقبت کا خیال کر کر اول سبھ کرم اور بعدہ اپا شنا بدھ
کے ساتھ کرے اور نیک اعمال عمل مین لاوے تو دونون جہان مین
سرخروئی پاوے +

دوہا

بکھے جگت کے اگن سم جل سمان ست سنگ
بندرابن تت جمن کے سیتل بھو سب انگ

دوہا

سرب جیو آنند چھین بکھے بھوگ سنسار
مرگ ترشنا کی بھوم مین جل بن ہوئین خوار

سراب ۱۲

چوپائی

نرتن اونکو جانو امولا ۔ لگے نہین جن کام جھکولا
جو نہین سُدھ پرمارتھ راکھین ۔ اونکو بید پشو کہہ بھاکین
کر ببیک جو دیکھو بھائی ۔ پشو تن مین سنگھ ہے ادکھائی
پشو سمھر پیٹ بھرائی کینھا ۔ اب اچینت دکھ نکٹ نچھینا
منکھہ پیٹ بھر سب کچھ کھاوا ۔ اوسی سمے چنتا من لاوا
کھوتریت پشو تن کو جانین ۔ یا اس بدھ بھر شٹی کو مانین
چنتا چتا ایک سم بھائی ۔ ستن بھید دوا وبیچ رہائی
ستن بھید سو نا نہین جانو ۔ کام نکشٹ ستن کو مانو
چیتا جلاوے تن نرجیوا ۔ چنتا جارے من سجیوا
من راجہ منتری یہ نینا ۔ ملکہ دوا وچلاوت سینا
سو جب منتری متو کہے راجا ۔ اندھا ڈھونڈھ جہ سبھے ان کا جا
دیکھہ بھال یہ چغلی کھاوین ۔ راجا نگر ہی آگ لگاوین
جاین آپ سب تنگ جلاوین ۔ پیچھے روین موہ ہنسی دلاوین

لوچن مندری جل بھر لاوین ۔ روے روے پانی ڈھلکاوین
[چشم ۱۲ ۔ مراد از اشک ۱۲]
ان مو رکھہ کو کون جابا ۔ پھونک بھانک بھر جل برساوا
کام آدی را گن گمٹ گھیرو ۔ پانچ بھوت منھ کیو بسیرو
[پانچ کام کرودھ وغیرہ ۱۲]
مت بھرم ہوے نہین کچھ سوجھے ۔ بکھے سواد مین سار نہ بوجھے
جگ ترشنا اچھا ادھکائی ۔ نس دن چنتا چتے جلائی

دوہا

جب لگ یہ پانچون بنے تب لگ دکھی ندان
ایسے نر سے پشو بھلے جنکے لوبھ نہ مان

چوپائی

تج تو موہ بکھے کو میتا ۔ چیت پرم پد تو جگ جیتا
[پیارا ۱۲]
پھل نر تن کو اس تو پاوے ۔ سو پھل جنم ہر جن کہلاوے
جس کو کہ ہڈی کو چابے ۔ اس بدہ کا سکھہ منکھہ کماوے
[سگ ۱۲ ۔ آدمی ۱۲]
ایسی بھول بھئی دکھہ دائی ۔ جنم جنم دکھہ بھگتت بھائی
گردھب جس بس کام رہائی ۔ مکھہ پر لات کھاے پن جائی
[خر ۱۲ ۔ شہوت ۱۲ ۔ ضرب ۱۲]
اس بدہ مورکھہ مایا ہیرن ۔ کھاین تھاپ پر سر نہین پھیرین
[دولت ۱۲]
گردھب جس دھوبی کا جانو ۔ جاپر بہو بدہ بھار لدانو
[بار ۱۲]
گھر بہو سنچے لاڈی اوترائی ۔ رات سمے بہو جاڑا کھائی

اس مورکھ دھن ڈھیر ٹھورین | چلتی بار سبھی پن چھوڑین
گدھ سکھ چندن نہین مانے | راکھ دھول ہوینگی جانے
سوکر بیت پر کھے سے راکھے | امرت بھوجن وہ نہین چاکھے
اس جگ جیو سب تکھے رس راضی (غلیظ) | آنکھ میچ کرہار رت بازی

دوہا

گھگھو کو دن رات ہے رات سمے دن بھاش
ایسین مورکھ جیو کو بکھے بھوگ کیو ناش

سویا

کھان ملا اور پان ملا بہومان ملا دھن دھام رہائی
کل موٹ ملا گڈھ توپ ملا پرتھی راج ملا سینا بھو پائی
پوتر ملا اور پواتر ملا بہو متر ملا دن دن ادھکائی
بندرابن ہرنام بنا سب ہی سکھ دھور سمان کہائی

چوپائی

جیون جگ کو سپنا ہوئی | سمپت دھن سب جائن بگوئی
بیلا یا سب جگ بھرماوا | دکھ کو سکھ اگہ دکھلاوا
تراہ تراہ نر راہ نہ پاوا | ترے گن مین پھنس بھٹکا کھاوا
رج تم کی رہے بہوادھکائی | ست گن سے نہین نینہ لگائی

دوہا

کام کرودھ کو تیاگ کے لوبھ موہ کیو ناش
تب ہون کارج ناب نے جب لگ اہنگ مان کی آس

دوہا

جیسی مایا جن تجی موٹی گئی بلاے ✣
ایسے جن کے نکٹ سے سب دکھ گیو ہرائے

سوّیا پونا

کام نا تھہ کرودھ ناتھہ موہ ناتھہ لوبھ تیاگ دیوہے
روگ ناتھہ سوگ ناتھہ بھوگ ناتھہ جوگ باس لیوہے
دھن ناتھہ دھام ناتھہ متر ناتھہ سبھے ناش کیوہے
بندرابن اس کو ئی ایک جگ ماتھہ جن آیادان دیوہے

دوہا

سیل دھرم سنتو کھہ گہہ دیا دان آرام
پریم دنیتا ادھک من بنے سہج سب کام

چوپائی

اسینے کو نیچا کر مانو ✣
ست سنگ مین رچ ادھک بڑھائی
باش ماتھہ جس کرو لبھیرا
اس بدہ جگ مین کروپیانا

بندا ابجن نہ لکھہ سے آنو ✣
جگ موہ جاسے نیہ نہ لاؤ
تم منین مانو دہ کھہ میرا
دکھ لگ سے تم رہوا لگانا

من ابھمان دھرو نہین بھائی — چھن آگے کی خبر نہ پائی
تم چاہو بل نربل ہودو — رس پار اسے بل نہین جودو
ہارے من کو جیتا جائو — ہار ہار ہر نہ یہ لگانو

دوہا

ہار پڑو سرناگتی سوجھ پڑو کرتار
رضا حکم پہچان کے اوتر یو سر سے بھار

چوپائی

رج تم چھوڑ کرو ست سنگا — پاوست گن دکھ ہوے بھنگا
سادھ کی مہمان اس بتلاوین — تیرتھ چند کلپ تہ گاوین
سیون تیرتھ پاپ نباشو — چندر درس اس پاپ چراسو
کلپ نکٹ اچھا پورجائی — سادھ سنگ پھل تینون پائی
درشن سے سیتل ہو جاوے — سیوا کرت پاپ نس جاوے
بچن سنت جگ کا نا بھاشے — اچھا بیج سبھ ہوے ناشے
مایا جگ مین بندھن ڈالا — سنت دیال ہرن تت کالا
سنت گتی کا بھید نارا — اگم اگوچر الکھ اپارا
بشن آد جتنے ہین دیوا — کھیو اگادھ سنت کو بھیوا
تین دیو جنا گر ٹھانی — شیو ازتھ سہت پرمارتھ آئی
سنت کرپال نہین سوارتھ راکھا — نش کیول پرمارتھ بھاکھا

پاکھنڈ کا نہین را لکھا لیشا | نیچھہ سلگم نہین ہووے کلیشا
کلجگ ماہ جگت کے جیوا | کرین اچار نہین پاوین پیوا
چھوت اچھوت بہو کرین بچارا | چوکا ناتھا یہی ادھارا
اس نر بدھ ہین تم جانو | سانچ نہ بھاوے جھوٹھ رچانو
یون چھوات ہے سب جگ کیرا | وہی کرت مگت ماہنہ بیرا
کھو ستہتا اب ہووے کیسین | نہائے دھووے بیٹھے گدتیین
آت پت مول دیہ کا دیکھو + | بیج باڑ چام کر لیکھو
سنت دیا کر بھول چھوڑایا | ست مارگ کا بھید بتایا
پرکھ ایک چیتن درساوا | پورن کھنڈ رہت بتلاوا
بھے سے رہت بیر نہین تاکے | چنتا ہو نچے نکٹ نہ جاکے
گربھ جون سے رہے اتیتا | آدانت جاکا نہین میتا
دوسر واسم ہوا نہ ہوئی | آنند سدا ان سوگ نہین کوئی
من کے بنا کرے سب گیانا | دیہہ بنا جگ رچنا ٹھانا
بن نینن وہ درشٹا ہوئی | سرون بنا پن سروتا سوئی
سب کے نکٹ سبن سے دورا | بھیدی دیکھے سدا ان حضورا
جو اس پرکھ سرن گہہ راکھی | وہ ہین مکت پنچھے ساکھی
کارن پرکھ روپ سے نیارا | نرگن جا کو سنت پکارا
بھگت وچھل اور دینہ دیالا | ہرجن پر وہ سدا ان کرپالا
جو کچھ ہووے اوسی سے جانو | کرتا ہوا اکرتا مانو + +

چنتامن سم روپ پچھانو
پرکھ نام ست نام بکھانا
گورسے پریت سادھ کی سیوا
ٹہل کرے پتو ماتا کیری
پراپت ہین ہرکھاوے ناہین
پل پل پرجس ہرکو گائی +
سب کے لیے سبھہ اچھارا کھے
پراستری پر درشٹ نہ لاوے
استت دوسر سن ہرکھاوے
نیندا دوسر کبھی نہ بھاوے
سرت شبد مین جاے ملاوے
جو کچھ ہوے وہی بھل جانے
واہ گورو تو جب سے میتا +
گورسے اب یہ بنتی ہوئی
نیم سہت اور چیت لگائی +
اچھا پورن رکشا پاوے

جس نشچے لس پھل تم مانو
سرت شبد کا نشچہ لکھانا
تب پاوے کچھ ہرکو بھیوا
بھوکھے کو نہین درسے پھیری
کرے نہ شوچ گئے کے مانہین
ہتیہ برودھ کرے نہین بھائی
بچن کٹھور نہ مکھ سے بھاکھے
سنگ کو سنگی کو نہین بھاوے
اپنی استت سن ڈر جاوے
اپنی سنکر ودھ نہ لاوے
ہرکا گن گاوت ہرکھاوے
ہرکو دھن بادکھ آوے
جگت بکھن کو سبھے جیتا +
یا کو پاٹ کرے جو کوئی
گیان اودے تاکے ہو جائی
سیجلے سو نشچہ رام گن گاوے

دوہا

سنکشار تن امول ہین یا مین ببدھ پرکار
بندرابن درست لیو کٹھن گھور اندھیار

دوہا

بندرابن آدھین پر دیا کرو سب کوے
نام پریت اُر ہین بسے درشن سبھے ہوسے

فصل تیسری ہوئی تمام — آبِ حیات سے پر ہے جام
تن من جان کو ہے آرام — پیارے پیو آٹھو جام

بیدانت کی چرچا مین

دوہا

درپن کرکے مانہہ ہے درپن ماہین آپ
بندرابن بہار مین پورن ہو بیاپ

اب فی زمانہ اکثر بیدانت کی بھی چرچا پرمارتھیون کو اچھی معلوم ہوتی ہے اور جو اوسکے سُننے کے ادھکاری ہین اونکو گیان پراپت ہوتا ہے اب سب سے پہلے ادھکاری بیدانت کا سمجھنا چاہیے بیدانت سرون کرنے کا ادھکاری

وہ پرش ہے کہ جسکے مل یعنی پاپ اور من کی چنچلتا دور ہوگئی ہے صرف ایک شری وچار
اگیان ہے اور چار ساد ھن رکھتا ہو بیبک بیراگ کھٹ سمپت اور مموکشتا
بیبک یہ کہ ست اَست کو سمجھتا ہووے بیراگ یہ کہ برہملوک تک کے سکھون کی
اچھا نہو بلکہ نفرت ہووے کھٹ سمپت شم من کا مارنا یعنی سنکلپ بکلپ
نہ اوٹھانے دینا دم اندریون کا دمن کرنا یعنی بیشے راگ وغیرہ سے پرہیز
اپرام جگت سے بیراگ اور واسطے بیدانت شاستر سننے کے دیہہ کی کریا ہو
تتکشا دھوپ چھانہ بھوک پیاس برداشت کرسکتا ہو بلکہ یکسان سمجھتا ہووے
سردھا یعنی بیت ورحی وبچار اور یقین بیدانت مین ہونا اور سمادہان چت ٹھہر
ہووے اور مموکشتا کہ مکت کی خواہش رکھتا ہو ایسا پرش ادھکاری کہلاتا ہے
پھر بیدانت شاستر کا سرون من ندہیاسن اور تت پد توام پد کے ارتھہ کا
سودھن کرکے موکش کو پراپت ہوتا ہے چارون سادھن اور سرون وغیرہ یہ انترنگ
سادھن کہلاتے ہین اور جگ وغیرہ بہرنگ مموکشتی انترنگ سادھنون کی اچھار کھے
بہرنگ کا سادھن سادہارن کیونکہ انترنگ سادھن کا گیان مین پھل ظاہر ہے اور
انس کام بہرنگ کا پھل جو من کی سدھی کرتا ہے بہرنگ یعنی پوشیدہ ہے اور کال انتر
کیونکہ کرم کا پھل بروقت نہین ملتا اور گیان دو طرح کا ہوتا ہے ایک پروکش گیان
کہ برہم ہے اور دوسرا اپروکش گیان کہ مین برہم ہون مثلاً کسی شخص کی ٹوپی
بباعث ہوا کے سر سے اوسکے پیرون کے پاس گر پڑے اب وہ ادھر اودھر
ٹوپی کو دیکھتا ہے ٹوپی اوسکو نظر نہین آتی کسی دوسرے شخص نے کہا کہ
کیون گھبراتا ہے ٹوپی تیرے پاس ہے یہ سنکر اوس شخص کو ایسا نشچے

آیا کہ ٹوپی ہے گئی نہین اسکو پروکش گیان کہتے ہین کہ ایسی نشچے ہوئی کہ برمہہ ہے
بعدہ اوس شخص نے کہا کہ دیکھہ تیرے پیرون کے پاس ٹوپی ہے اب اوسنے ٹوپی کو
دیکھا یہ پروکش گیان ہے جب ایسی نشچے ہوئی کہ مین ہی برمہہ ہون اس مثال سے
صرف اسقدر مطلب ہی کہ معنی پروکش اور اپروکش کے بخوبی سمجھہ مین آجاوین فقط
اب اکثر لوگ یہ کہتے ہین کہ اس زمانہ مین ایسا ادھکاری کوئی نہین دیکھتا ادر بنا
ادھکار بیدانت کا سرون بکر کر تاجک گیانی ہوجاتا ہے کوئی شخص ایسین ہی کہتا
تھا کہ ایک پرم ہنس وہان آ گئے اوس شخص نے ڈنڈوت کر کر پوچھا کہ
مہاراج آپ کا نام کیا ہے اونھون نے کہا کہ اس دیہہ کا نام چیدرمن ہے
مہاراج آپ نے ایسین کہا کہ دیہہ کا نام چیدرمن ہے آپ نے اپنا ہی نام کیون
نہ کہا پرم ہنس بولے کہ نام دیہہ کا ہوتا ہے چیتن کا نہین پھر اوسنے پوچھا
کہ آپ کون ہین جواب دیا کہ برمہہ مہاراج آپ برمہہ ہین تو اور سب کیا ہے پرم ہنس
بولے کہ جو درشٹ مان ہے سو جگت ہی متھیا ہے انہو ابھاس ہے اور
یہ بھی ہے کہ سرب یعنی سب برمہہ ہے کیون مہاراج سرب برمہہ ہے تو تم پیچ کے
ساتھہ کیون نہین کھاتے اور بجاے روٹی کے اوپلا کیون نہین کھا لیتے اور جو
آپکو کوئی برا بچن کہے اور مارے تو کیون غصہ کرتے ہو اور مارنے کو دوڑتے ہو
اور جب کوئی دکھہ آتا ہے تو کیون ہاے ہاے کرتے ہو اور جو آپ برمہہ
گیانی ہو تو کیون بھوجنون کی تلاش مین پھرتے ہو آپ مین اتنی بھی شکت
یعنی طاقت نہین کہ بھوجن نکرو یا بھوجن اپنے پاس منگالو ہمنے تو بیاس آدک ہنگ
آدک کو گیانی سنا ہے کہ جنکو ایسی سامرتھہ تھی کہ چاہین یہ ہمتی کو لوٹ دین

اور یہ سامرتھہ تھی کہ اپنا پیر آگ میں رکھدین اور نہ کچھہ نقصان ہووے جڈبھرت جی کو گیانی سنا ہے
کہ جیسے پالکی اوٹھوائی گئی اور اونھون نے کچھہ نہ کہا اور گیانی انترجامی ہوتے ہین
اور مہاراج جب گیان ہوا تو پھر جگت نہین بھاشنا چاہیے نہ معلوم آپکا گیان کیسا ہے
اور آپ کیسے گیانی ہین اور آپ برہمہ کسطرح ہین اور آپ کا بیبیک اور بیراگ اور
گمت سمپت کس بھانت کے ہین مہاراج ہم تو بھگوان کے داس ہین جیو ہین
دُکھی سُکھی بھی ہوتے ہین ناسامرتھہ ہین مالک سے رچھا مانگتے ہین اور اوسکی
مایا کا کچھہ انت نہین بڑے بڑے دیوتا اوسکا انت نہ پا سکے سو جیو کی کیا گنتی ہے
ہم تو صرف اوسکی سیوا کرتے ہین جیسے پہلے بڑے بڑے رکھیشر منیشر کرتے آئے ہین
اور جو بھگوان نے بھاگوت اور گیتا مین کہا ہے اوسکے بموجب عمل کرتے ہین
سُرگ بھوگنے کی اچھا رکھتے ہین پرم ہنس کہتے ہین بھائی جو تو برہمہ ایشر جیو
اور وید کا سروپ سمجھہ لے تو تیرے سب سوالون کا جواب آجایگا اور جو تو یہہ نہ سمجھا
چاہے تو ہمارا پیچھا چھوڑ دے پر ایک درشٹانت تو سُن ہی لے ایک کوئے مین
مینڈہک رہتا تھا کسی اتفاق سے ایک ہنس اوس کوئے کے اوپر آبیٹھا مینڈہک
نے پوچھا تم کون ہو اور کہان سے آئے ہو ہنس نے کہا مین ہنس ہون اور سمندر سے
آیا ہون مینڈہک نے پوچھا کہ سمندر کتنا بڑا ہوتا ہے ہنس نے کہا کہ بہت بڑا ہوتا ہے
مینڈہک نے ایک چھلانگ ماری کہ اتنا بڑا ہوتا ہے ہنس نے کہا بہت بڑا ہوتا ہے
مینڈہک نے پھر دوسری چھلانگ ماری کہ اتنا بڑا ہوتا ہے پھر ہنس نے کہا
کہ بہت بڑا ہوتا ہے مینڈہک نے جھنجھلا کر تیسری چھلانگ ماری اور کہا کہ
اس سے کیا بڑا ہوگا تو جھوٹا ہے ہنس بیچارا چپ ہو رہا سو بھائی جنتک

تم سب پر کرپا نہ سن لوگے تبتک تمہارا سندیہ دور نہوگا وہ شخص غصہ کہا کر بولا کہ خوب آپ
نے ہمکو تو بیٹھک بنایا اور آپ ہنس سنے خیر آپ اپنی کہہ لیجیے مگر آپ اپنے برہم ایشر جیو
ودیہ کا بھی حال تو کہیے پرم ہنس نے کہا کہ سدہ چیتن کو برہم کہتے ہین اوسی چیتن
مایا شبل کو ایشر کہتے ہین اوسی چیتن ابدیا سہت کو جیو کہتے ہین اور ودیہ جدہ ہے
مع ابدیا
متھیا ہے انہونی دکھتی ہے جیسے سپن کی سرشٹ ہی سدہ چیتن کا سروپ
ست چت آنند روپ ہے پورن ہے اور جتنے اوسی برہم چیتن کے انس کا ابدیا
مین ابھاش ہے اوتنے چیتن کو کوٹست کہتے ہین اور مایا اور مایا مین چیتن کا ابھاس
اور چیتن ایشر ہے اور ابدیا اور ابدیا مین چیتن کا ابھاش اور کوٹست جیو ہے
اگر کوٹست کا ابھاش بدھی مین جو ابدیا کا کارج ہے کہا جاوے تو پیر اگ
جیو کی جو سکھوپتی مین ہوتا ہے ہان ہوگی کیونکہ سکھوپتی مین بدھی کا ابھاو
ہوتا ہے برہم اکرتا ہے ایشر کرتا ہے سرب سامرتھ وان ہے مایا اوسکی اگیا کاری ہے
جیو بھوگتا ہے ابدیا کے بس ہے جیو کے سروپ مین جو ابھاش انس ہے شوبھ
پاپ کرے ہے اور اوسکے پھل بھوگے ہے اور ایشر مین جو ابھاش انس ہے
شو پھل دیوے ہے اور دونون مین جو چیتن انس ہے سو ایک ہی ہے ایشر
نت مکت ہے کیونکہ شدہ ستوگن مین ابھاش اور چیتن ایشر ہے اور رجوگن تموگن
پردہان ستوگن مین ابھاش جیو کا سروپ ہے چیتن بیاپک ہے اور بیاپک
اوسے کہتے ہین جسکا انتہا کسی مقام سے نہ ہو اور وہ سارے ہووے اگرچہ
کال دشا وغیرہ بھی بیاپک کہلاتے ہین مگر اونکا انتہا ہے اصل مین صرف چیتن ہی
بیاپک ہے کہ جسکا انتہا نہین ہے اب دیکھو ہنس نے اپنے کو برہم بتایا ہے

جیو ایشر اور وہ یہہ نہین کہا دکھہ سکھہ کھانا پینا مارنا پیٹنا نام فوات وغیرہ دھرم یہہ کا ہے سو دیہون کی بیوہار مایا کرت علیحدہ علیحدہ ہین مایا کے بیوہار میٹنے سے گیانی نہین ہوتا ہے ایسے شیخ کے ساتھہ کھانے مین یا آپلے کھانے مین گیان نہین ہے جو اس یہہ سے لیے کھانا مقرر ہے اور جسکے ساتھہ بیوہار سناتن سے چلا آیا ہے وہی یہہ انگی کار کرے ہے اور جو شیخ کے ساتھہ کھانے ہی مین موکش ہے تو ایک شیخ کے ساتھہ اوسکے بھائی بند کیا نہین کھاتے اونکو بھی گیانی سمجھو اور کیا آپلا کسی جیو کا کھا تا نہین ہے دیمک آپلے کو کھا جاتی ہے تو دیمک ہی کو گیانی جانو اور گالی مار کھاکے چپ رہنے ہی سے گیانی ہوتا ہے تو بیل دن بھر گالی اور مار کھاتے ہین اور کچھہ نہین بولتے اور نہ مارتے ہین تو اونکو ہی گیانی جانو اور جو تم نے کہا کہ جب سرب برہمہ ہے تو پھر بھید کرنا کیا بھائی جب سرب برہمہ کہا تو شیخ کے ساتھہ نہ کھانا اور آپلے کو نہ کھانا کچھہ ادہر ہوا مہر شیخ کے ساتھہ نہ کھانا بھی برہمہ ہی تو ہے کیونکہ مین نے سرب کو برہمہ کہا ہے ایک ویدانت بھی سن لو ایک گیانی تھے وہ اپنے چیلے کو بیدانت پڑھایا کرتے تھے اوسمین جیو برہمہ کی ایکتا آئی چیلے نے پوچھا کہ مہاراج مین بھی برہمہ ہون گورو نے کہا ہان جیتین ماتر مین کچھہ بھید نہین تھوڑی دیر بعد گورو نے پانی مانگا تو چیلے نے جواب دیا کہ مین تو برہمہ ہون برہمہ پانی کیسے لاوے جب گورو نے کہا کہ تب مین کون ہون اور پانی لانا اور پانی پینا اور گورو ہونا اور چیلا ہونا کسکا دھرم ہے اب چیلا چپ ہوا اب شکتی سامرتھہ کی بات سن کہ شکت وغیرہ ایشر مین ہے سو مین نے اپنے کو ایشر نہین کہا اب شکتی سے اور مجھسے کیا واسطہ بلکہ ہم تو یہ کہتے ہین کہ مایا مجھتیا ہے اوسکے انت پانے کی تلاش

بے فائدہ ہے اسواسطے رچنا کی آدوانت وغیرہ کا بچارنا چنداں مطلب کی بات نہین
اور جو تو نے گیانی شکست وان سنانے اسکا بھید سن کہ گیانی دو طرح کے ہوتے
ہین ایک جنجان جوگی اور ایک جگت جوگی اور جنجان دو طرح کے ہوتے ہین کوئی
پرالبدہ آدھک رکھتے ہین کوئی پرالبدہ نیون رکھتے ہین اور جگت جوگی ایشر کے
اوتار ہوتے ہین سو مینے اپنے کو ایشر کا اوتار نہین کہا اسواسطے بیاس آدک
سے اور مجھسے کچھ نسبت نہین اور جنک آدک سے اور مجھسے پرالبدہ کا بھید ہے
اونکی پرالبدہ بڑی تھی وہ ایشرج وان تھے میری پرالبدہ چھوٹی ہے اتنا ایشرج
نہین پر گیان مین میرے اور جنک آدک کے کچھ بھید نہین ہے اگر تم پوچھو کہ جنک
آدک کی ایسی پرالبدہ کیسے ہوئی اسکا حال سنو کہ پہلی کرم اوپاشنا رہی نس کام
ہوئی کسیکی نس کام بھی ہوئی اور کچھ سکام بھی ہوئی نس کام کے بل سے گیان
پراپت ہوا اور سکام نے ایشرج دیا اور کچھ شکتی بھی دی فقط اور سنو کہ گیانی سے
جگت کا ابھاو ہے ایشرج کو متھیا سمجھتا ہے پھر ایشرج بڑا ہوا تو کیا اور چھوٹا ہوا تو کیا
بلکہ تھوڑے ایشرج مین جیون مکتی کا پھل ادھک ہی یا زیادہ کم ہوتی ہے اور تمنے کہا
کہ بیراگ جیسا کہا ہے ویسا کسی مین نہین دیکھتا تمسے پوچھتے ہین کہ ہم نے تم سے
کون سا دھن سمپت مانگی ہے جس سے تم نے جانا کہ بیراگ نہین ہے اور یہ تم نے
کیسے نشچے کیا کہ ہمکو دھن سمپت اور سکھ ونکی اچھا ہے اور یہ تم نے کیسے جانا کہ اگر ہمکو
سکھ ملین تو ہم گرہن کر لینگے اور سکھون کو ست سمجھینگے اور تم ابھی جنک آدک کو
گیانی کہہ چکے ہو وہ راجہ تھے گرہی تھے اب اون کو سکھ مین بھولا ہوگا
یا کیا بھائی یہ جگت کا سکھ دکھ پرالبدہ آدھین ہے گیانی کو

کچھہ ہان نہین کرتا جیسے سانپ ہی اوسکے دانت توڑ ڈالے اب پھر اگر وہ کاٹ نہین سکتا اور اسکو بغور سمجھو کہ بیراگ دو طرح کا ہوتا ہے ایک دکھہ درشٹی اور دوسرا تتھیا درشٹی دوکھہ درشٹی یہ کہ سنسار مین جو کچھہ پراپت ہوے اونکی سہارگت نہوئی بس گھر چھوڑ کر بیراگی ہو گئے اب یہ بیراگ قائم نہین رہتا جب سکھہ پراپت ہوا پھر پھنس گئے اور جو تتھیا درشٹی بیراگ ہے وہ قائم رہتا ہے کیونکہ بسنے جگت کو متھیا نشچے کیا ہے اب وہ جگت کے کہون سے بدار ہے کو ست سمجھکر جگت مین پھنسے گا اور جو تم کہو کہ گھٹ سمپت سہت کوئی نہین دیکھتا ہم پوچھتے ہین کہ ہم کون سے اندریون کے سکھہ بھوگتے پھرتے ہین اکثر دکھہ سو کھا کھانیکو ملتا ہے زمین پر سونا ہوتا ہے بھوکے پیاسے بھی پڑے رہتے ہین اور جو تم کہو کہ دھوپ چھانو کیسی نہین سمجھتے جو تم ایسا سمجھتے ہو کہ دھوپ کھانا ہی سنتوش دا تا ہے تو اون قلی مزدورون کو کہ جو تمام دن دھوپ مین رہتے ہین اور کچھہ دھوپ کا دکھہ نہین مانتے گیانی کہو ارے بھائی اسکا یہ تات پرج ہے کہ ایک تو دھوپ اور چھانون دونون کو متھیا نشچے کرے دوسرے یہ کہ جو اتفاق سے دھوپ مین جانا پڑے تو روک نہ ہے چلا جاوے اب دیکھو دو شخص خس کی ٹٹی مین بیٹھے ہین کسی نے کہا کہ ایک بڑے گیانی مہاتما ن فلانی جگھہ آئے ہین ایک نے کہا کہ ہم سے تو اب دھوپ مین نہین جایا جاتا دوسرے نے کہا کہ درشن کرنا ضرور ہے وہ چل دہرا کیسے اوس نے دھوپ کو برابر چھانو کے سمجھا یا نہین اگر برابر نہ سمجھتا تو دوسرے کی طرح وہ بھی بیٹھا رہتا بس چھانو کو ایک سا سمجھنا اور دھوپ کا برداشت کرنا اسے ہی کہتے ہین اور جو تم نے اپنا حال کہا سو سچ ہے تمکو چاہیے کہ اپنے کو داس مانو سو کرم کرو

١٢٦

اوپاشنا کرو کیتا سنو نام جپو دھیان کرو یہی تو گیان پانے کی راہ ہے اگر ایسا
کرے جاؤ گے تو ایک دن تم بھی گیانی ہو جاؤ گے اور تم دیکھو کہ جب تک
روٹی نہیں کھائی ہی تبتک چوکے کا بڑا ادھکار ہے کوئی نہیں چھونے پاتا اور
جہان روٹی کھا چکے اب اوسکا کچھ خیال نہیں کوئی چھوئے کوئی اوٹھائے جاوے
کچھ بات نہیں ایسے ہی جبتک گیان نہیں ہے ضرور ایسی ہی راہ چاہیے گیان
ہوئے پیچھے کچھ بندھن نہیں ہے بھگوان نے بھاگوت مین خود فرمایا ہے

شلوک

جاوت سربکھیہ بھوتیکھہ بدہ بھاو ونہ اوپجایی
تاوتیو آپا شیت بانگ منا کاسے برت بھی

جبتک مجکو سارے ندیکھے تبتک بجن من کایا کرکے اوپاشنا کرتا رہے بھائی ہم تو
تمکو غلط نہیں بتاتے تم ہمکو چاہو سو کہو تمھارا قصور نہیں ہے کیونکہ جتنی تمھاری
بدہ اور بوجھ ہے اوتنی تم بھی کہتے ہو ایک مثل ہے کہ کسی بھوکے کو ایک ہیرا پڑا ملا
اوسنے کہا کہ واہ چمک تو خوب ہے پر کس کام کا اگر اسوقت دانا ناج کا ملتا تو بڑے
کام کا تھا ہیرا پھینک کر چلا گیا مہاراج آپکے دل مین آوے سو کہیے آپ یہ
کہیے کہ باجک گیانی بھی ہوتے ہین یا نہین پرم ہنس نے پوچھا کہ کرم کانڈیون
وغیرہ مین پاکھنڈی بھی ہوتے ہین یا نہین آدمیون مین جانور بھی ہوتے
ہین یا نہین پکے کھلاڑیون مین کچے بھی ہوتے ہین یا نہین اور باغ مین گھاس
پھوس کانٹے بھی ہوتے ہین یا نہین مہاراج یہ تو سچ ہے اب یہ کہیے
کہ باجک گیانی اور لکش گیانی کیسے پہچان پڑے گمن یعنی گفتگو تو

دونون کی ایک سی سُننے مین آئی ہی بلکہ باچاک گیانی نکلش گیانی سے کچھ زیادہ ہی
کہتا ہے اب جو انسان پہلے کرم اوپاشنا کر چکا ہے اور چار سادھن کر چکا ہے اور
سرون منن ندِ دہیاسن بیدانت کا کر کرتت پد اور تم پد کا سودھن کیا ہے اور
برہما کار برتی ہے وہ نکلش گیانی ہے اور جسنے کرم اوپاشنا تو کیے نہین اور
نہ سادھن سمپتن ہوا اور گیان کے بچن کہنے لگا وہ باچاک گیانی ہے اور دیکھو
جسنے کرم اوپاشنا کی ہے اوس سے اوسوقت مین یعنی جبکہ کرم اوپاشنا کر رہا تھا
سب کو کرم چھوٹ گئے تھے اور سادھن اوستھا مین من اندری کو بس کیا تھا
اور یہ ظاہر ہے کہ جس بات کا ابھیاس چھوٹ جاتا ہے پھر وہ بات اوس سے
نہین ہوتی اور نہ اچھی لگے چنانچہ جو نکلش گیانی ہین اونکی پرورتی کو کرم مین
نہو گی اور کوئی پر البدہ آدھین کوئی پاپ کرم اونسے بن بھی جاوے تو اوسکا
شوگ نہوگا اور اوس سے سزا کا ڈر نہین کیونکہ اچھے کرم سے بھی تو گیانی آنند
نہین مانتا اور نہ اوسکے پھل کی اچھا رکھتا ہے پس گیانی اچھے اور برے
دونون کرم سے علحدہ ہے اور باچاک گیانی کی رچی کو کرم مین ہوگی اور
اوس سے کو کرم بنتے ہون گے اوسکو چاہیے کہ اول کوئی کال سادھن
گورو کی سیوا من دھن سے کرے تب بیدانت کا سرون کرے ورنہ بنا ادھکار
جو بیدانت کا سرون کرے گا وہ بیشک خراب ہوگا کیونکہ ❊ حلوا خوردن را روئے
باید ❊ اول صدق دل سے خدمت سادھو فقیر گورو کی کرنی فرض ہے
جب بیدانت کے سننے کے لائق ہوگا مصرع مرتی بیار و مرتا بجور ❊
وہ بندہ دو نون دین سے گئے پانڈے ❊ حلوا رہے نہ مانڈے ❊ اور جسکی

رچی کو کرم مین نہین ہے اور کو کرم نہین کرتا اور گیان کے بچن کہتا ہے پر
لکش گیان نہین ہے تو اوسمین کچھ من ندہ دہیاسن کی ہے وہ من ندہ دہیاسن
کرے اور جو ایسے کہتے ہین کہ جنکو لوگ گیانی کہتے ہین ہمنے تو اونکو کرم اوپاشنا
کرتے کبھی بھی ندیکھا کیسے مانین کہ اونکو گیان ہوا ہوگا سو تم دیکھو کہ کرم اوپاشنا گیان
ایک ہی جنم مین تو نہین ہوتا کرم اوپاشنا اور جنمون مین کرچکا ہوگا گیتا مین بھگوان
نے کہا ہے انیک جنم سن سدہی تتو جات پرانگتی جو کرم اوپاشنا سے پہلے
کر آیا ہے اوسکی یہ پہچان ہے کہ لڑکپن سے پرمارتھ کی اور رچی ہوگی کو کرم سے
دُستا ہوگا سادھ گورو کی سیوا مین بھاؤ ہوگا بدھی نرمل ہوگی من مین دکھہ سکھہ کی سہار
ہوگی بھجن بانی سننے کا شوق ہوگا چیت اودار ہوگا اور جسنے کرم اوپاشنا نہین
کی ہے اوسکے گُن اسکے برخلاف ہونگے مہاراج آپ نے کئی جگہ ایسا بچن کہا ہے
کہ جگت متھیا ہے انہو ابھاشئے ہے یہ بات بالکل سمجھہ مین نہین آئی جگت
ظاہر ست پڑا دیکھتا ہے ہمین بھانت بھانت کی رچنا ہے اسی جگت مین اوتار
ہوئے اور بڑے بڑے مہاتما ہوئے راجہ مہراجہ ہوئے دکھہ ہوتا ہے تب دکھہ
معلوم ہوتا ہے سکھہ ہوتا ہے تب سکھہ معلوم ہوتا ہے لڑکے لڑکی رشتہ دار دو ست
دھن گھر وغیرہ سب ست دیکھتے ہین حاکم انصاف کرتے ہین گورو بودھ
دیتے ہین آپ چرچا کر رہے ہین مین سن رہا ہون آپ ایسے جگت کو انہو ایسے
کہتے ہین اور جو جگت نہین ہے تو آپ کیا سمجھاتے ہین جب بندہ ہی نہین ہے
تو مکت کیا ہوگی اور مہاراج پہلے رکھیشرون نے ہزارون برس دھیان پوجا اور
تپشا کی ہے اور اب بھی لوگ کرتے ہین بھلا ممکن ہے کہ یہ سب کرم بے مطلب ہین

اور بہ مچھہ کا پانا صرف دو چار بات ہی کے سمجھنے سے آجاتا ہے سنو تم نے جو کہا
سب سچ ہے پر دیکھو شیشے کی رچنا سپنے مین سب دیکھتی ہے یا نہین ایک درشٹانت
ہے کہ کسی نے سپنا دیکھا کہ مین بڑا ساہوکار ہون میرے بیٹے پوتے ہین بڑی دھوم سے
کاج کیے ہین ساری برادری مین بڑا کہلاتا ہون حاکمون مین میری بڑی رسائی ہے
پوجا سیوا میرے یہان خوب ہوتی ہے گیتا سہسر نام کا پاٹ کرتا ہون کتھا بارتا
ہوتی رہتی ہے بڑے بڑے پنڈوان سادھ پنڈتون کی سبھا جمع ہوتی ہے یار دوستون کے
ساتھ سلوک ہوتا رہتا ہے اور کیا دیکھتا ہے کہ وہ ایکبار نہایت بیمار ہو گیا ہے
حکیم بید آکر دوا کرتے ہین ہوم جپ ہو رہے ہین تین مہینے پیچھے آرام ہو گیا
پھر ایک لڑکا بیاہا ہوا ہزار دن علاج کیے کوئی فائدہ نہ ہوا لڑکا مر گیا اب ہائے
ہائے روتا ہے بھائی بند دوست آشنا پنڈت سادھ سمجھا رہے ہین سو بھی کبھی
کسیقدر شانتی ہو جاتی ہے پھر روتا ہے ہمین کسی پنڈوان نے آکر کہا کہ اب ہائی ہائی
کیون کرتے ہو جگت تمہارے سپن سمان ہے پہلے تو ساہوکار بولا کہ مہاراج
آپکی نظر مین سپن سمان اور تمہارے جو آپ کے لڑکا ہوتا اور مر جاتا جب
آپکو خبر پڑتی کہ جگت کیسا سپن وت ہے پھر پنڈوان نے کہا کہ بھائی یہ سپنا ہے
تو جاگ اوٹھ دیکھ تیرا دکھ بالکل دور ہو جاوے گا مہاراج کیسے جاگین ہین آپ ہی
جگائیے پنڈوان نے زور سے کہا کہ اوٹھ کھڑا ہو تو سوتا ہے اور تو خلانا ہے
یہ دکھ ساہوکار جاگ اوٹھا اب دیکھتا ہے کہ نہ وہ گھر ہے نہ مال ہے نہ کٹم ہے
نہ ساہوکاری ہے نہ وہ گیانی جگانے والا دیکھے ہے جو تھا سوئی رہ گیا
اب ہم [illegible] نے کہا کہ دیکھو سپنے مین سب باتین سچی تھین یا نہین

اگر سچی نہین تو کیون جاگرت جگت کی سی دکھی اور کیون اوسنے دکھ سکھ پوجا گھر
دھن جا کم حکیم پنڈت بدوان بید کو سچا مانا اور اخیر مین جب جاگا کچھ نہین تھا آپ ہی
آپ اکیلا ہے مہاراج سپنا تو اور بات ہے سپنے مین تو اس جگت کی دیکھی سنی چیزون کا
خیال آجاتا ہے پرمہنس نے کہا یہ غلط ہے خیال جسکا ہوتا ہے سو چیز ظاہر بھوگے گئے ہین
نہین آتی وہ چیز اپنے مقام پر ہی ہے یا اپنے مقام پر رہتی ہے صرف خیال (کام ۱۲)
کیا کرے ہی پر سپنے مین تو یہ بات نہین ہے کیونکہ وہان چیزین بھوگتا ہے سامنے
سب چیز اس جاگت کیطرح بھوگتا ہے سپنے مین آتی ہین اگر صرف خیال (کام مین لانا ۱۲)
ہوتا تو یہ بات نہین ہو سکتی دیکھو جب تمکو ایک گھوڑے کا دھیان آوے تو وہ گھوڑا
تمھارے پاس نہین آجاتا نہ تم اوسپر سوار ہو کر بازار نہین جا سکتے اور سپنے مین تم گھوڑے پر
چڑھتے ہو اور ہو دانہ گھاس کھلاتے ہو پس سپنے کے سامان کو دھیان نہین کہہ سکتے
سپنے کی چیزین نئی پیدا ہوتی ہین یہ ایسی مثال کو بخوبی سمجھ لو اور جو تم نے تپشیا پوجا کا حال
کہا سو جوابی یہ بات ہے کہ تپشیری ستور جیشیری اور جیشیری سو نکیشری اور جو تم نے
رکھیشرون کا حال کہا سو یہ بات ہے کہ پہلے عمر ہزارون برس کی ہوتی تھی کہو رکھیشر
سواے ایسے کامون کے اور کیا کرتے اگر تم کہو کہ بغیر دس بیس ہزار برس کے
تپشیا اور کشٹ بھوگنے کے مکت نہین ہوتی تو اب صبر کرو گھر بیٹھو نہ اتنی عمر ہوگی
نہ تم تپشیا پوجا کر سکوگے نہ تمھاری مکت ہووے گی یہ وہی حال ہے کہ کسی شخص کو (تکلیف ۱۲)
رسّی مین سرپ کا بھرم ہوا اب وہ پہاڑ سے سلا لانے کے واسطے گیا کہ سلا لاکر
اسکو مارونگا غرض یہ تو دیکھا جاوے گا آپ کا مطلب تو یہی ہے کہ
جگت اور سپن سرشٹ برابر ہین دونون متھیا ہین سپنے مین

سپن سرشٹ ست دکھتی ہے اسیطرح اگیان مین یہ جگت ست دکھتا ہے جب پرش
سپنے سے جاگتا ہے تو سپن سرشٹ جھوٹی دکھتی ہے بلکہ انہونی کیونکہ اوسکو کچھہ پتہ و
نشان بھی اوسکا نہین ملتا ایسے جسکو گیان ہوا اوسکو جگت اسّت دکھتا ہی پر ایہن
ایک بڑا سندیہہ ہے کہ سپن سے جاگی پرش کو پھر سپن سرشٹ کا مُول سمیت ابھاو
ہوجاتا ہے پر جنکو آپ گیانی کہتے ہین اونکو تو اس سرشٹ کا بالکل ابھاو نہین ہوتا
اگر بالکل ابھاو ہوجاتا تو اونکو اپنی دیہہ اور یہ جگت کچھہ نہ دکھتا پر ہم نے کہا کہ
مطلب درشٹانت کا تم خوب سمجھے اور جو تمنے اعتراض کیا ہے اوسکا یہ جواب ہے
کہ پرالبدہ کا تیر جو چل چکا ہے وہ اپنی بیگ کو پورا کر کے ٹھہریگا گیان ہوا اور گیان کے
ہوتے تمھارے کہنے کے بموجب جگت کا بھاش نرہنا تھا مگر پرالبدہ کی سبب سے
شریر کا ٹھہرنا ہے اور شریر کو دکھ سکھ بھوگنا ہے اور یہ بات بنا جگت کے بھاش
نہین ہوسکتی اسواسطے گیانی کو جگت بھاشتا رہتا ہے جگت کی ستتا کا تو
ابھاو ہوگیا اور جگت کے بھاش کا ابھاو شریر پات ہوئے ہوجاویگا جسکو بدیہہ
مکت کہتے ہین کیونکہ گیانی کو شریر رکھنا نہین ہے ایک اور درشٹانت ہی کہ جیسے
کمہار ڈنڈے سے چکر پھراتا ہے جب ڈنڈا الگ کرلیا تب بھی کچھہ دیر تک چکر چلا کرتا ہے
اسیطرح گیانی کو بھی گیان ہوئے پیچھے بھی جگت کا بھاش رہتا ہے پر
کرمون کا ڈنڈا دور ہوگیا جسکے سبب سے سرگ نرک چوراسی لاکھہ بھوگنی پڑتی
ہین اور دیکھو کہ جیسے کہین رسّی پڑی ہے اور اندھیرے ہین اوس
رسّی مین سانپ کا بھرم ہوا مارے ڈر کے گر پڑا چوٹ لگ گئی جب
چراغ لیکر دیکھا تو رسّی تھی اب سانپ تو جاتا رہا رسّی کا نشچے ہوا پر چوٹ

تو بنجاویگی کچھ دن بھوگنی ہی پڑیگی اسطرح گیانی کو بعد گیان کے پرالبدہ کی بس جگت
بھاتسا ہے اور ایسا بھی دیکھا سنا ہے کہ گیانی کو جگت کا بھاو بھی ہوجاتا ہی پر پھر
دھیہ ایسے گیانی کی برس چھ مہینے سے زیادہ نہین ٹھہرتی اور دیکھو کہ سب گیانی ایک
ہی درجے کے نہین ہوتی پرالبدہ آدمین سب مین بھید رہتا ہی دیکھو ایک پرش تو سپنے
سے جاگ اوٹھا اور اوسکو سپنے کی باتین یاد نہین رہین اور دوسرا سپنے سے جاگا
ہے اوسکو سپنے کی باتین یاد تو ہین پر کچھ دکھ سکھ نہین مانتا اور تیسرا سپنے سے
جاگا ہے اوسکی انکھون کے آگے سپنے کی باتین پھر رہی ہین دکھی سکھی بھی ہوتا ہے
کچھ افسوس سا بھی کھاتا ہے کہ رات کی باتین ست کیون نہین ہوئین پر کچھ کہتا
نہین چوتھا سپنے سے جاگا ہے سو اب اپنے من مین سپنے کی باتون کا پھل ست
سمجھتا ہے کہ جو مینے سپنے مین راج کیا ہے تو مین اب راجا ہونگا جو سپنے مین
کنگال ہوگیا تو مین اب کنگال ہونگا اور لوگون سے تعبیر یعنی نتیجہ سپنے کا پوچھتا
پھرتا ہے مگر سپنے کی راجائی اور کنگالی کو جھوٹ ہی سمجھ رہا ہے اور پانچوان
سپنے سے جاگا اور سوچ بچار کرتے کرتے پھر سو گیا جب پھر سپنا دیکھتا ہے تب
کوئی برا سپنا دیکھا ڈر کر جاگ پڑا اب من مین سوچ بچار تو ہے پر سوتا نہین اور چھٹا
پرش سپنے ہی کی حالت مین جاگا ہے اوسکو اپنی حالت اصلی یاد آگئی ہے
کہ مین فلانا ہون فلانی جگہ سو رہا ہون یہ جو کچھ دیکھتا ہون سپنا ہے
جھوٹھ ہے چلو جاگ اوٹھو کیون اسمین سر مارتے ہو جاگ اوٹھا ساتوین
کی بھی یہی حالت ہے پر کہتا ہے کہ ذرا سیر تو دیکھو کچھ تمھارا نقصان
تو ہے نہین تم تو جاگے پیچھے وہی ہوگے جو ہو وہ سیر دیکھتا ہے پر جو کہ

اوسکو اپنی اصل حالت کی یاد آگئی ہے اس سبب سے اوسکو کبھی دکھ نہین ہوتا اگر سپنے مین
روتا بھی ہے تو جانتا ہے کہ جھوٹ ہی رو رہا ہون مین تو فلانا شخص ہون اور جو ہنستا ہے
تو بھی یہی کہتا ہے جب کچھ دیر سیر دیکھ لیتا ہے تب کہتا ہے اوٹھو اپنا کچھ کام ہی کرین
یا آرام سے پھر سو رہینگے ہمین کیا حاصل ہے جگ دیکھا اب دیکھئیے سا تون پرش جا
پر اوسکا بھید رہا اسیطرح گیانیون کا حال سمجھو مہاراج جو باتین آپ نی سنائین
کبھی نہین سنی تھین اور سچی ہی ہونگی میرے ہی اوچھے بھاگ ہین جو مجکو گیان
نہین ہوتا آپ دیا کرینگے تو کیون نہوگا مہاراج آپ نی ایسا بھی کہا ہے کہ بھرم کر کر
جگت بھاشتا ہے مہاراج بھرم کیا چیز ہے بھرم اوسکو کہتے ہین کہ ہو کچھ اور دیکھے
کچھ جیسے رسی مین سانپ سیپی مین روپا مرگ ترشنا کا جل اصل مین رسی ہے سانپ
دیکھا سیپی مین روپے کا شبہ ہوا ریت ہی پانی سا دیکھا اسیطرح ایک برہم ہے
اوسمین جگت بھرم سے دیکھتا ہے جب برہم کا گیان ہوا جگت کا پتا نہین اور
جبتک جگت ست دیکھتا ہے برہم گیان نہین ہے مہاراج بھرم تو جب ہوتا ہے
کہ جو پہلے کوئی سچا سانپ اور روپا اور پانی دیکھا ہے تب رسی اور سیپی اور ریت
مین بھرم سے دیکھتا ہے آپ کہتے ہین کہ ایسے ہی یہ جگت بھرم کر کے دیکھتا
ہے تو اصل جگت کونسا ہے جس اصل جگت کو دیکھکر برہم مین اس جگت کا
بھرم ہوتا ہے پرم ہنس نے کہا کہ دیکھو اگرچہ سپنا سنسکار جنّ ہوتا ہے یعنی پہلے
ایک چیز کو دیکھا اوس دیکھنے کی سنسکار (خیالات سے) من مین رہ گئی اوسی کے موجب سپنا
دیکھا مگر یہ کچھ قید نہین ہے کہ سچے ہی سانپ کو دیکھکر رسی مین سانپ کا بھرم ہو
دیکھو بھانوتی کا سرپ جھوٹا ہوتا ہے پر جسنے بھانوتی کا سرپ جھوٹا دیکھا ہے

اوسکو بھی رستی مین سرپ کا بھرم ہوگا جنے پہلے جون مین است جگت دیکھا ہے اوسی
است جگت دیکھنے کے سبب سے تمکو اس جگت کا بھرم ہوتا ہے اور یہ ہمارا سدّھانت
ہے کہ جگت مایا وغیرہ چھہ چیز انادی ہین جو مہاراج یہ جگت بھی بھرم ہے اور مرگ ترشنا کا
جل بھی بھرم ہے تو پیاس جیسے اس پانی سے بجھتی ہے ایسے ہی مرگ ترشنا کی جل سے
بھی بجھنی چاہیے پرم ہنس نے کہا کہ اسمین بھید ہے کہ سرشٹی تین طرح کی ہے ایک
پرمارتھک ایک بیوہارک اور ایک پرت بھاشک بیوہارک سرشٹی یعنی یہ جگت
ایشر کی رچی ہے اور پرت بھاشک جیو کی ہے پیاس بیوہارک سرشٹی مین ہے
تو بیوہارک سرشٹی ہی کے جل سے بوجھے گی پرت بھاشک سے نہین بوجھہ سکتی
کیونکہ اسمین بھید ٹھہرا دیکھو پرمارتھ ستّا تو برہم کی ہے جسکا تین کال ناش نہین ہوتے
ہے اور پرت بھاشک ستّا کا ناش بنا برہم گیان ہو سکتا ہے اور بیوہارک ستّا کا
ناش بغیر برہم گیان نہین ہو سکتا کیونکہ بیوہارک ستّا ایشر کی رچی ہوئی ہے
اور پرت بھاشک اس جیو کی اور اصل مین پرت بھاشک ستا کا بھی ناش بنا برہم
گیان نہین ہے بیوہارک ستا سے پرت بھاشک کا اتینت ابھاو نہین ہوتا ہان
اسقدر ہے جیسے گھڑا پھوٹ گیا پر مٹی مین مل ہوا مگر مٹی کا ناش نہین ہوا
سو پرت بھاشک کا اتینت ابھاو بھی پرمارتھک ستا ہی سے ہوتا ہے اب
مہاراج بھرم کا کوئی استھول درشٹانت کہیے اور بعضے جو ایسے کہتے ہین کہ
جگت جاننے کا ہے مانو تو جگت ہے نہین تو کچھہ بھی نہین اسکا بھید بھی
سنائیے پرم ہنس نے کہا کہ سنو ایک بنیا تھا اوسکے ایک لڑکی تھی
دیوالی کا تیوہار آیا دیوالی کے ایک دن پہلے لڑکی گیہون ایک لوٹہ مین

سراب — طاقت — خیالی

گھولکر باپ کی چارپائی کی پاس رکھکر سو رہی کہ صبح ہوی دیوار پر دیوالی کا ڈھونگی اور شام
کے وقت اوس بنیے کی چارپائی کے پاس اوسکی جورو ہمیشہ ایک لوٹہ پانی کا رکھدیا کرتی
تھی چنانچہ اوسنے وہ لوٹہ دھرا دیکھا اونے سمجھا کہ لڑکی نے دھر دیا ہی یہ سمجھکر وہ سو رہی
جب صبح ہوئی وہ بنیا اوس لوٹہ کو اوٹھا کر جنگل کو لے گیا جب ابدست لی چکا تو دیکھتا
کیا ہے کہ خون بہہ رہا ہے اور جانا کہ یہ خون دست مین آیا ہی کسینے جادو کیا یا کوئی
بیماری سخت ہوئی ایسا سوچکر نہایت گھبرایا ہوش حواس جاتے رہی بری مشکل سے
گھر پہونچا آکر کھاٹ پر پڑ رہا جورو پوچھتی ہے کہ کیا حال ہے کچھہ نہین کہتا جب جورو نے
بہت پوچھا تو جھنجھلا کر کہنے لگا کہ ہاے ہاے مین تو گھڑی دو گھڑی مین مرجاونگا
میرے سوا سیر لہو ہوگیا ہے اوسکی جورو بھی حیران ہوئی بید حکیم کو بلانے کی تیاری
ہوئی اسی درمیان مین اوسکی لڑکی اوٹھی اور لوٹہ تلاش کرنے لگی لوٹہ اوسکو ملتا
نہین وہ رونے لگی مانے پوچھا تو کیون روتی ہے اوسنے اپنے لوٹہ کا حال
کہا اوسکا باپ بھی پڑا سنتا تھا جب اوسکو خیال آیا کہ وہ خون نہ تھا گیرو تھا ایکدم
سے اوٹھ بیٹھا کہ مین تو اچھا ہون تندرست ہون ناحق اتنی دیر دکھہ اوٹھایا اب
جگت کی مانتا کا درشٹانت ہے کہ ایک بنیا تھا وہ پردیس چلا گیا دس بارہ برس
گذر گئے جب وہ گیا تھا اوسکے برس چھہ مہینے کا لڑکا تھا وہ اب ہوشیار ہوا
اپنے باپ کے ملنے کو چلا اسی عرصہ مین اوسکا باپ بھی پردیس سے گھر کو
آتا تھا ایسا اتفاق ہوا کہ وہ لڑکا ایک مقام پر ایک سرائے مین دن سے
اچھی کوٹھری دیکھکر اوترا رہا شام کو وہ بنیا بھی وہان پہونچا جس کوٹھری
مین کہ وہ لڑکا اوترا تھا وہی اوس بنیے کے پسند آئی بنیے نے اوس

لڑکے کو تو نکلوا دیا اور کچھہ زیادہ دیر آپ اوسمین رہا لڑکا تمام رات نہایت تکلیف مین
رہا روتا بھی رہا پر بنیے نے ایک نہ سنی جب صبح ہوئی بنیے نے لڑکے کو دیکھا اور اوس سے
پوچھا کہ تو کہان سے آیا ہے اوسنے شہر کا نام بتایا پھر بنیے نے ذات محلہ باپ کا نام
پوچھا لڑکے نے سب کہدیا بنیے نے سنتے ہی کہا کہ تو تو میرا لڑکا ہے اب گلے سے
لگا لیا اور جو کہ رات کو اوسے تکلیف دی تھی اوسکا نہایت افسوس کرنے لگا فقط
پرم ہنس نے کہا کہ دو درشٹانت کہے پہلا درشٹانت جسمین گیرو کا ذکر ہے بھرم کو
سدھ کرتا ہے پچھلا جگت کے ماننے کو دیکھو وہی لڑکا رات کو تھا پر اوسکو لڑکا
کرکے نہ مانا کچھہ دُکھہ سُکھہ نہ مانا صبح اوسیکو لڑکا سمجھا دُکھی سُکھی ہوا اسیطرح
جو جگت درشٹی کرو تو جگت ہے اور جو برمھہ درشٹی ہے تو جگت نہین مہاراج
جب جگت نرہا تو پھر باقی کیا رہا صرف آکاش رہا شو آکاش سُن ہی کچھہ چیز نہین اور
آپکا برمھہ بھی کچھہ نہین ہے کیونکہ اروپ ہے پس مجھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ
آکاش کو جو سُن سان ہے برمھہ کہتے ہین پرم ہنس نے کہا سنو تمنے کہا کہ برمھہ جسکو
اروپ کہا کچھہ ہے نہین ہمنے برمھہ کے تین روپ کہے ہین ست چت اور آنند
تم کیسین کہتے ہو کہ برمھہ کچھہ ہے نہین ہان برمھہ استھول روپ نہین ہے اس بات
سے اوسے اروپ کہتے ہین اور آکاش جڑ ہے اور برمھہ چیتن ہے اور جو تمنے کہا
کہ سب سُن سان ٹھہرا سو دیکھو کہ تم سن سان کے کہنے والے موجود ہو پھر سُن سان
کیسین ہے مہاراج یہ آپ سب سچ فرماتے ہین مگر مین دیکھتا ہون کہ گیانی کے پاس تو کوئی
ایک دو جاتا ہوگا بلکہ بہت سے تو اکیلے ہی سُن سان بیٹھے دیکھین ہین
گیان کیسا کے سمجھہ مین نہین آتا پس گیانی کے ملنے سے کچھہ فائدہ نہین

دیکھتا اور جو گیان سیکھا تو کچھ کورا کورا سا معلوم ہوتا ہی کچھ پر مجھ نہین وہ لکھہ جاتا شاستر کے
لکھے کو بکبک اور تو کچھ نہین دیکھتا اب اوپاشکونکا حال سنو بہت سے آدمی آتی جاتے رہتے
ہین بہتون کو اوپدیش ہوتا ہی کتھا بارتا ہوتی رہتی ہے خوب پرشاد بٹتے رہتے ہین
بھجن دھوم دھام سی ہوتے رہتے ہین ٹھاکر جی کا سنگار ہوتا ہے درشن کر کرکی پرسن ہوتے ہین
اور بڑے بڑی اوتسو ہوتے ہین بھگوان کا نام جپتے ہین دھیان کرتے ہین ایشور کا گن گان کیا
کرتے ہین تیرتھ نہاتے ہین غرض سب طرح کے آنند ظاہر دکھتے ہین جسوقت یہ کیرتن آتا ہے
گدگد ہوجاتے ہین جو یہ سب ست ہوتی تو آنند کیون دیتے کہین جھوٹی چیز سے بھی
آنند ہوتا ہے اور مہاراج بیدانت کی بچن سنکر تو ابھمان ہی آتا ہے آدمی نڈر ہوجاتا ہے
سادھ گورو مین بھاؤ نہین رہتا نہین مہا ازتھ بدھی مین گھس جاتا ہے جب
یہان ہی یہ حال ہے تو آگی کیا ہونا ہے اور آپ مجھسی کہیے کہ کونسی پوتھی بیدانت کے
گیان کی داتا ہے اور کوئی ایک دو گیانی بھی ہے اوسکا نام بتاؤ اور بھلا گورو نانک
شاہ کی بانی کیسی ہے پرم ہنس نے کہا کہ بھائی تمکو گیان سیکھنے کو کسنے کہا ہم تو
تمکو پہلے ہی کہہ چکے ہین کہ تم اوپاشنا کرو بلکہ پختہ ہوکر اوپاشنا کرو تن من دھن
کہ تم سے بھی ان سو کرمون کو بہت او تم جا نو کتھا سنو تیرتھ نہاؤ سادھ
سیوا کرو ٹھاکر پوجا کرو دھیان کرو آرتیان کرو ناچو کودو جھانجھ بجاؤ تالیان
بجاؤ تم ناحق جھنجھلاتے ہو اچھا مہاراج جو یہ باتین تم اچھی کہتے ہو تو پھر
تم کیون نہین کرتے اور گیان گیان بگھارتے ہو بھائی تو اپنا فکر کر
ہمارا فکر ہم کر لین گے دیکھہ نمکین چرپرا کھٹا اچھا تو ہے پر کسیکو سواد لگتا ہے کسیکو
نہین لگتا شیرینی اچھی تو ہے پر کسیکو اچھی لگتی کسیکو بری کسیکو بھیڑ

بھارا زیادہ پسند ہی کسیکو اکانت شانت برتی پسند ہے اور تمنے جو کہا کہ گیانی کے
پاس ایکدو ہی جاتا ہوگا اور بہت سے اونقص دکھاے اور اوپاسنا کی مہان کی
سو سنو جسقدر ہجوم تحصیلداری مین رہتا ہے اوسقدر تو محکمہ ڈپٹی کمشنری مین نہین اور
جسقدر ڈپٹی کمشنری مین رجوعات ہی اوسقدر کمشنر کے یہان نہین صاحب کمشنر کی یہان
کوئی اپیل والا یا کوئی راجہ بابو جاتا ہوگا اب تم سے پوچھتے ہین کہ بڑا کون اور اودھک
سُکھ کسکو اور اونمین سے چیف کمشنری کا حقدار کون اور تم بھی سمجھے ہو کہ جو نہان
آیا تو ہزارون لے ٹے دھوتیان بھاگ اوٹھے اور کتھا مین دس بیس بھی مشکل
سے دیکھتے ہین اور گیانی کے پاس دو چار بھی موجود نہین ہوتے اب دیکھو جو
تیرتھ مین بھیڑ ہے سو کتھا مین نہین جو تیرتھ پر ہجوم ہوا سو بھی کتھا مین نہین پس
تمھارے کہنے کے موجب تیرتھ بڑا بھاگوت اور گیتا شاستر بید چھوٹے اور جو
تم نے کہا کہ گیانی کے ملنے سے کیا فائدہ سو بھی سمجھ لو گیانی کے صرف ایکبار کے
درشن ہی جو سمجھہ اچھا کے ساتھہ ہون برابر ہین تین سو ساٹھہ ۳۶۰ تیرتھ نہانے کے اور
دس برس کتھا سننے کے اور ملنے اور گیانی کے ساتھہ ست سنگ کی مہان کا تو کیا
پھل کہا جاوے دیکھو جیسے ایک آدمی کے پاس دھن کی تھیلی ہے اپنی سمجھتا ہے
اوس سے پھل کھانے کی اچھا رکھتا ہے جو کسیکو دیتا ہے تو سود کے لالچ دیتا ہے
اور جو کا شکلے کچھہ مفت دے بھی دے تو ہزار ہا احسان کرتا ہے اور آپ سوچ بچار
مین ہو جاتا ہے اور ایک شخص نشے مین ہے اور تھیلی اوسکے پاس بھی ہے
اوسکو تھیلی کی کچھہ خبر نہین نہ اوس سے اوسکو شکھہ بھوگنے کی اچھا ہے
اب جو کوئی چاہے اوسکے پاس جا کر تھیلی لیوے دیکھیے اب ان دونون مین سے

کسیکے ملنے مین فائدہ ہے جو آپ آشنک ہین اونکو اپنی آپ آشنا کا ابھمان ہے اوسکا
پھل بھوگا چاہتے ہین وہ دوسرے کو کیا دینگے پہلے اپنا ہی پیٹ تو بھر لین اور
گیانی ہے جو سمجھکر کرم ہوتے ہین اوسکو اپنے کرتب کا ابھمان نہین نہ وہ پھل بھوگا
چاہتا ہے اور ایشر کے یہان سے پھل سب کے کرمون کا دیا جاتا ہے اب گیانی لیتا
نہین وہ مال لاوارثی ہے سو گیانی کے درشن کرنیوالون اور خدمتیون کو ملتا ہے
اور جو کہ گیانی کے کو کرم ہین اوسکا پھل نندک کو ملتا ہے اب جسنے سمجھ اچھا کرکے
گیانی کے درشن کیے اوسیوقت گھڑی ملی اسے حلوا سے بے دود کہتے ہین
جسکے بڑے بھاگ اودے ہوے ہین اوسکو گیانی کے درشن پراپت ہوتے ہین کھو
گیانی کیسے پرسوارتھی ہین کہ درشن ہی سے اتنا کچھ پراپت ہوجاتا ہے اب جگت
مین بھی دیکھ لو کہ راجہ کی تو ملاقات چھین بھر کی سب کچھ دیتی ہے اور کنگال کی
دس برس کی نوکری مین اسقدر ہاتھ نہین آتا ایک مثل بھی سنو کہ کوئی شخص
کسی دوسرے کے پاس کچھ امانت رکھکر سفر کو گیا جب وہ سفر سے آیا اوسنے
اپنی امانت چاہی رکھنے والا منکر ہوا اب وہ حیران ہے سب سے فریاد کرتا ہے
کچھ نہین ہوتا آہستہ آہستہ راجہ تک اوسکی خبر ہوئی راجہ نے اوس شخص سے
کہا کہ کل میری سواری نکلے گی سو تو اوس شخص کی دکان پر جسکو امانت سونپی
ہے بیٹھا رہ جب مین دکان کے پاس پہونچون تو تو میری طرف کو اٹھیو مین تیری
طرف اپنا کان کردونگا تو کچھ ایک دو بات چپکے سے کہہ دیجیو اسیطرح
دوسرے روز ظہور مین آیا جب یہ حال اوس دکاندار نے دیکھا تو گھبرایا
اب کہتا ہے ہان جی تمھاری امانت سب موجود ہے مین تو تمھارا

ن کرتا تھا کہ دیکھون تم کیا کرتے ہو اوسیوقت امانت اوسکو سونپ دی اب
جب کہ مجھین پھر ملنے کا فائدہ دیکھے اور دس پانچ دن جو اوسنے اور لوگون سے
زیادہ کی اوسکا نفع دیکھے اور جو تمنی کہا کہ گیانی کا گیان تو کورا ہی اور نہ کچھ آنند ہی نہ برمھ
دیکھتا ہے [illegible] کی پرکھ جوہری کو ہوتی ہے اور اناج کی پرکھ بنیے کو جوہری
کو سکھ ہیرون کی زیادتی مین ہے اور بنیے کو سکھ اناج کے بھاؤ مین ہے اور
جو تم کہو کہ برمھ نہین دیکھتا سو گوسائین تلسی داس پہلے ہی کہہ گئے ہین

دوہا

ہے نیرے سو جھے نہین لعنت ایسی زند
تلسی یا سنسار کو بھیو موتیا بند

دوہا

بن سکھا ہی نجر کے دھرے رین دن دھیان
تلسی مٹے نہ باسنا بنا بچارے گیان

دوہا

در دیوار درپن بھیو جت دیکھون تت توہ
کنکڑی پتھری ٹھیکری بھئی آرسی موہ

دوہا

ایک سمانا سکل مین سکل سمانا تاہ
کبیر سمانے بوجھ مین تہان دوسرا ناہ

آپی کیا کرایا آپی کرنے جو گ	تا نانک ایکو رفو رہا دوسر ہوا نہ ہو گ

اور ایک مثل ہے کہ کوئی فقیر رستہ مین پڑا تھا ایک ہاتھی مست چلا آتا تھا ہاتھی بان نے کہا کہ فقیر ہٹ جاؤ فقیر نے کہا کہ مجھہ مین اور ہاتھی مین ایک رام ہی مجھسے ہاتھی کچھہ نہ کہیگا تب فیلبان نے کہا کہ کیا میرے مین رام نہین ہی جو تجھکو ہٹنے کو کہتا ہے فقیر قائل ہوا اور بھائی جو تم نے کہا کہ سیدانت کی سچن سنکر نڈر ہو جاتا ہے ابھمانی ہو جاتا ہے سو کہنا تمھارا درست ہے اوسکا فیصلہ جاچک گیانی سے باب مین ہو چکا ہی اور دیکھو کہ لڑکے کو پرچھائین سی ڈرایا کرتے ہین وہ ڈرتا ہے کسواسطے کہ وہ اوس پرچھائین کو دیو بھوت سمجھتا ہے اب کہو وہ لڑکا جب بڑا ہو جاوے تو پرچھائین سے ڈرنا چاہیے یا نڈر ہو جانا چاہیے دیکھو گیانی کیا ابھمان کریگا سب اپنے کو صرف برمھہ کے ہی سوا کرتا ہے وہ اپنے کو ایشر نہین کہتا جو کسیطرحکا ابھمان ہووے پر کو سامرتھہ نہین کہتا اپنی خودی کو دور کر صرف اروپ واکتا اپنے کو کہتا ہی اسمین کیا ابھمان ہے

دوہا

سرب سکھہ بیراگ مین تیج تپشیا ماتھہ
بھگتی مین پربھو تابڑی مکت گیان بن ناتھہ
گیان سادھ جاکے لگے سو کیا لاوے دھیان
سو کیا لاوے دھیان دینا کہلاوے
آپی جیسے بادشاہ پھر کون کے مجرے جاوے
لیا نشانہ مار تپک اب کون چلاوے
من کا سکلپ بھجن روپ اپنا درساوے
جو پا سو دا ایک پلٹو کون ہوے حیران

گیان

گیان سمادھ جب کے لگے سو کیا لاوے دھیان

چوپائی

بھجھا بھرم مٹاؤ اپنا — یا سنسار سکل ہے سپنا
بھرمی سور نر دیوی دیوا — بھرمی سدہ سادھک برم سیوا
بھرم بھرم نا کہہ دکھائی — دو ترمہا بکھم بپائی
جب بھرم بھیے موہ مٹایا — نانک تینہہ پرم سکھ پایا
ایکو ایک کہے سب کوئی — ہون مین گربھ بیاپی
اندر باہر ایک پچھانو — یون گھر محل سنجھانو

پربھ نر سے ہر دور بچانو ایکو سرشٹ سبائی — ایک اونکار اور نہین دوجا نانک ایک سمائی

آپ اوپدیشی سمجھے آپ — آپ ہی رچیا سب کے ساتھہ
آپ کینو آپن بستار — سب کچھہ اوسکا اوہ کرنے ہار
اوسے بھن کہو کچھہ ہوئے — تھان تھننتر ایکو سوئے
آپن چرت آپ کرنے ہار — کوتک کرے رنگ آپار
من مین آپ من اپنے ماتھ — نانک قیمت کہی نجاے

اور سنو سادہ گورو مین گیانی کو جیسا بھاؤ ہوتا ہی ویسا اَبھیاشک کو کہان کیونکہ گیانی ایسا کہ سادھ گورو ہی نے تو یہ بات سو جھائی ہی اب اوس سی بڑا کون کیونکہ گیانی کو ایشر سی تو کچھہ چاہنا نہ اور برہمہ سو وہ اپنے ہی کو مانتا ہے پس اسکو صرف بیوہار مین ایک سادھ گورو کی ہی شکر گذاری اور سیوا رہی کہ جنکے سبب سے اپنے سروپ کو جان لیا اور گیانی سے سمجھا و کہ ہی سو کرم نبتے رہتے ہین اور اَبھیاشک کبھی سادھ گورو کو دیکھتا ہے کبھی ترتھہ کا

دھیان کرتا ہے کبھی شاستر سے پڑھا اور تم کہو کہ کون سے گیانی فساد ھوگو رد تو
مالے ہے برا کہا ہے یا ٹہل نہین کی ہے اور کیا گیانی تیرتھ برت جپ تپ اشنان نہین کرتے
سو سمجھو کہ ہم اپاشنا کا کھنڈن نہین کرتے کیونکہ اپاشنا کے بنا گیان کسیکو نہین
ہو سکتا اور ہر ایک گیان سے جیسا نہین پا سکتا [illegible] دیکھو ایک شخص
اندھا تھا اور ایک اپنگ تھا دونون ملے اور دونون بھوکے تھے اور ایک
درخت پر میوہ موجود تھا اب اندھے کو تو دیکھتا نہ تھا اور اپنگ سے چڑھا
نہین جاتا تھا دونون نے صلاح کرکے یہ تجویز کی کہ اندھے نے اپنگ کو اپنے
کندھے پر چڑھایا اپنگ نے میوہ درخت مین سے توڑا دونون نے کھایا دیکھو
جب دونون اکیلے تھے میوہ میسر نہین تھا اسیطرح گیان کو کرم اپاشنا کی تو
نہایت ہی ضرورت ہے اور اکیلا گیان تو اپنگ کے سمان ہے مگر تمکو یہ سمجھنا
چاہیے کہ نندا برے کی بھی کرنی بری ہے اور جب تم گیانی کی نندا کروگے
تو تمھاری اپاشنا کہان رہی اگر گیان نہین سمجھ مین آتا تو کہو کہ اتنی بدھ نہین ہے
یا کہو کہ ہمکو گیان سے مطلب نہین ہے تو بھی خیر کہ نندا کے پاپ سے
تو بچے اور غور سے دیکھو کہ اپاشک اپنی دھوم دھام بڑھانے کے لیے بہت سی
تدبیرین کرتے ہین چیلے موندتے ہین ایسی ہی تدبیرون مین نام کی اچھا کرکے اپنا
وقت ضائع کرتے ہین اور گیانی ان باتون کو اپادھ سمجھے سب سو وہ ایسی
باتون کے لیے جتن نہین کرتا ایک برھم کی طرف چت رکھتا ہے اور
جہان تک بنے وہ اپادھ کو دور ہی کرنا چاہتا ہے اور جو تم نے کہا کہ بہت
چیز سے بھی کہین سکھ ہوتا ہے دیکھو جہان وقت کے بہت کھیل سے سکھ ہوتا ہے

اور دکھ بھی ہوتا ہے بچپن کی بات سرشٹ سی صاف دکھ اور سکھ ہوتا ہے اور دکھ بھی
سپنے کا سکھ چھوٹا ہے پر کچھ اچھا لگتا ہے اور سپنے کا دکھ چھوٹا ہے پر برا ہی لگتا ہے
اور دیکھو یاد کرلو کہ پہلے تو تم نے کہا کہ ہمکو تو بیراگ کسی گیانی میں نہیں دیکھتا اور اب
تم خود بیراگ ہی کے سامان گیانی میں نشان دیکھ نشٹ ہو گیا ارادہ کرتے
ہو اور گیانی تو یہاں بھی سکھی اور آگے بھی سکھی دیکھو تو تم سب کچھ اپنا انشٹ کی
مہمان کر آئے مگر سکھوپتی کا سکھ سب سے بڑھ کے ہے کیونکہ وہ جس میں پھر کہتا
سنو گے پوچھا کرو گے پر پھر بھی کہو گے کہ اب تو سووینگے جو سوتے نہیں اور جاگ
سکھ ہوتا تو کیوں سونے کے لیے کہتا ہیں ہے اوٹھتے اور دیکھو کہ سکھوپتی میں
کوئی بھی چیز نہیں ہے نہ تن ہے نہ گھر ہے نہ دھن ہے نہ کٹم ہے نہ سادھو
میں نہ گورو میں نہ سیوا ہے پر کچھ سکھوپتی کا سب سکھوں سے بڑھ کر کے ہے
بہشت تو مباش اصلا کمال اینست و بس ۞ تو در وگم شو وصال اینست و بس جو ہو گیا گیانی
کو ایسا ہی سکھ سب کال پراپت ہوتا ہے بیٹھے میں سکھ گیان میں ہے کیونکہ گیانی
سکھ کو دوسرے پدارتھ سے مانتے ہیں اپنے میں نہیں دیکھتا اور در اصل سکھ اپنے میں ہے
جو اپنے میں نہ ہوتا تو سکھوپتی میں سکھ نہ ہونا چاہیے تھا کس واسطے کہ کوئی پدارتھ
سکھوپتی میں موجود نہیں ہے اور دیکھو جو پدارتھ میں سکھ ہوتا تو سب کال سکھ کا
داتا ہوتا تھا سو یہ بات نہیں ہے دھن سمپت کٹم وغیرہ سب موجود ہیں پر پھر بھی
دکھی ہوتا ہے جو دھن سمپت کٹم میں سکھ ہے تو کیوں سب کال اور سکھ
نہیں رکھتے اور جنھوں نے اپنے میں سکھ دیکھا ہے اونکے پاس
بھی موجود نہیں اور سکھی ہیں اور من کا یہ سبھاؤ ہے ایک اچھا

ہولی چھین بھر آنند مانا پھر ویسا ہی دکھی ہے کیونکہ اب دوسری اچھا پیدا ہوئی پھر من
ڈگمگانے لگا دیکھو جب کال مین اچھا پورن ہوئی تو ذرا من ٹھہرا سکھ ہوا یا سکھ تو پہلی
مین بغیر اچھا ہوا تھا تو سکھ پایا پس ثابت ہوا کہ من کی نشچلتا مین سکھ ہے
پدارتھون مین سکھ نہین ہے سو گیانی کا من بیراگ ببیک کر کے نشچل ہوا ہے
مہا سکھی ہے اسکو پدارتھون کا ہونا زیادہ تو دیکھتا ہے پر سکھدائی نہین دیکھتا اور
جو پرالبدھ آدھین پدارتھ ملے ہین تو اونکو است سمجھکر بھوگتا ہے جیسے سمجھ والا
بھان وتی کے تماشے کو دیکھکر سکھی ہوتا ہے اگرچہ اگیانی لڑکے بھی ویسے ہی
سکھی ہوتے ہین پر اتنا بھید ہے کہ لڑکے اوس کھیل کو ست سمجھتے ہین مگر عقلمند جھوٹھا
سمجھتے ہین اور دیکھو گیانی اگیانی دونون بھوجن کر کے سکھی ہوتے ہین
پر گیانی اگیانی سمان نہین ہوسکتا گیانی سکھ بھوجنون سے اتپن ہوا نہین
مانتا بھوجنون کو اتنا سمجھتا ہے کہ من کی اچھا پورن کر کے من ٹھہر گیا پر سکھ
بھوجن نے نہین دیا سکھ من مین ہی تھا ٹھہرنے سے سکھ کی بھان ہوئی
جیسے ٹھہرے پانی مین منہ دیکھتا ہے اور اگیانی بھوجنون ہی کو سکھ
روپ سمجھتا ہے اور جسکا من سامان دنیا سے سکھی ہوا ہے سو سکھ قائم
نہین رہتا کیونکہ سامان قائم نہین رہتا اور جسکا من بیراگ ببیک سنتوکھ کر کے
سکھی ہوا ہے وہ پرش سدا خوش ہین صرف بھوک پیاس کے وقت مین کسیقدر
بیکلتا لاتا ہے سو پرالبدھ آدھین دور ہو جاتی ہے اور تم نے پوچھا
کہ کون سی پوتھی بیدانت کے گیان کی داتا ہے سنو پوتھیون کا کیا
انت ہے پر اگر تم چاہو تو پنچدشی اشٹاوکر گیتا جوگ بسشٹ پڑھو

اور ایک گرنتھ بچار ساگر مہاراج نہچل داس جی ساد و ہی کا بنایا ہوا بہاشا مین
ایسا عمدہ ہے کہ جسکے پڑھنے سے تت کال گیان ہو جاوے ہم تمکو انہین
پوتھیون کے رو سے سمجھا رہے ہین بلکہ بچار ساگر کے کئی پرسنگ کہے ہین
اور اردو مین آنند امرت برکھنی کہی ہوئی مہاراج آنندگر جی کی اور گیان ساگر
مصنفہ منشی گردھاری لال صاحب ناظر سہارنپور بہت خوب بیدانت کا رہنے
کر رہین اور گیانی تو بہت ہین کہانتک نام گناوین مگر جا اب تو مہاراج کرپا سندھ
برمھ سروپ مہاراج رامجی داس جی سادھو داد و ہی کے درشن کر دیکھ کیسے ہین اور جو
تم نے گرونانک شاہ کی بانی کا حال پوچھا سو سنو گرونانک شاہ فقیر ہندو کے
گرو اور مسلمان کے پیر دھن دھن دھن کیا بانی ہے شربت کے گھونٹ ہین پیتے
ہی شانتی حاصل تینون تاپون کا ناش بانی مین کسیکی نندا نہین صرف پریم پریت
یعنی عشق خالص مالک کی طرف سرت شبد کا میل اور گیان سے بہلے
سکھمنی صاحب کا پاٹ کرو دیکھو کیا اموک پدارتھ ہے پھر گروگرنتھ
صاحب کا پاٹ کرو مہاراج درحقیقت گرو کی بانی کی ایسی ہی مہمان ساری سنی
ہے مہاراج آپ نے کہا کہ سکھوپتی کا سکھ سب سی بڑا ہے اور مینے بہت سونے کی
مہاننداسنی ہے پرم ہنس نے کہا کہ بھائی درشٹانت کا ایک انگ لیا کرتے ہین
ہمنے تجھے سور ہنے کو اچھا نہین کہا ہے مگر اوس سکھ کا روپ دکھایا ہے
اور جو سدا ان سوتا ہی رہے تو بھی ایک بات ہی سو کسی سے سدا ان سویا نہین
جاتا اور جو زیادہ سوتے ہین وہ جب جاگتے ہین تو مہادکھ پاتے ہین پھر
اس سونے مین کیا لابھ ہوئی مہاراج تم دھن ہو دھن ہو بڑے بڑے بھید

تب اُسنے بڑی بھول سے بچایا مہاراج آپ کرپا کرکے فرماتے ہیں کہ برہم میں جگت کا بھرم
ایسے ہے جیسے رسّی میں سرپ کا سو مہاراج دیکھیے کہ سرپ کا بھرم رسّی یا دراڑ
یا لکڑی میں ہوتا ہے گھٹ میں نہیں ہوتا اور برہم جگت کا کچھ میل نہیں تھا یا ایک سی
صورت نہیں تھا ئی پھر برہم میں جگت کا بھرم کیسے ہوا پرم ہنس نے کہا اسکا یہ
تم نہیں ہے دیکھو ذات دیکی ہوتی ہے کیسواسطے کہ ایک جیو پہلے جنم میں
برہمن تھا اب بنیا ہوا جو ذات دھرم جیو کا ہوتا تو بنیا ہونا چاہیے تھا کیونکہ جیو
تو اب بھی وہی ہے جو پہلے تھا پر اگیان کا جیو ذات کو اپنا ہی دھرم مانے ہے
اب اگرچہ ذات اور آتما سے کسیطرح کا میل نہیں ہے صورت ایک سی نہیں ہے
آتما بنیا یک ہی ذات برہمن سے پرا تھا میں ذات کا بھرم ہو گیا اسیطرح برہم میں
جگت کا بھرم ہوا مہاراج برہم تو پرکاش روپ سورج کیطرح اور جگت اندھیرے
کیطرح ہے سورج کے سامنے اندھیرا نہیں ٹھہر سکتا برہم میں جگت کیسے ٹھہرا
پرم ہنس نے کہا سنو آگ لکڑی میں ہوتی ہے پر نہ دیکھتی ہے نہ لکڑی کو جلاتی ہے
اسیطرح سامان چیتن اگیان کا برودھی نہیں بلکہ سادھک ہے مہاراج مایا ست
ہے یا است ہی یا کیا ہے پرم ہنس نے کہا مایا کا مفصل حال سنو شن بادی جیا
کہیں ہیں کہ کچھ ہے ہی نہیں وہ مایا کو بالکل انہو اسے کہتے ہیں اوسکو است
کھیاتی کہیں ہیں یعنی جیسے رسّی میں سرپ است ہے ویسے اور جگہ بھی سرپ است ہے
گیان بادی آتم کھیاتی کہیں ہیں کہ رسّی میں یا اور جگہ سرپ نہیں ہے
بدھی میں سرپ ہے بدھی سے باہر کچھ نہیں بدھی ہے سرب آکار کو دھارن کرے ہے
بدھی جس میں بسے ہے بدھی سے باہر کو جو جگت دیکھے ہے سو

بھرم ہے اور نیایک اور نسیلا انیتھا کھیاتی کہتین ہیں یعنی یہی دیس ہیں سپنا
سرپ ہے اوسکو دیکھتین ہیں ریتیر من دوش ہے جس سے پاس معلوم ہوتا ہے
جیسے کوئی بیماری ایسی ہوتی ہے کہ جو گنا کہلاتی ہے ایسے ہی تیتر کا دوش
سیپی کے سامنے کو نکٹ دکھلاتا ہے اکھیات بادی کہتین ہیں کہ جو است چیز
دیکھے تو گیدڑ کے سینگ دیکھنے چاہیے اس سے است کھیاتی غلط اور جو کہ
سرپ رسی میں چھن بھر گیا گھٹنوں تک دکھیا کرتا ہے کچھ چھن بھر کی
قید نہین اور بدھی چھن چھن میں بدل جاتی ہے اسواسطے آتم کھیاتی غلط
اور انیتھا کھیاتی بھی غلط ہے کیونکہ گیان شے کے موافق ہوتا ہے گے رسی
ہے سچے سرپ کو کہان دیکھنے گیا اس سے یہ درست ہے کہ سچے سرپ کا
خیال اور سامان گیان رسی کا یہ اکھیات بادی کا مت ہے سو بھی غلط ہے
کیونکہ اگر سچے سرپ کا خیال ہے تو رسی کو سامنے دیکھکر کیون ڈرا اور ایک
کال میں دو گیان بھی نہین ہو سکتے پس انرچنی کھیاتی صحیح ہے بیدانت مین
مایا انرچنی ہے نہ ست ہے نہ است ہے ایسے طور کی ہے جسکو کچھ نہین
کہہ سکتے اس کہنے سے یہ مطلب ہے کہ انتہکرن کی برتی آنکھ میں سے نکلکر
جس پدارتھ پر پڑتی ہے اوس پدارتھ کے سمان ہو جاتی ہے اور اوس
پدارتھ کا تم دور کرتی ہے پدارتھ بھاشتا ہے اسمین روشنی سہایک
ہے اور جہان رسی میں سرپ بھاشا وہان برتی باہر گئی اور رسی کے ساتھ
بھی وہ بھی ہوئی پر تم یعنی اندھکار دوش سے رسی کے سمانا کار نہین
ہوئی اوس وقت میں برتی اور اودیا کا چھوب ہوا وہ اودیا سے پدا کا

ہوکے بھاسنے لگی اب دیکھو جو اندیا کا کارج ست ہووے تو مٹی کے گیان سے سرپ
دور ہوتا جب ستی کا گیان ہوا سرپ کا ابھاؤ ہو جاتا ہے اسواسطے اوس سرپ کو
ست نہین کہہ سکتے اور جو است کہین تو دیکھا تھا اور دیکھے ہے پس ست است سے
کسی اور طرح کی ہے اسلیے انربچنی کہا دیکھو بیج مین درخت کیسے رہتا ہے اگر کہو کہ بیج
مین درخت ہے تو بیج کے توڑے درخت کا نشان بھی نہین دیکھتا اور جو تم کہو کہ
اوسمین درخت نہین ہے تو پھر درخت کہان سے آجاتا ہے اسیکو مایا انربچنی کہتے
ہین اور جیسے سرپ اندیا کا ہی پرنام تھا ایسے وہ برتی جسکو سرپ بھاشا ہی اندیا کا
پرنام ہے سو گیان بھی انربچنی ہے جو وہ برتی گیان انتشکرن کا ہوتا تو سرپ کے
گیان کا ابھاؤ ہوتا اور ابھاؤ ہو جاتا ہے اس باعث سے وہ سرپ اور اوسکا گیان
اندیا کا کارج ہے مہاراج یہ سچ ہے خوب سمجھہ مین آئی پر مہاراج آپنے ایسے فرمایا کہ
سپن کی سرشٹ تو نئی رچنا ہے مہاراج جو جیو دیہہ سے باہر جا کر رچتا ہے تو سپن کے
وقت مین دیہہ مرتک یعنی مردہ کی سمان ہونی تھی سو ہوتی نہین اور دیہہ ذرا سی ہے
اوسکے اندر ہاتھی گھوڑے گھر شہر کیسے بن سکتے ہین سنو بید مین لکھا ہے کہ سپن سرشٹ
من رچتا ہے سو دیہہ کے اندر گلے کی ناڑی مین سب رچنا کرتا ہے کیونکہ من
بغیر پران کے دیہہ سے باہر نہین جا سکتا پران سب اندریون کا راجہ ہے جہان
پران نکسا سب اندریان بھی گئین جو من اور پران باہر جاتے تو دیہہ مرتک سمان ہوتی
اور جو کہو کہ صرف من باہر جاکر سپن سرشٹ رچتا ہے یا ست پدارتھون کو دیکھتا ہے
سو دیکھو من مین گیان شکتی ہے کریا شکتی نہین اور سپن مین سب کرم کرنا پڑتا ہے
سو کرم بدون پران اور اندری وغیرہ ہوتا نہین اسواسطے صرف

من کا باہر جانا نہین بن سکتا من جیسی گھوڑے ہاتھی رچتا ہی ویسی ہی کلپت دیہہ اور اندری سپنے دیکھنے والے کی بھی رچتا ہے کیونکہ سپنے مین رات کو زخم لگا پر صبح اس سچی دیہہ پر نشان نہین ہوتا اس سے ثابت ہوا کہ وہ دیہہ جسمین زخم لگا تھا وہ دیہہ اور تھی اور کلپنا ماتر تھی سپنا سا کستی ابھاس ہی کیونکہ جاگرت دیہہ کی اندریان نہین دیکھین ہین مہاراج آپ تو ایسا ایسا فرما رہے ہین مگر کیا کرون میری عقل حیران ہے جب غور کرتا ہون تو بادشاہون نے ایسے ایسے عجیب کام کیے ہین کہ عقل مین گنجایش نہین کرتے دیکھیے اب جال مین ہی تار برقی ریل کیسی عمدہ چیزین ہین مین کیسین اونکو جھوٹی مان لون پرم ہنس نے کہا سنو تم ناحق بھرم مین پڑتے ہو یہ ریل تار وغیرہ سب جگت کے کام ہین اور جب سارا جگت متھیا ہے تو یہ کیسین ست ہو سکتا ہی اس سے بھی زیادہ مفید اور عجائب چیزین تم سپنے مین بنا لیتے ہو اور اوسوقت یہی معلوم ہوتا ہے کہ ایک جہان کو فائدہ ہو رہا ہی اور سچے ہین مگر جب جاگے کچھہ بھی نہین ہا سو بھائی یہ سب اندیا کرت ہی مہاراج آپ نے تو پرالبدھ کو اٹل کہا جو پرالبدھ اسٹ ہی تو پھر بید شاستر نے جتن کیون لکھے کہ ایسا کریگا تو ایسا ہوگا کسیکی پرالبدھ مین تو دھن نہین تھا اوسنے شاستر کے بموجب تپ پوجا کری دھن اوسکے ہوگیا اب پرالبدھ تو مٹ گئی پرم ہنس نے کہا کہ سنو یہ جھگڑے اندیا کے ہین تم پر مجھہ بچار کرتے کرتے کہان جا پڑے خیر تمنے پوچھا ہم کچھہ اوسکا بھی حال کہے دیتے ہین پر یہ یاد رکھنا کہ ہمارا سدھانت یہ ہے کہ مایا انرچنی ہے اب سنو جس شخص نے شاستر کے بموجب عمل کیا اور دھن وان ہوگیا اسمین پرالبدھ نہین مٹتی اسکو ایسے سمجھو کہ اوسکی پرالبدھ مین دھن ہونا اسی راہ سے لکھا تھا جیسے کسیکو نوکری کرکے کسیکو دکانداری کرکے کسیکو کتھا کہکے دھن ملتا ہے

اوسکو جب تپ کرکے ہی ملنا تھا

دوہا

جیسی ہو ہونہار تا ویسی اوپجے بدّھہ ॥ ہولن ہار ہردے بسے بسر جاے سب سُدّھہ ॥

چوپائی

ہوتی ہے وہی جو رام رچ راکھا ॥ کو کہہ ترک بڑھاوے ساکھا

مہاراج تو مین اب کچھہ نکرونگا جو میری پرالبدھہ مین ہوگا سو ہو رہیگا یہہ ہنس نے کہا ٹھیک ہے پر دیکھو جو تمھاری پرالبدھہ مین کچھہ نکرنا لکھا ہے تو تم اسی بات پر قائم ہو جاوگے اور جو کرنا پرالبدھہ مین لکھا ہے تو ابھی ایکدم مین اور ہی سمجھہ ہو جاویگی اور دیکھو کہ اگر کچھہ نکرنے مین تمھاری پرالبدھہ مین سُکھہ لکھا ہے تو سکھہ میسر آویگا جو دکھہ لکھا ہے دُکھہ ملیگا ایک مثل ہے کہ دو شخص آپسمین جھگڑتے تھے کہ ایک کہتا تھا تدبیر بڑی دوسرا کہتا تھا تقدیر بڑی ہے کسی شخص نے ان دونونکو دو کوٹھریون مین بند کیا جو تقدیر کو بڑا کہتا تھا وہ تان چادر سو رہا کہ جو ہونا ہوگا سو ہوگا اور وہ جو تدبیر کو بڑا کہتا تھا اوسنے اپنے دلمین کہا کہ کچھہ تدبیر کرو نہین تو بھوکے ہی مرے اوسنے دیوار مین کسیطرح سے غار کیا اور کہین سے کھانا لا اپنا خوب کھایا اب دل مین یہ کہتا ہے کہ چلو وہ تقدیر والا بھوکا پڑا ہے اوسکو بھی کھلا دو کہ وہ بھی جانے کہ تدبیر ایسی چیز ہے اسنے اوسکی کوٹھری کی دیوار مین سوراخ کرکے کہا کہ کھانے کو لے کیون بھوکا مرتا ہے دیکھہ ہماری تدبیر اور اپنی تقدیر کون بڑی ہے تقدیر والے نے کہا کہ ہان لاو غرض کھانا لے لیا اور کہا کہ اب دیکھہ کہ ہماری تقدیر بڑی یا تیری تدبیر تو نے اتنی تکلیف اوٹھائی جب کھانے کو ملا اور ہمین سوتے ہوئے کھانے کو ملا تدبیر والا خاموش ہو رہا

اب اس مثل سے بھی ایسا ثابت ہوا کہ تقدیر بڑی ہے مگر غور کی جگہ ہے کہ کھانا بغیر تدبیر کے منہ میں نہیں آیا
کسی تدبیر والے نے اتنی تدبیر کی تھی جب ہی تو دونوں کو ملا پس بغیر تدبیر کے تقدیر کچھ
نہیں کر سکتی پس دونوں برابر ہی سی ہیں جیسے بغیر تیل و بتی دیا نہیں جلتا اگر تیل ہے
بتی نہیں کیا روشن کرے اگر بتی ہے تیل نہیں کیسے روشن کرے مگر اتنا فرق بیشک ہے
اگر بتی چھوٹی بھی ہووے اور تیل بہت ہووے تو چراغ دیر تک جلیگا اور جو تیل تھوڑا
ہووے اور بتی بڑی ہووے تو چراغ دیر تک نہیں جل سکتا اگر تقدیر رجوع ہے
تھوڑی بھی تدبیر سے کام پورا ہو سکتا ہے اور جو تقدیر نہیں ہزار تدبیر بیفائدہ اتنی
تقدیر کی بڑائی ہے مہاراج ایک سندیہہ اور ہے میں نے یہ سنا ہے کہ تقدیر یعنی پرالبدھ
اوسکو کہتے ہیں کہ پہلے جنم میں کرم کیے ہیں اوسکے بموجب پھل بھوگنا ہوگا سو کرموں
کے پھل دکھ سکھ ہیں پس تقدیر کے بموجب دکھ سکھ ہی بھوگنے چاہیے تھے
پر جگت میں دیکھتا ہے کہ دکھ سکھ بھی بھوگتے ہیں اور سوا اسکے کسیکو شبھ
اچھا ہوتی ہے کسیکو اشبھ ہوتی ہے ان دونوں کا بیج کون ہے سنو جیسے پھل
ہوتا ہے کوئی میٹھا کوئی کڑوا پر سوا مٹھائی اور کڑوائی کے پھل میں ایک طرح کی
سوگندھ درگندھ بھی ہوتی ہے اسیطرح کرموں کا عوض دکھ سکھ پھل کیطرح ہیں
اور شبھ اچھا اور اشبھ اچھا سوگندھ درگندھ کی طرح ہیں اسلیے سو کرم کا پھل صرف
سکھ دکھ ہی نہیں ہے پر شبھ اچھا بھی ہے جس سے آگے کو فائدہ
ہوتا ہے اور شبھ کرم بنتے ہیں اسیطرح کو کرم کا حال جان لو مہاراج یہ اور کہدو
کہ جسقدر سو کرم اور کوکرم کے پھل ہیں اوسیقدر دونوں بھوگنے پڑتے ہیں
یا یہ کہ سو کرم زیادہ اور کوکرم کم ہے تو جسقدر سو کرم زیادہ ہے اوسیکا پھل

بھوگتا پڑتا ہی یا یہ کہ جو سیر بھر سو کرم ہے اور تین پاو کو کرم ہے سو دونون ہی بھوگنی پڑینگے
پر تم ہمس نے کہا کہ ایسا نشچے ہوتا ہے کہ دونون ہی بھوگنے پڑینگے تو مہاراج شاستر نے
یہ کیون کہا کہ جو کوئی کو کرم ہو جاوے تو پراچھت کرے کو کرم دور ہوجائگا پر مہنس نے
کہا کہ اپنی سمجھ مین ایسا آتا ہے کہ اسمین شاستر کا یہ مطلب ہی کہ اول تو کو کرمی اور
کسی کو کرم سے بچ جاے گا کیونکہ وہ پراچھت مین لگا اور جب پراچھت کر چکا
تو اوسکو سب بھلا کہنے لگے اب کو کرم کرنیمین اوسکی رچی نہ آویگی دوسرے یہ کہ
سو کرم سے سبھا اچھا بھی پیدا ہوگی تیسرے یہ کہ کو کرم کا دکھ سو کرم کے پھل کے بل کے
سبب سے بھاری نہین معلوم ہوگا اور اوسوقت کو کرم کا پھل کچھ کال کے لیے
ہٹ بھی جاویگا دیکھو ایک کو تو مارا اور ایک کو کچھ دیا اب جسنے مارا ہے وہ عوض لیا چاہتا
ہے اور جسکو دیا ہے وہ عوض دیا چاہتا ہے اب عوض دینے مین اتنا دکھ
نہین معلوم ہوتا کسواسطے کہ عوض لینے کا سکھ اوسوقت سہایتا کرتا ہی اور دیکھو کہ سکھ کا
بل ہو تو دکھ سہارنا آسان ہو جاتا ہے جیسے ایک من بھر کی گٹھری ایک بیمار کے سر پر
رکھو اور ایک من بھر کی گٹھری تندرست کے سر پر رکھو اور دیکھو کہ کچہریون مین مقدمہ
نمبروار ہوا کرتے ہین پر جو لاٹ کا مقدمہ آجاوے تو سب مقدمے دھرے رہتے ہین
وہ پہلے ہوتا ہے اسیطرح جو کوئی سبھ کرم بہت ادھک ہوا تو کو کرم کے پھل کو
ہٹا کر اپنا پھل دینے لگتا ہے مہاراج یہ باتین تو بہت اچھی ہین بڑی سندیہہ
دور کرین ہین آپنے انکو جھگڑا کیسے فرمایا سنو گیانی کو دیہہ نہین رکھنی
پھر ہیرا لبدھ وچنن کا خال کہنا سننا جھگڑا ہی تو ہے جس راہ نہین
چلنا اوسکے کوس کیا گننے اور جب مایا کو اترچکی کہہ سکتے پھر اب

کیا کہا جاوی مہاراج سچ ہے مگر میرے بڑے سندیہ دور ہوئے اب کچھ پر مجھ بتا یا کا چرچا
فرمائیے پرم ہنس نے کہا کہ جو تجھے پوچھنا ہو سو پوچھ چیلے مہاراج میں تو دکھی ہوتا ہوں
چھوٹا سا ہوں اسامرتھ ہوں اور برمھ آنند روپ ہی ہو پن ہے یہ میں برمھ کسطرح ہو سکتا ہوں
پرم ہنس نے کہا کہ سنو دکھ سکھ سامرتھ اسامرتھ یہ سب دھرم انتشکرن کے ہیں اور تو
انتشکرن کا درشٹا ہے مہاراج جو میں جگت کا درشٹا ہوں تو جگت کا ادھشٹان کون ہے
سنو جہان چیتن ادھشٹان ہوتا ہے وہان چیتن ہی درشٹا ہوتا ہے جیسے سُپنے کا
ادھشٹان اور درشٹا دونون تو ہی ایک چیتن ہے اور متھیا جگت ادھشٹان کی ہان
نہین کرتا جیسے مرگ ترشنا کا جل اوس زمین کو جہان دیکھا ہے گیلا نہین کرتا اور جس رسی
مین سانپ کا گمان ہوا ہے اوس رسی مین زہر نہین ہو جاتا اور جیسے جلاکاش
گھٹاکاش میگھاکاش مہاکاش ایک ہی ہے پر چارون مین اوپادھی بھید ضرور ہے
اسیطرح جیو ساکشی یعنی کوٹسٹ ایشر اور برمھ چیتن روپ کرکے ایک ہی چیتن ہے
اور جو اوپادھی بھید ہے سو متھیا ہے اور جیو ایشر برمھ کو چیتن روپ کر کر ایک جاننا
اور جیو ایشر کی اوپادھی کو بھاگ تیاگ لکشنا کر کے متھیا سمجھنا اسکو گیان کہتے ہین فقط
جلاکاش وہ ہے کہ گھٹاکاش اور جو جل مین پرتبمب اکاش اور سورج کا پڑا ہے
گھٹاکاش یہ کہ جسقدر اکاش نے گھڑے ہی کو جگہ دی میگھاکاش یہ کہ جسقدر
اکاش بادل کو جگہ دیوے اور بادل کے جل مین جو ابھاش اکاش کا ہے
مہاکاش یہ کہ کل اکاش مہاراج لکشنا کیا ہے سنو لکشنا تین
طرح کی ہوتی ہے جہتی اجہتی بھاگ تیاگ جہتی یہ کہ جسمین سب بچن کا تیاگ
جیسے کہا گنگا مین گانو جو کہ گنگا مین گانو نہین ہو سکتا کنارہ پہ ہوتا ہے

پس جسمین سب بچپن کا تیاگ ہوا جتی یہ کہ جسمین سب بچپن کا گرہن ہو جیسے لال رنگ
اوڑ جاتا ہے یعنی لال رنگ کی چڑیا اوڑی جاتی ہے جسمین سب بچپن کا گرہن ہوا اور
بھاگ تیاگ یہ کہ جسمین کچھ لیا جاوے کچھ چھوڑ اجاوے جیسے کہا کہ بادشاہ و فقیر
ایک ہین جسمین سامان بادشاہت اور فقیری کا تیاگ اور دونون کے جسم کا گرہن
یعنی دونون آدمی ہین مہاراج انتشکرن تو جڑ ہے جڑ کو دکھ سکھ نہین ہو سکتا پرمہنس نے
کہا سچ ہے پر تیری چیتنتا جو انتشکرن مین ہے اوسکے سبب سے انتشکرن کو دکھ سکھ کی
گیات ہوتی ہے جیسے چراغ کی روشنی مین جواری جوا کھیلتا ہے پنڈت پوتھی پڑھتا ہے
مگر دیکھو چراغ دونون کرمون کا بھاگی نہین ایسے تو ہے تیری چیتنتا سہاری انتشکرن
دکھ سکھ کا بھوگتا ہے پر تجھے کرمون کا لیش نہین ہے مہاراج ابھاش روپ والی چیز کا
ہوتا ہے اور ابھاش علیحدہ جگہ مین پڑتا ہے شدتپ نے چیتن کو بیاپک کہا
پھر کونسی جگہ باقی رہی جہان ابھاش پڑی سنو شبد اروپ ہے اسکا پرت بمب
ہوتا ہے اور اکاش اروپ اور بیاپک بھی ہے پر جل مین اکاش کا پرت بمب ہوتا ہے
تھوڑے سے پانی مین بہت سی گہرائی دیکھتی ہے مہاراج مجھے آپ بیاپک بتایا ہے
پھر اسکا کیا کارن ہے جو صرف انتشکرن ہی بھوگتا ہے دیہہ کیون نہین بھوگتی
پرمہنس نے کہا کہ دیکھو انتشکرن مثال آئینہ کے ہے اور دیہہ مثال دیوار کے
آئینہ مین صورت دیکھتی ہے دیوار مین نہین دیکھتی اگرچہ روشنی ایک سی دیوار و آئینہ
مین ہے اور دونون بیجان ہین مگر دیوار کو یہ طاقت نہین کہ صورت دکھا دے اور
دیکھو صاف جل مین اکاش کا ابھاش صاف نظر آتا ہے اور جگہ نہین اسیطرح
اگرچہ تو ساری دیہہ مین بیاپک ہے پر ابھاش انتشکرن مین ہی پڑتا ہے ساری دیہہ

مین نہین کیونکہ انتشکرن ستوگن کا کارج ہے اور دیہہ توگن کا کارج ہی انتشکرن مثال
ہیرے کے ہے جیسے پھول کی لالی ہیرے مین جھلکتی ہے پتھر مین نہین جھلکتی اسیطرح
انتشکرن مین چیتن کا ابھاش ہوتا ہی دیہہ مین نہین سامان چیتن تو دیہہ و انتشکرن دونون
مین ایکسا ہے پر ابھاش کا بھید یعنی انتشکرن مین سامان چیتن اور سامان چیتن کا
ابھاش دو چیزین ہین تو مہاراج ساری دیہہ مین کیون دکھ سکھ معلوم ہوتا ہے جہان
انتشکرن ہووے وہان ہی چاہیے پرمہنس نے کہا کہ سنو جو انتشکرن کو ایک
استھانی ہردے مین بتاتے ہین تو وہ یہ کہتے ہین کہ انتشکرن کی برتی سارے سریر
مین پھیلی ہوئی ہے جیسے سورج کی روشنی اور جو ایک استھانی نہین کہتے وہ انتشکرن کو
سارے سریر مین بیاپک کہتے ہین مہاراج یہ فرمایئے کہ گیان کسے ہووے ہے
اہنگ برمھ یعنی مین برمھ کون کہتا ہے پرمہنس نے کہا بدھی مین جو چیتن کا ابھاش
ہے سو کہتا ہے اور اوسیکو گیان ہوگا مہاراج ابھاش تو برمھ نہین ہے
برمھ سے بھن اور طرح کا ہے پرمہنس نے کہا کہنا تو بدھی سہت ابھاش کا
ہے اور ابھاش کو ہی گیان ہوگا مگر ابھاش کو شٹ کا یعنی ساکشی کا ابھمان رکھے
ہے یعنی ابھاش اپنے سروپ اور ساکشی کے سروپ کو اپنا آپ ہی جانے ہے
بیدانت مین ابھاش کا برمھ کے ساتھ ایک ہونا بادہ سمانادہ کرن کہا ہے
جیسے آئینہ مین جو صورت ہے وہ صورت اپنی کو بادہ یعنی ناش کر کے اپنے اصل
چہرہ مین سما جاتی ہے جیسے پرچھائین آدمی کی آدمی ہی مین جا سماتی ہے دیکھنے
مین دوسری چیز بھی پر اصل مین کچھ نہ تھی اگر اصل مین وہ پرچھائین کچھ ہوتی
تو کہین آپ اکیلے رہتی سو کہین دیکھتی نہین ✤

دوہا

ہر ہر جن دو داؤ ایک ہین بوہ بچار کچھہ نا نہہ
جل سے اوپجے ترنگ جیون جل ہی بیچ سماے

مہاراج یہہ بات تو خوب سمجھہ مین آگئی مگر مہاراج پرلے مین اور گیان مین کیا فرق ہے
پرلے مین بھی تو کچھہ نہ رہیگا اور گیانی کی دیہہ کیسے چھوٹتی ہے سنو پرلے اوسے کہتے
ہین کہ جب سرب پرپنچ کرم کا ابھاؤ ہووے ایشر جیوون کے کرمون کے پھل
دینے سے اوداسین ہووی ہے تب پرلے ہووی ہے سو پرلے مین سب چیزون کا
سنسکار مایا مین رہتا ہے چنانچہ جیوون کے کرم بھی جو باقی رہتے ہین وہ بھی مایا مین رہتے
ہین اور جب وہ کرم بھوگ دینے کو پک جاتے ہین جب ایشر کو ایسی اچھا ہووے ہے
کہ اب جگت پیدا کیجیے اوسوقت مایا تو گن پردھان پانچو تت کو اوتپن یعنی پیدا کرے
ہے مایا سے اکاش تت مع شبد یعنی آواز کے پیدا ہوتا ہے اور اکاش سے ہوا کی
پیدایش اور ہوا سے اگن کی پیدایش اگن سے جل کی پیدایش اور جل سے خاک کی
پیدایش ہوتی ہی ان پانچون تت کا ملا ستوگن انس انتشکرن بناوی ہے اور رجوگن
ایک ایک بھوت کے کرم اندریان اب دیکھو پرلے اور گیان مین کتنا بھید ہے پرلے کے
پیچھے تو جیوون کو پھر پیدا ہونا ہوتا ہے اور گیانی برہم مین لے ہوا اوسکو پھر دیہہ
نہین دھرنی ہوتی اور گیانی کو کچھہ شک سندیہہ اِس بات کا نہین ہوتا کہ
دیہہ تیرتھ پر چھوٹے یا جنگل مین دونون برابر ہین اور نرگن اوپاسک کو بھی دیس کال
مرت کے نیم نہین دیکھنا ہوتا کیسا ہی دیس ہووے کیسا ہی کال ہووے وہ برہم لوک کو
پہونچیگا کیونکہ وہ صرف ایشر کی سرن مین رہا ہے اور جو کسی گیانی نے

دسیں کال کا بھی بچار کیا ہی تو وہ اگیانیون کی اوپدیش کے واسطے کیا ہے اور جو گیانی
بششٹ آدک ادھکاری ہین اونکی دیہہ ایک کلپ بھر رہتی ہے ایک دیہہ تیاگی
دوسری رکھ لی پر اونکو آتما مین جنم مرن کبھی نہین بھاسے ہے بعد کلپ کے بدیہہ موکش
ہوتے ہین مہاراج ایک گیانی کی موکش ہوئی پر اودیا کا ناش تو نہین ہو جاتا سارا
پرپنچ بنا رہتا ہے کیسطرح سمجھا جاوے کہ مایا پھر اوس گیانی کو اوتھان پینچ نہ کرا لاوی گی
پرمہنس نے کہا کہ سنو گیانی کی درشٹی مین تو مایا اور مایا کا کارج رہا ہی نہین جو اوسکی
درشٹی مین دوسرا رہتا تو اوتھان کا ڈر ہوتا جیسین سپنے سی جو پرش جاگا ہی اوسوقت
سپنے کا سنسار اور اوسکا کرتا کہان رہا مہاراج مینے سنا ہی کہ جیو کے تین دیہہ ہوتی ہین
وہ کونسی ہین پرمہنس نے کہا کہ ایک تو کارن سریر کہلاتا ہے جو سکھوپتی مین ہوتا ہے
اور دوسرا لنگ سریر کہلاتا ہے وہ سترہ تت کا ہوتا ہے پانچ کرم اندری ہاتھ
پانون زبان یعنی بولنا لنگ اور گدا پانچ گیان اندری آنکھ ناک کان
زبان یعنی مزہ پوست یعنی سریر پانچ پران اور ایک من اور ایک ستھول سریر ہے
اور ان تینون سریرون سے آتما بھن ہے ان تین سریرون مین ہی پنچ کوش
ہے کارن سریر کو آنند می کوش کہتے ہین اور پانچ گیان اندری اور
انتشکرن کی برتی بدھ کو بگیان می کوش کہتے ہین اور پانچ گیان اندری اور من کے
سنکلپ بکلپ کو منومی کوش کہتے ہین اور پانچ پران اور پانچ کرم اندری پر ان
می کوش کہتے ہین اور ستھول سریر کو ان می کوش کہتے ہین کوش نام میان کا
ہے یعنی آتما کا ڈھکنے والا ہے کوئی اس دیہہ کو ہی آتما کہتا ہے
اور کوئی اندریون کو آتما کہتا ہے اور یہ ظاہر ناش وان اور [illegible] ہین

اور کوئی پران کو آتما کہتے ہین اور پران کو بیاپک کہتے ہین سو پران تجا کا بنشے ہی جڑھ ہے
بعضے من کو آتما کہتے ہین بعضے بدھ کو آتما کہتے ہین اور بعضے آنندمی کوش کو آتما
کہتے ہین اور یہ سب اسّت اور جڑھ ہین اب دیکھو سپنے کے وقت ستھول شریر نہین بھاشتا
اور سکھوپتی مین سوکشم سریر کا ابھاؤ مگر آتما کا بھان ہووی ہے کیونکہ سکھ سروپ آتما ہے
اور سکھوپتی مین سکھ پراپت ہی اگر سکھوپتی مین سکھ نہوتا تو کیون اوٹھکر ایسا کہتا ہے کہ
بڑے سکھ سے سوئے دیکھو آتما تینون اوستھا مین یعنی جاگرت سپن سکھوپت
مین موجود ہے او پنچ کوش تینون اوستھا مین موجود نہین رہتے اور جو چیز کبھی ہو اور
کبھی نہو تو وہ اسّت اور بیاپک نہین ہوسکتی دیکھو سب مت والے (سواے اونکے
کہ جنکا سدھانت گیان یعنی جیو برمھ کی ایکتا ر اور کرم اوپاشنا سادھن ہین)
ان پانچون کوشون مین پھنسے ہین اور آتما جو کہ ان پانچون کوشون سے علیحدہ اور
انکا پرکاشک ہے اوسے نہین سمجھتے اس سے یہ ثابت ہوا کہ آتما بیاپک ہی سو اپنا سروپ
ہی ہے اور یہ کہ کچھ گیان سے برمھ نہین ملتا کیونکہ برمھ کچھ دوسری چیز نہین
یہ آپی برمھ ہے اپنے کو برمھ نجاننا بندھ ہے اور برمھ جاننا موکش ہے اور
بھائی اودیت پرسے مہاپرسنے یہ مایا ہے سو مایا کا بہت بچار کرنا کرانا
کچھ مطلب کا نہین کیونکہ جس چیز کا دور کرنا ہے اوسکی بہت کیفیت معلوم
کرنے مین کیا حاصل وقت ضایع کرنا ہے دیکھو بارود کا ہاتھی اگر خوب اور بڑے
تو تعریف نہے بارود کے ہاتھی کی صورت کی تعریف نہین ہے اسیطرح مایا کا
اور اوسکا خوب سے کچھ اوسکے کامون کو دریافت کرنا ضرور نہین
ہے مہاراج آپنے درست فرمایا یہ مہاراج آپنے جیو برمھ کی ایکتا تو کی پر

آپنے کہین اونکار کا بھید کچھ نہین کہا اور مینے سنا ہے کہ بید اونتی اونکار کی اوپاشنا کرتے
ہین پرم ہنس نے کہا سنو برمھ کا چیتن اونکار سروپ کر کراہنکرہ دھیان سی ہوتا ہے
اونکار اچھر برمھ سروپ ہے سو ابھیاشی چیتن کرے ہے اونکار برمھ سروپ مین
ہی ہون نرگن برمھ کو پر برمھ کہتے ہین اور سرگن برمھ کو اپر برمھ کہتے ہین سو نرگن
برمھ کا چیتن کرنا چاہیے جس سے موکش پراپت ہوتی ہے اور جو اپر برمھ کا چیتن کرین
ہین اونکو برمھ لوک پراپت ہووے ہے اور جو نرگن اوپاشنا مین برمھ لوک کی
اچھا ہووے تو موکش نہین ہوتا برمھ لوک پراپت ہوتا ہے وہان ہرن گربھ کی
طور سکھ بھوگ کے گیان ہووے ہے تب مکت ہوتا ہے اب نرگن اوپاشنا کی
یہ راہ ہے کہ جو کچھ پیدا ہوا ہے اور جسنے پیدا کیا ہے سب اونکار ہے اور سب
چیزون مین نام و روپ دو حصہ ہین سو نام سے روپ علیحدہ نہین کسواسطے
کہ جب بیل کہا تو سننے والا بیل سمجھے گا روٹی نہ سمجھے گا پس نام مین
روپ ملا ہوا ہے اور سب نامون کی اصل اونکار ہے کیونکہ یہ پرفوشبہ
ہے اس سے بید کی اوتپتی ہے اور بید سے سرب نامون کی اوتپتی ہے
پس سرب نام و سروپ اونکار مین ہین اور اسیطرح سرب نام و روپ برمھ مین
ہین پس برمھ اونکار ایک ہوا برمھ باچ ہے اور اونکار باچک ہے سو باچ
اور باچک مین بھید نہین ہوا کرتا اب برمھ آتما اور اونکار کی اسیطرح
ایکتا ہے بیراٹ ہرن گربھ ایشر اور تدیہ کا لکش ساکشی برمھ کے
یہ چار حصہ ہین بسو تیجس پراگ اور تویہ کا لکش جیو ساکشی یہ آتما کے
چار حصہ ہین جیو ساکشی کو تریا بھی کہین ہین بیراٹ اوسکو کہین ہین کہ

چیتین مع تمام اپنچ کی اور سیوا اوسے کہتے ہین کہ جو باثیت اصول اجمانی ہے اب
اسبو بھی بیراٹ روپ ہی ہے اسیطرح اونکار کا پہلا اچھر اکار بیراٹ روپ سے ابھید
ہے بیراٹ پہلا حصہ برمہ کا اسبو پہلا حصہ جیو کا اکار پہلا حرف اونکار کا ہے چونکہ
تینون پہلے ہین اسواسطے ابھید ہین ہرآن گربھ اور تیجس اور اُکار جو کہ
دوسرا حرف اونکار کا ہے ایک ہین پراگ اور آیشر اور مکار تیسرا
حرف اونکار کا ہے ایک ہین اور اونکار کی اماترا چوتھا پاد اور برمہ کا چوتھا
حصہ ایشر ساکشی اور جیو کا چوتھا حصہ جیو ساکشی جسکو تریا کہتے ہین ایک ہین
ایسے چیتین کرنا اسکو سے چیتین اور نرگن اوپاسنا کہین ہین مہاراج سمادہ کیا ہے
پریم ہنس نے کہا سنو سمادہ دو طرح کی ہوتی ہے ایک سبکلپ دوسری نربکلپ سے
بکلپ سمادہ مین تریپوٹی یعنی دسٹا دہیان دہیاتا دہیان دو رہیت برمہ روپ
ہی پرتیت ہووے ہے جیسے مٹی اور گھڑا یہ گھڑا مٹی ہے روپ دیکھے سے نربکلپ
سمادہ مین بھی تریپوٹی کی بہان ہووے ہے مگر ایسے جیسے جل مین نمک گھولا ہوا ہوتا ہے
موجون ہوتا تو ہے پر دیکھتا نہین اور سکھوپتی مین تو انتہ کرن کا ابھاو
ہوتا ہے اور نربکلپ سمادہ مین انتہ کرن برتی سمت ہوتا تو ہے پر پرتیت نہین ہوتا
جیسے پانی مین نمک اور نربکلپ سمادہ کا پہل یہ ہے کہ برتی بھی جاتی رہے جیسے پانی کی
بوند گرم لوہے مین پرویش کری ہے ایسے انتہ کرن کی برتی برمہ مین لے ہوتی ہے
اور سکھوپتی مین انتہ کرن اگیان مین لے ہووے ہے یہ فرق سکھوپتی اور سمادہ مین
ہے نربکلپ سمادہ مین چار بگھن ہین لے سند راکہ کے برتی کا ابھاو نشیت
برتی برہماکار ہیسٹگی مگر جو کہ برمہ نہایت باریک ہے گھبرا کر لوٹ آتی

بھی ہے اور پھر یا سنک سمی مین وادہ مہاراج یا پرمارگ دنیا سکھون کی کسعیت تو خوب یہ
ستائی راتی بہت ضائع گیا مہاراج یہ سندیہہ ہی کہ سب شاستروں مین بھی اختلاف ہے
پرمہنس نے کہا سب شاستروں کا ارشا یکت کرانے کا ہے مگر چونکہ بعضی بعضی باتین
اور شاستروں مین بیدانت شاستر سے خلاف ہین اوسکا سبب ہے کہ بیدانت
شاستر بیاس جی کا کہا ہوا ہے اور بیاس جی ایشر کا اوتار یعنی مکت جوگی تھے اونکے
کہنے مین بھول نہین ہو سکتی اور دیگر شاستر جنجان جوگیون کے کیے ہین اسی سبب
سے بعضی بعضی باتین بید کے خلاف مین غلط کہی ہین جیسے جب مکھن نکالنا
ہوتا ہے تو دودہ رسی لکڑی ہانڈی ہوتی ہے تب مکھن نکلتا ہے ایسے تم اور
شاستروں کو بجائے دودہ رسی لکڑی ہانڈی وغیرہ تصور کرو اور بیدانت کو بجائے
مکھن کے اب مہاراج فرمایئے آپ نے سپن سرشٹ اور جاگرت سرشٹ کی ایکتا دکھائی
پر مجھے اب بھی بھید معلوم ہوتا ہے کس واسطے کہ جاگرت کی کل کے پدارتھ دوسری
جاگرت مین ملین ہین اور سپن کے پدارتھ دوسرے سپن مین نہین ملین ہین تو
سپن سرشٹ اور جاگرت سرشٹ کی ایکتا کیسے ہو سکتی ہی پرمہنس نے کہا کہ واہ رے
کھلاڑی اب تو تو بیدانت کی چوٹی کی خبر لینے لگا دیکھ جیسے سپنے مین ایک ہی
کال مین آپ دیکھنے والا اور سامگری پیدا ہوتی ہے اور اوسکو سپنے مین بھی ایسا
ہے کہ یہ سامگری سب پہلی ہے جو کل تھی سو آج بھی ہے کیونکہ سپنے مین بھی تو چال
برس مہینا دن سب ہی تو ہوتا ہے اسیطرح ابدیا کی کارن تا کر ایک کال مین
نہ جاگرت کا جیو اور پرپنچ پیدا ہوتا ہے پر ابدیا کا یہ کھیل ہے کہ ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ یہ سامان کل کا ہے ابدیا کا ستوگن انس گیان رد پ

ہووے ہے اور لوگون کو اس روپ گھٹ ہووے ہے سو دونون ایک ہی کال مین
ہوا سو دونون مین۔ سبکا اصلی سدھانت ہے پس یہ ثابت ہوا کہ کل کے پدارتھ آج
نہین دکھین مین سو نئے پیدا ہوئے ہین مگر اتیدیا کا یہ چہن ہے کہ جیسے انہونے پدارتھ
دکھلائے ہین ایسے ہی ایسا کال یعنی وقت بھی ہر چیز مین دکھلا دیوے ہے سو سب [illegible] ہے
اور جو تم کہو کہ جاگرت کے جگت کے گھڑے کا بنانے والا کمھار ڈنڈ ہوتا ہے اور سپنے مین
جو اتیدیا بنائی ہے سو دیکھو سپنے مین بھی کمھار چکرا اور ڈنڈے سے ہی گھڑا بناتا ہے اور جو گھڑا
رات کو سپنے مین تمنے خریدا سو کمھار کی دکان پر ہی سے تو خریدا تھا اور کمھار کو تمنے گھڑا
بناتے بھی دیکھا تھا چکر بھی تھا ڈنڈا بھی تھا اور اصل مین کوئی بھی نہین تھا اسیطرح یہ تو
کچھ ہے نہین صرف ایک تیری پھرنا یعنی خیال ہے جس وقت پھرنا ہووے جگت موجود
اور جب نہ پھرنا سو جگت بھی نہین جاگرت و سپن مین پھرنا ہے جگت سپنا اور ہووے
سکھوپتی مین پھرنا نہین جگت کا پتہ نہین اور دیکھو جہان تمھاری برتی یعنی خیال
گیا لو وہان کچھ شے ہونے کا گمان ہوتا ہے کیونکہ جہان تم نہین ہو وہان کچھ
ہو یا نہو تمکو تو نہوا ہی ہے جب تم اپنے خیال مین کسی چیز کو مانتے ہو یعنی
تمہارا خیال جیسا اوس چیز تک پہونچتا ہے تب اوس چیز کا ہونا معلوم ہوتا ہے
اور جب تمھاری برتی ایک چیز کا گرہن نہین کرتی تو اوسکا ہونا کب سدھ
ہو سکتا ہے پس بھائی جگت پھرنی کے ساتھ ہی پیدا ہوتا ہے کل کا نہین ہے
جیسے چراغ جلتا ہے اور دریا بہتا ہے سو جس جس وقت تم دیکھو ہو اوس وقت
چراغ کی لو نئی ہے اور دریا کا پانی تازہ ہے نہ پہلی لو ہے نہ پہلا پانی ہے اسکو درشٹی
سرشٹی واد کہتے ہین مہاراج اب میری سمجھ کچھ اور ہی ہوئی جاتی ہے

آگی چرچا کیا ہے تس آنہ ہے

شبد بلاول محلہ تیسرا

اتول کیون تلیا جاسے	دوجا ہووے تو سوجھی پاسے
تس سے دوجا ناہین کوسے	تس دی قیمت کین کوسے
گور پرشادی وسے من آسے	تا کو جاسے دبدھا جاسے

رہاؤ

آپ صراف کسوٹی لاسے	آپی سبھ کھے آپ چلاسے
آپی تولے پورا ہوسے	آپے جانے ساتہا سوسے
مایا کہ روپ سبھ تس تے ہوسے	جس نون میلی سو نرمل ہوسے
جس نون لاسے لاگے تس آسے	سبھ سچ دکھاسے تان سچ سماسے
آپ لوہاٹ سبہے آپے	آپ بوجھاسے آپے جاپے
آدست گور سد ہے آپے	تا نانک آکھ سنائی آپے

مہاراج مینے آپکو نہایت تکلیف دی ہے مگر دو چار بات اور بھی کہدیجے یہ کسطرح
کہ ایکجگہ تو آپ نے فرمایا کہ میں برمھ ہون اور دوسری جگہ فرمایا سب برمھ
ہے اور کہیں اپنے کو کرتا کہا کہیں ماکو پرم ہنس سے کہا سو اسکو برم یعنی بقا
اور سد یعنی فانی کہتے ہین یہ بچن تو یہ ہے کہ سب برمھ ہے اور یہ
ہے کہ مین برمھ ہون اسطلب دونون کا ایک ہی ہے جیسے کسی مقام پر
دس آدمی بیٹھے ہین اور ان میں سے نو آدمی کا ادکھا منظور رہا تو ہر ایک
سے بولا کہ تو بھی جا تو بھی جا مگر میں رہون اب اس کہنے سے

یہ مراد ہوئی کہ جو کچھ دیکھتا ہے سو سب جاننے والا ہی ایک مین ہی رہو گیا یہ تشبیہ کچن ہوا
کہ دسمین تو آدمی کا تشبیہ ہوا آپ ہی رہا اور جو ایسے کہدیتا کہ ایک ہی تو بدہ کچن ہوتا
اس سے یہ مطلب ہے کہ وہ نو آدمی ایک اوسی دسوین مین لے ہو جائیں یا فنا ہو جائیں
پس دسوں ایک ہی ہو گئے یعنی سب جگت برمھہ ہو گیا سو ایک رہا پس دونوں
طرح کے کہنے سے ایک ہی رہا کیون مہاراج تو برمھہ آپ ہی جگت ہو جاتا ہے
سنو جگت بھرم ہے جیسے رسّی مین سانپ اسی طرح جگت برمھہ مین ہے اور
برمھہ سے جگت اس طرح نہین بنتا ہے جیسے کمہار مٹی سے گھڑا بنتا ہے
مہاراج آپ نے مایا کو جگت کا کرتا کہا ہے اور مایا بھرم ہے تو اوس سے جگت کی
اوتپتی کیسے ہو سکتی ہے پرم ہنس نے کہا سنو جیسے سورج آپ بھی روشن ہے
اور دوسرون کو بھی روشن کرتا ہے اسیطرح مایا آپ بھی بھرم ہے اور
بھرم کی کارن بھی ہے سنو جب آدمی چکر کھاتا ہے اوس وقت اوسکو
تمام مکان پھرتا معلوم ہوتا ہے مگر اصل مین پھرا نہین ایسے ہی کچھہ سنسار
ہوا نہین اسکو آواگون ہوئی نہین پر بھرم کر کر ایسا نظر آتا ہے کہ سنسار ہے
اور مین جیو ہون جنم لیتا رہتا ہون الا اصل مین جیسے مکان نہین پھرا ایسے ہی
کچھہ ہوا نہین ہے ایک برمھہ ہے مہاراج جو سب پرپنچ بھرم ہے تو انتشکرن بھی
بھرم ہوا اب انتشکرن کی برتی آتما کو کیسے پہچانینگے پرم ہنس نے کہا دیکھو
برتی برمھہ کو وشئے نہین کرتی یعنی برمھہ کو نہین دیکھتی مگر اگیان کو دور کرتی
ہے جب اگیان دور ہوئی تو سبھی آپ مین سے اپنا آپ باقی رہی صرف برمھہ ہی
رہ گیا اور سنو بیدانت شاستر مین جہان ایشر کو اوپادان اور نمت کارن

حکمت کا کہا ہے اوسکی یہ ریت ہی جیسے گھڑے کا اوپادان کارن مٹی ہے اور نمت
کارن کلال چکر وغیرہ اسیطرح جگت کا اوپادان کارن مایا ہے اور نمت کارن چیتن ہے
جیسے مکڑی کے جالے مین مکڑی کا سریر تو اوپادان ہے جہان سے جالے کا
سامان نکالے ہے اور اوسکا چیتن نمت کارن ہے اب جیسین ایشر اور مکڑی کا
علحدہ رہا وہ گیان سروپ ہی ہے اور دیکھو ایشر کو جگت کا کرتا کہنا اگیان مین
ہے کس واسطے کہ نہ ایشر ہے نہ جگت ہی ہے بھرم ہے صرف اگیانی کے
سمجھانے کے واسطے ایشر کو کارن کہا گیا دیکھو جبکہ ناج پیدا ہوتا ہے تو اول
کھیت مین ہل چلاتے ہین دانہ ڈالتے ہین پانی دیتے ہین نراد کرتے ہین اور
دن رات اوس کھیت کی حفاظت کرتے ہین کہ کوئی ہاتھ نہ لگاوے اور جب
ناج پکا تو خود مالک اپنے ہاتھ سے کاٹنا شروع کردیتا ہے دیکھو ایک دن تو
اوس چیز کی کتنی حفاظت تھی اور ایک دن آپ ہی کاٹنے لگا اسیطرح بھائی
اگیان مین ایشر ست ہے بڑی مہمان جوگ ہے کرتا ہے پالتا ہے رچھیا
کرتا ہے گر جب گیان آیا تب مایا کا وہ حال ہے جیسے پکے ناج کے کھیت کا ہوتا
ہے چیتن ماتر ہی قائم رہتا ہے اور سنو جیسے حکیم واسطے دور کرنے بیماری کے
جلاب دیتا ہے تو اوسوقت جلاب کی بڑی مہمان یعنی قدر ہے کیونکہ بیماری کو
دور کرتا ہے مگر آخر مین اوس جلاب کو بھی دور ہی کرنا پڑتا ہے اگر جلاب
پیٹ مین رہجاوے تو وہ بھی دکھ پیدا کرتا ہے پس حکیم اوس جلاب کو بھی
خارج کرتا ہے اسیطرح پہلے ایشر ست ہے دکھ کو دور کرتا ہے پر گیان مین
ایشر کو بھی دور کرنا ضرور پڑتا ہے بلکہ یہان تک کہ یہ بھی سہو ہوجاوے کہ

ہین یعنی بیوت یا سربدھہ ہی اِسے نرکلپ سماد کہتے ہین مگر جبتک دیہہ سے نہ
پرالبدھ کے بیگ سے گیانی کا سمادھ سے ادھان ہو جاتا ہے کیونکہ جیو بدھی کا اُنگ
ہے جب بدھ پربدھہ کی طرف جاتی ہے تو پہلے جیو کی گوشت کے ساتھہ اکٹھا
ہوتی ہے پر تھی پھر ادتھان کہلاتی ہے مہاراج یہ سے ایک یہ اور سندیہ
پیدا ہوا آپ نے دیا ہے کہ جگت تیری پھرنا سے ہے سو مہاراج جو میری
پھرنا سے ہے تو مین نے تو کبھی دکھہ کی پھرنا نہ کی ہوگی پھر یہ دکھہ کہان
سے ہوا آیا پرم ہنس نے کہا سو جب جگت کی پھرنا ہوتی تو سب ہی پھر اگئی کیونکہ
جگت نام سکھہ کا ہی ہے جگت نام دکھہ اور سکھہ دونون کا ہے جیسے رات کی پھرنا
کی تو اندھیرا چاند وستارہ سب ہی تو ہین اسیطرح جگت کے ساتھہ دکھہ سکھہ
دونون ہین مہاراج آپ نے دیا ہے کہ میرا گیان سروپ ہے تو مہاراج جسپر گیان
جگت بھاسنا ہے اگر نہین بھاسنا تو گیان سروپ کیا پھر ایہ پرم ہنس نے کہا سنو
چیتن گیان سروپ ہے مگر جگت کا گیان نہین کرتا کیونکہ جگت کا گمان
انتشکرن کی برتی کرے ہے مگر انتشکرن کی برتی کو گیان کی سکت کا دینے والا
چیتن ہے جیسے چراغ آپ تو نہین دیکھتا مگر آنکھون کو دیکھنے کی سکت دیتا
ہے اگر چیتن یکا شک گمان کا نہو تا تو انتشکرن کی برتی کو گمان نہین
ہو سکتا تھا جیسے اندھیرے مین بغیر چراغ کے آنکھہ کو طاقت دیکھنے کی نہین
ہے پس جیسے چراغ دیکھتا نہین پر دکھلاتا ہے اور چراغ کو روشن
کہا جاتا ہے اسیطرح برمہ جگت کو نہین دیکھتا پر دکھلاتا ہے اسواسطے گیان
سروپ کہا گیا اور دیکھنے والے برمہ کو گیاتا درشٹا کہا ہے اوسکی یہ ریت ہے کہ

جیسے لوہے کا گولا آگ سے گرم کیا ہوا است ہو [illegible] تک ہاوسے تو کہتے ہین
کہ گولے نے جلایا مگر دیکھو گولا جلانے والا نہین ہے آگ نے جلایا ہے مگر چونکہ
آگ گولے کے سہارے ہے اسواسطے گولے کو جلانیوالا کہا گیا اسیطرح گیاتا پنا تو برتی
مین ہے مگر جیتن کے سہارے ہے اسواسطے جیتن کو گیاتا پنا کہا گیا مہاراج
آپ نے اگیان کو است کہا ہین اگیان ایسے ہے جیسے بانجھ عورت کا لڑکا اور
اسکے اولاد نہین ہو سکتی کیونکہ وہ آپ ہی نہین ہے پھر اسیطرح اگیان سے
رچنا نہین ہونی چاہیے تھی کیونکہ اگیان بھی کوئی چیز نہین ہے اور جو آپنے
سنکھیپ مین جگت کا بادہ بتایا تو اندھے کو بھی جگت نہین بھاشتا پر
جگت کا بادہ سدہ نہین ہو سکتا پرمہنس نے کہا سنو ہم سچ کو بھی تو ایسا ہی
است کہتے ہین جیسا اگیان کو جو بانجھ عورت کا لڑکا دیکھے تو بیشک اوسکی
اولاد بھی ہو سکتی ہے اور جو بانجھ عورت کے لڑکا نہین تو اولاد بھی نہین پس ہمارا
یہی مطلب ہے کہ اگیانی لوگ بانجھ کے لڑکا جیتون کرتے ہین اور اوسکی اولاد
بھی دیکھتے ہین یعنی اگیان کو بھی ست مانتے ہین اور اس جگت کو بھی
سو اگیان اور یہ جگت دونون است ہین اور تمنے نسبت اندھے کے کہا اوسکا
یہ جواب ہے کہ جگت بادہ صرف گیانی کو ہے اگیانیون کی درشٹی مین تو ست
ہی ہے اور جب تک گیانی کی دیہہ ہے تب تک یہ جگت بھاشتے ہے
مگر کچھ ہرج گیانی کا نہین کرتا جیسے کسی نے ایکبار مرگ ترشنا کے جل کو جا کر
دیکھ لیا پھر وہ اوسی راستے نکلا تو اوسکو مرگ ترشنا کا جل تو پھر بھی دیکھے گا
مگر اسکو اب دھوکا نہین ہوگا کیونکہ ایکبار اوسنے وہان جا کر دیکھ لیا ہے

کہ اصل مین جل نہین ہی مگر باعث صفائی ریت روشنی مین پانی دکھاتا ہے مہاراج آپ
نے فرمایا ہے کہ سنچت کرم گیانی سے کے جاتے رہتے ہین تو مہاراج اسیطرح پرالبدھ
کرم کیون نہین جاتے رہتی جس سے اوسیوقت جگت کا ابھاؤ ہوجاوے پرم ہنس نے
کہا کہ سنو ایک شخص نے ایک گلاس شراب پی لی ہے اور ایک بوتل اوسکے پاس
رکھی ہے اب بوتل تو دور ہو سکتی ہی مگر پی ہوئی شراب دور نہین ہو سکتی اوسکا نشہ
ضروری ہوگا اسیطرح پرالبدھ بھی دور نہین ہو سکتی کیونکہ یہ شریر اور دکھ سکھ
جو اس شریر کو ہوتے ہین بطور پی ہوئی شراب کے ہین مہاراج جو گیانی نے جیون مکت کا
سکھ جگت کے سکھون کے آگے جو پرالبدھ آدھین ہیں آپنے چھوڑ دیا تو بدیہہ
موکش کا سکھ بھی تیاگ دیگا پرم ہنس نے کہا یہ نہین ہو سکتا کیونکہ یہان تو باعث
پرالبدھ کے بھوگ کرتا ہے اور بعد دیہہ چھوٹنے کے گیانی کا انتشکرن گون رہت
ہو جاویگا پھر بدیہہ موکش کا تیاگ نہین ہو سکتا اور یہ سوپاوک بھرم ہے اسکا
گیان کے ساتھ برودھ نہین مہاراج ایک سندیہہ اور اوپجا ہے کہ بیدین
اس جگت کی اوتپتی کہی ہے اور کتنی ہی طرح سے کہی ہے یہ سمجھ مین نہین آتا کہ ایک
بید اور کئی طرح کی بات کہی پرم ہنس نے کہا کہ سنو یہ پرپنچ متھیا ہوا ہے اب کہو
جو چیز اَست ہے وہ پیدا کب ہوئی مایا کی رچنا ہے سو مایا انربچنی ہے پس بید نے
جہان جیسا مناسب تصور کیا ویسا ہی حال اوتپت کا لکھدیا اگر چہ ستیہ
ہوتی تو ایک ہی طرح سے کہی جاتی اور دیگر مذہبون مین بھی نسبت
پیدایش کم و بیش اختلاف واقع ہے پس جیسا جسکی سمجھ مین آیا اوسیطرح
لکھدیا اور یہ سچ بھی ہے کہ جیسا اس آدمی نے منوراج سرشٹی بنائی اب

اپنی اپنی سمجھ کی اونچی جیسے جیسے کہی وہ صحیح اور دراصل صرف وہ ایک سچا ہی ہے جسنے
پچاس کا حال سنکر کہا کہ سبکو بھرم ہوا تھا نہ کچھہ پیدا ہوا نہ فانی ہوا اور دیکھو کہ سب کہتے
ہین کہ پہلے صرف ایک خدا ہی تھا اور پیچھے خدا ہی رہیگا تو جو کچھہ بیچ مین ہوا وہ پہلے
خدا ہی تھا جب اوسکا انت آویگا تب پھر خدا ہی رہیگا پس بیچ مین بھی خدا ہی ہے
اگر بیچ مین کچھہ اور ہو جاتا تو خدا نہین ہوسکتا تھا جیسے دودھ کا دہی ہوا جب اوسکے
بعد دہی ہوا پھر دودھ نہین ہوسکتا اور بڈھا جوان نہین ہوسکتا اب جیسے دودھ
سے دہی ہوا ویسے ہی بھی ست ہے پس اگر تم ایسا مانو کہ جگت خدا سے علیحدہ
ہے اور خدا نہین ہوسکتا تو پیدایش کو فنا کہنا غلط ہے کیونکہ جیسے خدا
قائم ہے ویسے جگت بھی قائم رہیگا مگر کل چھوٹے بڑے مذہبون مین
خدا کو ایک کہا ہے اور جو دیکھتا ہے اوسکو فانی کہا ہے پس ثابت ہوا
کہ جو کچھہ دیکھتا ہے سو خواب ہے اور دوسری چیز نہین بھرم کر کر اوسکو علیحدہ کیا ہے
اب دیکھو جب سارا جگت برمھہ ہی ہے تو تو جیتن کچھہ اور ہو گا جب

گر تو ... ان شعر شہ شوے	ذرہ گر دہی و لیکن مہ شوے
دو مگو دو ... ان دو دو مخوان	بندہ را در خواجہ خود محو دان

اور جو ایسا کہتے ہین کہ خدا نے عدم سے سب پیدا کیا ہے ہم پوچھتے ہین کہ عدم
کوئی مقام ہے تو خدا ساری نہوا کیونکہ خدا کا ہونا عدم مین نہین کہہ سکتے پس
ایک عدم دوسرا ایک خدا دو ہوے اور جو کہو کہ عدم مقام نہین ہے تو جب
خدا ساری ہے تو پھر پیدایش کا نکاس سواے خدا کے اور کہان سے
ہوا ہمارا اسمین سے جو غور کرتا ہون تو آپ کا فرمانا درحقیقت درست ہے

کسواسطے اجب صرف ایک خدا تھا تو اوس وقت یہ پیدایش نہ تھی مگر خدا نے جیسے
کہ بعضے مذہب والے کہتے ہین کہ اپنی قدرت سے یہ سب پیدا کیا پس اس سب
پیدایش کی بنیاد قدرت ہوئی بلکہ یہ کہ کل پیدایش قدرت مین سے نکلی اور قدرت
قادر مین تھی پس جو کچھ قدرت مین سے نکلا وہ قادر مین تھا اور قادر صرف ایک تھا
پس وہ جو نکلا تھا وہ قادر ہی تھا مطلب عن قادر سے اصل ذات سے ہے
پرمہنس نے کہا خوب سمجھے نیو کے کپڑے مین بیل بوٹا ہے پتھر مین مورت بنی ہین
دیکھنے مین بیل بوٹا اور مورت کپڑے سے اور پتھر سے الگ یانی علحدہ تصور کرین
ہین مگر اصل مین بیل بوٹا بھی تو کپڑا ہی ہے اور مورت پتھر ہی تو ہے مہاراج
درست ہے سنگت سمجھ سے اور یہ تین مانتا ہے پر مہاراج جب برہم بیاپک
ہے تو پھر انتشکرن مین ابھاس کیسے ہو سکتا ہے اور جو انتشکرن ہے تو برہم کیسے
بیاپک ہو سکتا ہے ایک جگہ جب دو چیز ہونگی تو وہ ہر ایک بیاپک کیسے ہوگی
سوانتشکرن تو مایا کا کارج بھرم ہے جیسے سرپ و رسی ایک جگہ پر موجود تھی
جب سرپ دیکھا تو رسی کچھ جاتی نہین رہی تھی رسی خود بھی موجود تھی اور سرپ
بھی موجود تھا پس بھرم کی حالت مین ایک جگہ پر دو چیز رہ سکتی ہے اور
دیکھو آکاش بیاپک ہے پر جل مین آکاش کا ابھاس پڑتا ہے اسیطرح
برہم کا ابھاس انتشکرن مین ہے درست ہے درست ہے مہاراج اب یہ جیسے
کہ جن شخصون نے مکت بیکنٹھ مین مانی ہے اور کہتے ہین کہ بغیر
برہم کو دیکھے پھر برہم کا ہونا کیسے مانین اونکا کیا حال ہوگا جن کی اوپاسنا
پوری ہوگئی وہ بیشک مکت بیکنٹھ بھوگین گے جیسے جاگرت مین جس چیز

مین ادھیاس رہتا ہی وہ سپن مین پراپت ہوجاتی ہے مگر اول تو یہ ہے کہ جن بیکنٹھی
مرت لوک بستی سمجھ رکھنا پڑا دوسرے یہ کہ جب بیکنٹھ مین رہینگے تو اوسوقت مین
بھی گونہ دکھہ ہی رہیگا کیونکہ حسب اپنے اپنے درجہ کے موافق بیکنٹھ مین جگہ ملیگی
جو شخص بھگوان کے نہایت قریب ہونگے اونکی حرص وہ جو دور ہونگے ضرور کرینگے
ہان اس جگت کے سکھون سے وہان بہت ادھک سکھ ہونگے مگر چونکہ بے آنند
بغیر من کے نہین ہوسکتا اور بیکنٹھ مین بدارتھہ ہی ہین پس بیکنٹھی کے سر مین کا بوجھا
بنا ہی رہا اور اخیر مین دھکے کھائے لوگون کی سمجھ پر افسوس آتا ہے کہ اصل مطلب
نہین سمجھتے بید شاستر پران وغیرہ نے بیکنٹھ کی تعریف کی ہے مگر گیتا مین اور اونہین
بید شاستر پرانون اور بانی مین یہ بھی تو لکھا ہے کہ جن دان سب کچھہ کرو مگر بس کام
کرو اور بھگوان کو ارپن کردو اب اسکا مطلب نہین سمجھتے اگر بیکنٹھ دلانا منظور ہوتا تو
پھر سب کرمون کا ارپن بھگوان کو اپنی طرف کرانا کیا ضرور تھا اس سے صاف ثابت ہے
کہ بھگوان اور مہاتماؤن کا یہ مطلب رہا ہے کہ لوگ سمجھکر بیکنٹھ کے لالچ کرکے
کرین اور جب بھگوان ارپن کرین تو مین اوسکے عوض اونکے من کی سدھی کا پھل
دون جو اونکا من شدہ ہوکر گیان پاوین مکت ہوجاوین اب لوگ بیکنٹھ ہی جانیکو
مکت مانتے ہین لوہے کی بیڑی کاٹی سونے کا طوق گلے مین ڈالا پہان اونسے
اچھے ہین جو بھوت پریت سیتلا مسان وغیرہ کو پوج کر ہی مکت مانتے ہین اور جگت کے
سکھہ کو سکھہ جانتے ہین غور کرو کہ کرم سے مکت کیسے ہوسکتی ہے کرم بھی جڑ ہے
اور اودیا بھی جڑ ہے کہین اندھیرا بھی اندھیرے کو دور کرسکتا ہے
یہ جگت برہمہ کے اگیان سے بھاستا ہے جب برہمہ گیان ہووے

جب علت نہین ہے جیسے رسّی کے گیان سے سرپ بھاشا جب رسّی کا گیان ہوا
سرپ کا ناش ہوا اور کیول برمھ سجاتیہ بجاتیہ سوگت بھید رہت ہی سجاتیہ وہ جو
اوسکا سا دوسرا ہو وے جیسے دو آدمی بجاتیہ یہ کہ جو اور دوسری طرح کا ہووے جیسے
آدمی اور گھوڑا اور سوگت یہ کہ جیسے کپڑے مین سوت سو نہ برمھ سا کوئی دوسرا ہے
نہ برمھ سے کوئی اور دوسری طرح کا ہے نہ برمھ مین کوئی اور شامل ہے دیکھو سب چیز
مین استی بھاتی پریہ یعنی یہ کہ کچھ ہے معلوم ہوتا ہے اور پیارا ہے موجود ہے اور نام
اور روپ مایاکرت ناش وان ہین استی بھاتی پریہ سب کال مین موجود جیسے
آٹا ہے معلوم ہوتا ہے پیارا ہے سفید دیکھتا ہے اب جب روٹی بنی تو نام و
روپ آٹے کے جاتے رہے پر استی بھاتی پریہ روٹی مین بھی موجود اسیطرح
برمھ بیاپک اور سدا موجود اور دیکھو جب تک برمھ گیان نہین ہے تری پوٹی
کے گیاتا گیان تینون قائم ہین اور جب تک لبستو یعنی چیز اور اوسکا دیکھنے والا
اور دیکھنا بنا ہے تب تک موکش نہین دیکھو اگر کوئی نہایت پیارا ملتا ہے
تو اوسوقت یہ خواہش ہوتی ہے کہ مین اور وہ ایک ہو جاؤن اگر کوئی چیز بہت
اچھی ہوتی ہے تو یہ چاہتا ہی کہ پیٹ مین رکھ لیجاوے پس اصل آنند وہی ہوا
جبکہ ایک ہو جاوین اگر تم خدا کے پاس بھی گئے تو کیا ہاتھ آیا اب خدا کا خوف
سر پر ہا اور تم یہ بھی کہتے ہو کہ خدا کی مرضی مین کسیکو دخل نہین بھلے کو برا کرے
برے کو بھلا کرے اور تم اپنے کو ہمیشہ گنہگار ہی سمجھتے ہو پس اگر خدا سے
روبرو تمسے کوئی گنہ بنگیا تو مارے گئے اگر گنہ نہ بھی بنا اور خدا کی مرضی
مین ایسا آگیا کہ دکھ دے اب کہیے کیا مکت ہوئی اور جب تمکو یہ بھی دھوکے

نہین ہی کہ نیک کرداروںکو ضرور ہی بہشت ملیگی تو ایسی دُھوکے مین کیا حاصل اور اگر تم دعوی
کروگے تو خدا کے گنہگار ہوگے کیونکہ تمنے اوسکی مرضی مین دخل دیا ماسوا اوسکا بھید خفیہ
معلوم کرنا بھی تو تمنے ناممکن سمجھا ہے اور جو تمنے کہا کہ بنا برمھ کے دیکھے برمھ کیسے یقین آوے
واہ بیکنٹھ تو آپ دیکھکر ہی آئے ہین اگر کہو بید شاستر اور بڑے بڑے لوگ کہہ گئے ہین اس سے
بہشت اور لوک کا یقین ہی تو برمھ گیان کیا بید شاسترمین نہین کہا ہے اور بڑے بڑے
کیا برمھ گیان کو نہین کہہ گئے اور اب ذرا غور سے دیکھو دکھ سکھ عقل وغیرہ کو تمنے
دیکھا ہے اگر نہین دیکھا تو کیون یقین لاتے ہو اور جو چیز دیکھنے مین نہ آوے اوسکو
کسطرح معلوم کرتے ہو بھائی اِن آنکھون سے برمھ نہین دیکھ سکتا ہان تت پر ہوکر
ندھیاسن کروآپ ہی کو برمھ کہوگے

دوہا

سودھن کری سنار جون کندن لاوے ہاتھ | بندرابن اس گیان بن جگت رہو نہین ساتھ

ایضاً

مایا کی سنجوگ سے جو جیتن مہیو جیو | سو تین نج روپ کو تیاگ کیو نہین پیو

ایضاً

جل نرمل کے مانہہ جیسن چھپایا دوسر ہوے | بندرابن جو جب ہی نہین ہوا وہ دوے

ایضاً

من تھیر ناسی ہت کر کوئی بدھ سے ہوے | بہی بھگت چہی گیان کر چہی گیان سی کھوے

ایضاً

کرکر آپی سنکلپ نرک سرگ ٹھہراے | جیسین بالک چھانہہ کو دیو بھوت کہہ گاے

دوہا

سر پر ٹھیرین دیکھنا اتھ اپل استھنک ۔ یہ جوبن اس بولی کے اٹل ابھنک

ایضاً

جب پہچا اکار کی تا کو پھل یہ چین ۔ شبد اپن اس تیہہ دوہن پورن رہ گیو بھین

ایضاً

جین سب مین ایک ہے یہ نسچے تو جان ۔ جو درشٹی ہی بھید کی دیہہ بھاوے مان

ایضاً

اگن مانہہ جیسین نہین سیتلتا کا لیش ۔ شبد اپن تس برہم مین ناہین دویت کلیش

ایضاً

گیانی رہو بہا رہم کہت ہے بیاپی نانہہ ۔ شبد اپن وہ شانت کر رہو درشن گھٹ مانہہ

ایضاً

کھانا سونا بولنا گیانی کو سم جان ۔ سبکو جانے برہم ہے دوجا بھاو نہ مان

ایضاً

ریتا کتھنی کو رہے جو ابھیاس نہ ہوے ۔ شبد اپن ابھیاس بن برہم لابھ کیو کھوے

ایضاً

شانت برت جا پر لکھی تا کو بھاشے سائے ۔ جیسین نرمل جل بیچ آپن روپ دکھائے

ایضاً

جو ابھیاسون نا سکا سمجھا نہیں یہ جو سے ۔ انکا سا کشی آتما نسچے مانو سو سے

ایضاً

پھر نا ہووی لین جب سبھو جگت کو ناش | جو مہا پرلے میں تب رہ گئیو کیول برہم پرکاش

ایضاً

برہم بنا کچھ ہوت نہیں برہم اکرتا ہوے | وہ سدھ گیان سے جگ کر بل چلاوے سوے

ایضاً

برہم جگت ناہم سب جب لگ گیان نہ ہوے | سو دوات تا نجاو جب ناہم روپ گیو کہوے

ایضاً

بدھی گورو شاستر ملیں تینوں سا تھ | جب گیان سبھو کی لبست پڑی سب ہاتھ

ایضاً

جیسیں جگ سپنے لکھی بن سامگری ہوے | تیسیں ہی بن جگت اکاش ہی سوے

لو اب بید شاستر سب بڑی مہاتما ونکا کہنا سُن لو اگر تو بید کے پہلے ہی سنا دیے ہیں بید کی سمرتی سنو ہیاوونکے گیان میں تنگ مہ نا اسی سمجھنا مہر بانگی اونکے برہم بیتی کئیے اوتر مہا منا شاستر ہے یا نہیں جو جتن برہم کی اپنا سید کرے سے اور صرف برہم گیان سے مکت کہے ہیں تو بید شاستر کی گواہی ہوئی ❊ +

اب گورو نانک شاہ کے بچن سنو شلوک

نرنکار آکار آپ نرگن سرگن ایک | ایکہ آپ ہی کہتا نانکا ایک انیک

چوپائی

آپے آپ اوپایو ❊ | آپے باپ آپ ہی مایو
آپی سوکھم آپی استھولا | لکھی نجاسے نانک لیلا
جنھ آپ رچیو پنچ اکار | تنھ گن میں کینو بستھار

پاپ پُن تنہہ بھی کہاوت ۔ آل جال مایا نجال
دیکھ سُکھ مان اوپمان ۔ آپن کھیل آپ کر دیکھے

کوو نرک کو اوسُرگ بنجہاوت ۔ ہون مین موہ بھرم سبھے بھار
انیک پرکار کیے بکھران ۔ کھیل سنکوچے تو نانک ایکے

کبیر صاحب نے فرمایا ہے

سادھو ہر مین ہر کو دیکھا ۔

آپے مالی آپ بغیچہ آپ ہے سیچن ہارا ۔ آپ ہی کلی آپ پھول آپ ہے سونگھن ہارا
آپے دنیا آپے دولت آپے مال خزانہ ۔ آپ ہی لوٹو اور ہی لٹاوے ہاتھ لیے اک پیالہ
کہین کبیر سنو بھی سادھو گھٹ ہی مین ٹھاکر دوارا

دوہا

کبیر برچھا پوچھے بیج کون بیج برچھ کے مانہہ
جیو جو ڈھونڈھے برمھ کو برمھ جیو کے مانہہ

ایضاً

کبیر ادھی سب آپ مین سکل ہتی تا مانہہ ۔ جیون ترور کی بیچ مین ڈار پات پھل چھانہہ

ایضاً

کبیر ہیرت ہیرت ہیر ہا رہیو کبیر ہرائے ۔ بوند سمانی سمندر مین سو کت ہیری جائے

ایضاً

کبیر بوند سمانی سمندر مین یہ جانے سب کوئے ۔ سمندر سمانا بوند مین بوجھے ورلا کوئے

پلٹو داس جی کی بچن سنو

جگناتھ جگدیس جگ مین بیاپ رہا +

چار کھان مین لکھ چوراسی ورنہ کوئی دوجا
آپ ہی ٹھاکر آپ ہی سیوک کرت آپنی پوجا
آپ ہی آتا آپ ہی منگتا آپے جوگی بھوگی +
آپ ہی شو آپ ہی شکتی آپ بید آپ روگی
آپے برمھا بشن مہیشر آپ ہی پھر زمن ہو آئے
آپے برمھ نردین گاوے آپے پیرت مایا
آپ ہی کارن آپ ہی کارج بشن روپ درسایا
پلٹو داس شنت جب آوے سنت کرین جب دایا

دوہا

ہم پایا پایا ہم ایک لکھ بیبیک سنتن کہی
بھئی اگم رس بھیک دیکھا درگ پیا ایک مہ

دوہا

ہم اسگل پسیار دار پار ہم ہی کہی
سنت چرن کی لار اونت تلسی بھئی

بسنت

مت بھرمی رے گھر مین دیدار
ہاٹ آنکھ کھول اغفلت بسیار
بیاپک سب مین اکھنڈ برمھ چھانڈ بھٹک دنیا کو بھرم
جاگ جاگ بھرمت کر بچار رت نین ست سار
بن بچلان گھر سبر باٹ ٹھاٹ سنگ کینو گھر نہ گھاٹ
دنیا چار تن کی جنجھار چھوٹت تن جگت ہون ہار
بوجھ بوجھ گھر کھوج روح اندر مین من ماری موج
سنگ ست گورکہ ڈہنڈھار ہٹک بھول سب دے نکار
جن جن ست گور سرن لین تن تن پایو اگم چین
اگم گاکہ ایک یہ بچار تو ہی تو ہی تلسی وار پار

دوہا

وار پار تلسی لکھو نگو چرن کی مانہہ
جھلکو اگم رس برمھ کو تھلکو تجھ من ماہہ

دادو جی کا بچن +

دوہا

شبد

تمہین گت جولت دولت تمہین تمہین ہو کرتار
تمہین کھیاوت پانی بہاوت ہین من کری بچار

تم ہی برہما بشن مہتی ہو تم ہی جوگ پیار
تم ہی شکتن کومنی ہو تم نرگن نرانکار

سبھہ اور سبھہ ہو سب واہین
اور دوسر وجا ہو ناہین ✤

چرنداس جی نے فرمایا ہے

سوہم ہی سوہنس چلے جب آپ ہی ہے سو اکھنڈ ہی ناہین ٹار وہ
باہر بھیتر ہے بھرپور سو ڈھونڈھت کہان نہین نہین نیار وہ
چرنداس گور بھید دیو بھرم دور بھیو جو مہوات بھار وہ
درشٹ ادشٹ جو رام کو دیکھیت رام بھیوہین دیکھن ہار وہ

ولی صاحب کا قول ہی

دریاؤ کی موج پر جاے دیکھو
کہان جاؤنا کہان آؤنا ہے

دریاؤ مین اوٹھنا ہے
پھیر دریاؤ مین سماؤنا ہے

یہان اور نہین کچھ کرنا ہے
مین تین کا بھید مٹاؤنا ہے

دریاؤ اکھنڈ ادویت ولی
نا کچھ کھونا ہے نا کچھ پاؤنا ہے

غزل

حباب کیطرح اپنے تئین بنا کے توڑ
طریق حق مین یہی تو ہے خدلے سے جوڑ

بدن کے توڑے ہوا کے سو نہ نکلے گا
خدا ہی نکلے جو دیجے خودی کا بھانڈا پھوڑ

تعینات کے نقطون سے ہے کثیر احد
وہی ہے ایک دس سو ہزار لاکھ کروڑ

صنم کو پوجین برہمن حرم کو مانین شیخ
یہ دونون ایک ہین یا نون کسے کسے نہ چھوڑ

سوائی ہستی حق کے جو کچھ نظر آوے | یقین جانو کہ وہ دھوکہ خیال کی ہے اکو ڑ
ازل سے لیکے ابد تک وہی جو ہے سو ہے | ہزنگ بحر رواں جس مین ہے تو ڑ جو ڑ
عبث ہین شعر و سخن سکے یہ تو ڑ جو ڑ نیاز | بس اپنے ذکر کی اور فکر کی طرف منہ موڑ

سویا

سوانس سوانس رات دن سومنگ سومنگ ہی جاپ یہی مالا بار بار ردرہ کے دھرت ہے
دیہہ سے اندری سے انتہ کرن سے ایک سوا کھنڈ جاپ تاپ کو ہرت ہے
کا ٹھہ ہو در اگنش کے مال سوت پووئی اونکے پھر آئے کون کا سچ سرت ہے
سندر کہت ایک آتما چیتن روپ آپکو بھجن سو تو آپ ہی کرت ہے
مہاراج انگا گیان سچا ہوگا پر اوپاشنا اور بھگتی کو نہین پا سکتا اب کی مین گنیش جی
کو منا کر بھگتی کی مہمان کہتا ہون دیکھون آپ کیسین ردو کرتے ہین

سری گنیش آئیمہ

دوہا

ہر گو ہنت انگرہ دیا سادھو کی ہوے | نہیا بن سنگت من الکھ لکھاوے سوے

شلوک سری مکھ

بھگتیا ہمکیا گراہ یہ + شردہ یاتما پیسیتا مر | بھگتہ نیات من نشٹا + سوپاک تپسم بھوان

ارتھ

مین ایک شردھا سہت بھگت ہی سے ملتا ہون میری بھگت چنڈال ذات کو بھی پوتر کر دیتی ہے

کپیل بھگوان نے بھی فرمایا ہے

شلوک

نہنج مانیا مہا بھگتیا بھگوت کھد امتن | سد شوست شوہ تیجہ یوگ نام ہے مھد سدھی

ارتھ

جوگیون کو برمھ سدہ کے لیے بھگوت بھگت کی برابر واسطے کلیان سے کے اور مارگ نہین ہے
اور کیرتن کی مہمان تو ظاہر ہی ہے اور بھگوان کے پارکھد ون نے بھی کہا ہے

شلوک

اگیا نا و تہوا گیا نا دو تہم اشلوک نام ہیت | سنکیرت تم گہم ہنت وہی دہو تیھا نلا

ارتھ

بھگوان کا نام جانکے یا بے جانے بھی کہی پاپ کا ناش کر دیتا ہے | جیسے آگ سوکھی لکڑی کو جلا دیتی ہے

جم راج جی نے بھی کہا ہے

شلوک

اتیا و تال مگہ نرہرنا سے پتن سام ہیت کیر تنم بھگوتو گن کرم نام نام
بکرش تیر مگھوان جد جام لوپی نارا ین اتی مریمان یاسے مکتم

ارتھ

پاپ ناش کے واسطے کیول بھگوان کا کیرتن سمرتھ ہے
پاپی اجامل نے مرتے سمے نارا ین کا نام اپنے پتر کو پکار کے مکت پائی فقط

کلو کیول کیرت نات | اکلجگ کیول نام ادھارا

اور مہاراج جو پورن بھگت ہوئے ہین اونکی مہمان کیسی ظاہر ہے

چوپائی

ہر بولے سن مارگ ماہین | یہ ناہر موہ ٹھیرو آہین
بھوجن کو یہ بھوکھا ہیا | تم بالک کو مارن چہیا
مجھہ کو نے ناہر تو کھائی | یہ بالک مورو سکھدائی
ناہر کہیو بوڑہ تن تیرا | کومل ماس بال بھکھ میرا
مین کہیو بال مور سکھ دائی | بالک کو نہین کھاؤ بھائی
ہم تم چلین مور دہج پائی + | وا کا ست توہ دیہون دوائی
ست اور مجھے دوائو کو کھاؤ | کاہے کو تم بھوکے جاؤ
راجا کہا دیہ نہین سیجے | رانی کہا مجھے بھکھہ لیجے
استے مین ست سنکے آیا | سبے کرمان کر سیس نوایا
نرپ ست کہا دیا بڑہ کینہا | تم دیال جو درشن دینہا
یہ تن چھین بھنگی نس جائی | سبھہ کا ہوکے کاج نہ آئی
میری بھاگ بڑی ادھکائی | تم رے کارج کا یا آئی +
باگھہ کہا آدھا تن سکھئے ہون | تاتے اپنی بھوکھہ بوجھیے ہون
بالک کہا لیہو تم بھائی | جتنا چاہو کھاؤ آئی
ناہر کہا نہین اس کھاؤن | کیون اپنے سر پاپ چڑھاؤن
کہیو بالک بھر کیین سیجے | کرکے دیا بھید کہہ دیجے
ناہر نے یہ بیدہ سمجھائی | آراسر پہ دیہو دھرائی
مات پتا دواؤ بھینچین بھائی | جید ابچ سے تن ہو جائی
جیون آرا ست سر پر دھریا | تا با کا رنگہ بیچ مچیا

نرپ رانی دو او کھینچن چاہا ۔ ہر جی ہاتھہ پکڑ لیو دھایا
ہرتن پا بھیو جیتہ بھوج رو پا ۔ نرپ کو درشن دیو انوپا
ہر تو بولے مانگو بر کوئی ۔ جو تمرے من اِچھا ہوئی
تجھوپ کہیو بر دیجے ناتھا ۔ پریت رہے تم چرنن ساتھا
ہے دیال دوجا بر دیجے ۔ بھگتن سے کسنی لکھو لیجے
بر دے کے ہر بشن دیا لا ۔ انتر دھیان بھے تت کالا
ایسے بہت بھگت بھے بھائی ۔ نام دیو کی گاے جو آئی
سُوری کے پھل جو تھے کھاوا ۔ نرسی کی ٹھنڈی سکراوا
تہ لوچن ڈرہ بھگت کمائی ۔ جلکی ٹہل کری ہر آئی
سیتا نائی اور ریدا سا ۔ اِنکی پورن کینھی آسا
میران بائی درشن پاوا ۔ دھنا بھگت کا کھیت ہراوا
ہرش چندر کو دھرم نبھاوا ۔ ہاتھہ پیر جے دیو جب پاوا
کہاں لگ بھگت پربھو ناگاؤن ۔ ہم بدھ چھوٹ پار نہین پاؤن
آپ گیان اَدویت کھبانا ۔ بِن اس گیان مکت نہین ٹھانا
سب کوئی مکت بھگت سے گاوے ۔ کِس بدھ مکت گیان سے پاوے
پھل مکت سا لوک کہاوے ۔ دوجی پن سامیپ ٹھراوے
تیجی کو سا روپ بتاوا ۔ چوتھی کو سا جج لکھاوا
سو مکتی بھگتی سے پاوے ۔ بن گیان کچھہ کاج نہ آوے

اور مہاراج کیتھا بارتا مین بھی سُنا ہے کہ اور جگن مین تپشیا دان وغیرہ کرتے تھے

آگے بالمیک وغیرہ بڑے تپشی ہوئے آگے جگ اور کرم بہت ہوتا تھا اور اب
کلجگ مین مکتی صرف بھگتی اور سمرن سے پراپت ہوتی ہے پرم ہنس جی نے کہا
کہ مجاگی اوپاشنا اینک پرکار کی ہے کہو کس دیو کی اوپاشنا سِدّہ دایک ہے
کون سے نام کا سمرن لازم ہے دیکھو جو گنیش جی کے اوپاشک ہین وہ
کہتے ہین کہ گنیش جی انادد یو ہین تری پراسر کی لڑائی مین مہادیو جی نے
اونکی پوجا کی سمندر متھنے کے سمے بشن جی نے پہلے اونکو پوج لیا
کیونکہ گنیش جی سِدّہ دایک ہین یہ بات بید اور گنیش پوران سے ظاہر ہے

دوہا

جنہہ سمرت سِدّت سکل بگھن پراہ بلا نہہ	مدہ منگل آروگ دھن بکت بھگت نِراہنہ

اور جو پرش شکتی کی اوپاشنا کرتی ہین وہ کہتے ہین کہ شکت سب سے بڑی ہے شکت کا
مہاتم دیبی پوران مین بخوبی لکھا ہے بغیر شکت دیوتا اور آدمی مثل مُردہ کے ہین یا
سبکا آدھار شکت ہے اِس سے سب کو شکت کی اوپاشنا لازم ہے شکت
دو طرح کی ہے ایک نِکشیا دوسری الکشیا الکشیا کے تین بھید پہلے
مہالکشمین جسنے لوک رسن دیکھکر تموگن سے دوسرا مہاکالی کا روپ دھارن
کیا پھر ستوگن سے تیسرا مہا سرسوتی کا روپ دھارن کیا تینون مین استری پرش
کی شکت ہے مہالکشمین سے برہما اور لکشمین پیدا ہوئی اور مہاکالی سے رودر اور
سرسوتی پیدا ہوئے اور سرسوتی سے بشن اور گوری پیدا ہوئے اور
اونہین سے آیندہ سب دیوتا اور دیبی پیدا ہوئے جو شخص اس رج
کی اوپاشنا کرتے ہین وہ کہتے ہین کہ یہ دیوتا ظاہر ہے اور سب

پوشیدہ ہین اونکی اوپاشنا سبکو لازم ہے یہ تمام جگت کی بنیاد ہین اور بید سے سورج کی
مہان پطرح اسن ظاہر ہے سورج کی ترقی سے کہتے ہین یعنی بید ترقی اور اگن ترکی کا
روپ ہین اگن کا اصل روپ گرمی ہے سو سورج کی کرنون مین ہے اور بید مین
لکھا ہے اور لوک مین ظاہر ہے کہ سورج برکھا مین اپنے کرنون کی گرمی سے بارش کرتے ہین
اور بارش سے درخت بیل وغیرہ اور قسم قسم کے جانور وغیرہ پیدا ہوتی ہین جل اگن سے
پیدا ہے اگن کا مادہ سورج سے ظاہر ہے پس سورج بھگوان کی اوپاسنا سبکو واجب ہے
بیوہ سورج چال طرف اور وقت اور موسم معلوم ہوتا ہے جب سورج نارائن گھوڑے کالا
سے کھینچتے ہین تب پیدا ہوجاتی ہے پھر اوسی جل مین ہرن سے انڈا پیدا ہوتا ہے تب
تمام جگت پیدا ہوتا ہے سورج نارائن کے ساتھ ۱۲ اگندھرپ ۱۲ اپسرا ۱۲ ناگ
۱۲ جکش ۱۲ راکشش ۱۲ رکھہ ہر ماہ مین یہ سب ایک ایک بدلا کرتے ہین سورج کے
آگے گندھرپ گاتے ہین اپسرا ناچتی ہین رکھہ بید استت کرتے ہین جکش رتھہ
کھینچتے ہین راکشش پیچھے سے ڈھکیلتے ہین

چوپائی

بشن برنج مہیش شر سیا	رنگ	زر اکار ز گن کہیسہ ا

جو مہادیو کی ارچا کرتے ہین وہ کہتے ہین کہ مہادیو انادی دیو ہین اونکی دکشن انگ سے
بشن اور بام انگ سے برہما اور ہردے سے رودر پیدا ہوئے بشن بیکنٹھہ
مین برہما برہمہ لوک مین رودر کیلاش پربت مین رہتے ہین اور شولوک سب سے ادپر ہے
ہر ایک دیوتا مہادیو کے جسم سے پیدا ہوئے مگر چونکہ رودر ہردے سے پیدا
ہوئے اسلیے رودر اور مہادیو مین کچھ چندان بھید نہین ہے بشن ہمنے

مہادیوجی کی بڑی ارادہ تالی سے تب مہادیوجی نے خوش ہوکر سدرشن چکر دیا اور
شکست دی کہ بشن جی تینون لوک کا پالن کرتے ہین اور تلکشمین جی مہادیو کی سیوا
کیکے بشن جی کی نہایت عزیز ہوئین جب کہ ترپورا سُر نے سبکو تنگ کیا
تب مہادیوجی نے اوسکو ناش کیا جب سمندر سے زہر نکلا تو اوسکی تیزی
سے دیوتا بشن وغیرہ سب تنگ ہوئے اور تینون لوک جلنے لگے تب
مہادیوجی نے اوس زہر کو پی لیا جب نرسنگھ جی کی اولاد کی زیادتی ہوئی
تب مہادیوجی نے سربھہ نام پرند جانور کا روپ دھر کے سب کو ناش کیا
صرف نرسنگھ جی کو چھوڑ دیا جب باراہ جی کا بنس بہت زیادہ ہو گیا اور کل تکلیف
ہوئی تب مہادیوجی نے تھلنا گنتے کا روپ دھر کر سوائے باراہ جی کے سبکو
ناش کیا ایک وقت مابین بشن جی و برہما جی کے اس بات پر جھگڑا ہوا
کہ بشن جی کہتے تھے کہ مین بڑا اور برہما جی کہتے تھے کہ مین بڑا تب مہادیوجی نے
تیسی لنگ پرگھٹ کیا اور آکاش بانی ہوئی کہ جو اس لنگ کا انت لیآوے
وہی بڑا بشن جی نیچے کو دور تک گئے مگر اخیر نہ پایا تھک کر لوٹ آئے برہما
اوپر کو گئے مگر انت نہین ملا لاچار برہما جی نے جھوٹ آکر کہدیا اسی سبب سے اونکو
سراپ ہوا کہ اونکی کوئی اوپاسنا نکرے بشن پیچ ہوے اس سے یہ درجہ اعلیٰ
پایا دیکھیے صرف شیو جی مہادیو کہلاتے ہین اور سب دیوتا

	دوہا	

شیو گور شیو پر دیوتا شیو بہت شو جگ بند ہ
شیو اتما شو جیو ہین برمھ سدا نند و ند ہ

دوہا

شوجل مین شوانل مین شو تھل مین شو سرب
شوا کاش شو بھوم مین شو نج تج گرب

جو بشن جی کی اوپاشنا کرتے ہین وہ کہتے ہین کہ بشن اناد دیو ہین بشن کی نابھی سے کنول پیدا ہوا اوس سے برمھا ہوئے برمھا سے رودر ہوئے جنکو مہادیو کہتے ہین سارے جگت کے پالن کرنے والے بشن ہین بشن جی کی مہمان بید اور پورانون سے ظاہر ہے اور اونھون نے بہت اوتار رکھے اور راکشسون کو مارا بھار زمین کا دور کیا بھگتون کو درشن دیا مہادیو جی برمھا آدسب اونکے بھگت کہلاتے ہین تھمین جی داسی ہین **بیان اوتارون کا**
اول مہا پورکہ اوتار ہوا جسکو براٹ بھی کہتے ہین تمام پرپنچ اسی روپ مین ہے ۲ سنکادک کا روپ دھارن کرکے لوک کے کلیان کی واسطے نہایت مشکل کومار برمھ چرج برت دھارن کیا ۳ باراہ کا روپ دھرکر زمین کو پاتال سے اپنے ایک بال پر دھر کر اوٹھا لائے ۴ اکوتی نام پرجاپت کی استری کے گربھ سے بھگوان سویگیہ کا اوتار لیکر سوا ام بھو منتر مین اندر ہوئے اور تینون لوک کی رکشا کی ۵ کپل دیو اوتار رکھکر اپنی ماتا دیوہوتی کو سانکھ شاستر سنایا جس سے ماتا کی مکت ہوئی ۶ نر نارایَن کا اوتار دھر کر لوک کلیان کیواسطے بدریکا آشرم مین تپشیا کرتے ہین ۷ دتاتریو کا اوتار دھر کر سمرا اوباو کو جوگ مارگ اور پرہلاد کو آتم بدیا بتائی ۸ راجہ نابھہ کی رکھبہ دیو روپ دھرکر پرم ہنس مارگ جگت مین ظاہر کیا ۹ راجہ پریتھک کا روپ دھر کر پرتھوی کو دوہا ہے

سنہ ۱۰ جب ہرن کشپ نے اپنے لڑکے پرہلاد کو مارنا چاہا اوسوقت بھگوان نرسنگھ اوتار دھر کر کھمبھ پھاڑ کر پرگھٹ ہوئے اور پاپی کو مارا اور پرہلاد کی رکشا کی ۱۱ بھگوان نے کمٹھ روپ دھر کر اپنی پشت پر زمین کو رکھا ۱۲ بھگوان دھنتر روپ دھر کر امرت کا کلسا لیکر پرگھٹ ہوئے ۱۳ موہنی استری کا روپ دھر کر امرت دیوتاؤنکو پلایا ۱۴ بھگوان نے بامن جی کا روپ رکھکر راجہ بل کو چھلا ۱۵ بھگوان نے متس روپ دھرا ۱۶ ہی گریوا اوتار دھرا ۱۷ ہنس کا روپ دھرا ۱۸ بھوا اوتار لیکر نارد برمھ چرج لیا یہ دیکھکر ۸۰ ہزار رکھ برمھ چاری ہوئے ۱۹ ست سین پرگھٹ ہوئے سنہ ۲۰ بھگوان ہر ہوئے جب گراہ سے گجراج چھوڑایا ۲۱ بھگوان بکنٹھ ناتھ پرگھٹ ہوئے اور حسب درخواست لکشمین جی کے بکنٹھ رچا ۲۲ اجت پرگھٹ ہوئے ۲۳ ترتیا مین پرسرام کا اوتار دھرا ۲۴ راجہ دشرتھ کی استری کوشلیا کے گربھ سے رام چندر جی کا اوتار دھرا بسوامتر جی کا جگ سدھ کیا دھنک توڑکر پرسرام جی کا ابھمان توڑا جانکی جی سے بیاہ ہوا پیچھے بن وباس کو گئے بال کو مارا پھر سمندر مین پل باندھا اور راون کو مارا اور بھبھیکھن کو لنکا راج دیکر جانکی جی کو لیکر اجودھیا جی آئے اور بہت دن دھرم راج کر کر سب اجودھیا جی سمت اپنے لوک کو گئے ۲۵ دواپر مین پاراشر رکھ کے گھر بھگوان بیاس جی پرگھٹ ہوئے جنھون نے اٹھارہ پران بنائے ۲۶ کرشن بلدیو بسدیو کے پرگھٹ ہوئے اونھون نے کنس کو مار کر ماتا پتا کو بندھن سے چھوڑایا پھر دوارکا پوری بسا کر ۱۶ ہزار استری کے ساتھ بیاہ کیا بعدہ اپنا بنس ناش کر کر اپنے لوک کو گئے ۲۷ کلجگ مین بودہ روپ دھرا اور

اور بید کی نندا کی کہ بہت لوگ ناستک ہو گئے ۲۸ کلجگ کی اخیر مین سنبھل دیش
مین کلکی اوتار رکھکر ادھرمیونکا ناش کرینگے تب ست جگ ہوگا فقط سنو اور
بہت سے اوتار دھارن کیے ہین مہاراج آپ نے تو بڑی اوتم کتھا سنائی
پنچ دیو کی مہمان ایسی کبھی نہین سنی تھی اوتارون کا حال خوب سنایا آپ دھن
ہین میرا نشچے ہے کہ جو کوئی اس کتھا کو سنیگا ایشر کی دیا سے سرب کامنا پورن
ہونگی بھگت پراپت ہوگی دراصل عجب پدارتھ بے بہا ہے کہ تھوڑے سے بیان
مین اتنے پرانون کا حال معلوم ہوتا ہے بس اب اور کیا کہون آتی ✥ ✥
پرم ہنس نے کہا کہ یہ نشچے تمہارا صحیح ہے بلاشک یہ کتھا کامنا کی پورن کرنیوالی ہے
مگر اب ہمارے سوال کا بھی جواب دوگے یا نہین مہاراج میری عقل مین تو یہی
آتا ہے کہ پانچون دیوتا کی اوپاشنا کرتا رہے پرم ہنس نے کہا سنو تمنے کہا ہے
کہ سالوک سامیپ ساروپ ساجج مکت اوپاشنا کرنے ملتی ہے
اب جو پانچ دیو کی اوپاشنا کریگا تو کہو کون سے دیو کے لوک مین جاویگا
کونسے دیو کے قریب جاویگا دیکھو پانچو دیو کے مقام علیحدہ علیحدہ ہین روپ
علیحدہ علیحدہ ہین مورت علیحدہ علیحدہ ہین سوا اسکے آپسمین فساد بھی ہوجاتا ہے
اوتارون مین آپسمین فساد ہوا ہے پرسرام اور رامچندر جی مین رنج رہا اور
تمنے سنا ہوگا کہ پرلے مہاپرلے مین کوئی سروپ باقی نرہیگا اور اب جگت
مین کوئی اوتار موجود نہین ہے اور تمنے شاستر مین اور مہاتماؤن کی بانی مین
سنا ہوگا کہ ایک کی سرن لینے سے مکت ہوتی ہے تو مہاراج پانچون دیو تو آپسمین سے
ایک کی اوپاشنا کرے پرم ہنس نے کہا تم نشچے کرکر ایک کا نام دھرو

کہ فلانی دیوی کی اوپاسنا جوگ ہے کیونکہ ہر ایک کو اوپاسک نے اپنے اپنے دیوتا کو بڑا اور
انادی کہا ہے اور یہ یاد رکھنا کہ تم کہہ چکے ہو کہ کلجگ مین مکت صرف نام سے ہوتی ہے
مہاراج میری طاقت اب جواب دینے کی نہین ہے آپ ہی اب کرپا کرکے اسکا
فیصلہ کیجیے سنو تم نے ایسا کہا ہے کہ ہم بھگتی کا کھنڈن کرتے ہین سو یہ تمہاری غلطی
ہے ہم بھگتی کا کھنڈن مطلق نہین کرتے بلکہ اوسکی پیروی کرتے ہین بھگتی
سادھن ہے اور گیان پھل ہے بغیر سادھن کے پھل کبھی نہین ملتا جبتک نش کام
نرگن اوپاسنا یعنی عبادت خالص ہووے تب من صاف ہوکر گیان پاتا ہے
تب وہ مکت کہ جسمین پھر کبھی جنم نہ دھرنا پڑے حاصل ہوتی ہے مگر نرگن اوپاسنا
بغیر انتربرتی کیے حاصل نہین ہوتی اور جبتک اسکا من نام اور شبد مین بتوجہ
احسن مصروف نہوگا تبتک انتربرتی کا ہونا دشوار اور بغیر انتربرتی جیون مکت کا
سکھ نہین مل سکتا آگے کی آسا مین بندھا رہتا ہے کہو کونسی بات بہتر ہے کہ اب
حالت زندگی مین مکت کا مزہ ملجاوے یا یہ بہتر ہے کہ صرف پیچھے کی امید مین رہنا
دیکھو جنکی اب انتربرتی ہے اونکے کام کرودھ لوبھ وغیرہ سب کم ہوجاتی ہین بلکہ جاتے
رہتے ہین بھجن بین مصروف رہتے ہین اور جیوون کے کلیان کے واسطے
دیا رکھتے ہین اور جو صرف کرم ظاہری مین مصروف ہوتے ہین اونکی ایک بھی
عادت تبدیل نہین ہوتی پس آگے کا کیا اعتماد انسان کو چاہیے کہ اپنی تشفی
آپ کرلیوے تو مہاراج اب کرم اور سرگن اوپاسنا کسی کام کی نہین سنو کرم
اور سرگن اوپاسنا واسطے حاصل ہونے نرگن اوپاسنا کی سادھن ہین مگر
آدمی غلطی سے اسی مین پھنسے رہتے ہین آگے کو قدم نہین بڑھاتے

دوسرو ... پر ہے سو یہی ہے کہ جو آلہین سمو کردی ہین اوسکو ہمیشہ کرنا چاہتے ہین جسکی
تجھ شرت مین یہ تصور کرتے ہین کہ ہمارا دھرم جاتا رہیگا یہ نہین سمجھتے کہ وقت
تباہی ہوا ایسی تعصب سے اپنی عمر کھو دیتے ہین اگر کچھ عقل ہووے تو اپنی اوپاسنا کر
مرتبہ پائی سمجھکر اتر برتی کی تجویز کرے ایک فساد بھی نہ رہیگا سب دوسرے
دیوو غیرہ اوسکے پارش کے انگ ہوینگے اب جو سنت مہاتما ہوا ہے انے سکھم
رستہ واسطے مکت کے حسب زمانہ یعنی کلجگ کے نشان دیا ہے تا اوس
راہ پر جو کوئی چلے گا بے شک مکت پاوے گا مہاراج گیانی کون سے
دیو کی نشٹھا رکھے ہے اور کس کرم سے مکت مانے ہے

چوپائی

پورن برمھ گیان جب ہوئی ۔ دوجا دیو نہ مانے سوئی
پنچ سروپ سب مین درسانا ۔ ایک ہی برمھ روپ سب جانا
کلپت سب جگ سپن سمانا ۔ جنم مرن یہ بھرم بسانا
سم درشٹی گیانی ہے جوئی ۔ تا کر آواگون نہ ہوئی +
بھگت کرے جو دیون کیری ۔ تا کو رہے باسنا گھیری
دڑھ آسا دیون مین لاوے ۔ آسا بس تا کی ڈھنگ جاوے
پنچ ہا چھین ہووے جب بھائی ۔ تب وہ مرت لوک پن آئی +
پنچ سروپ درسی نہین جو لون ۔ آواگون مٹے نہین قو سون
چنچلت اشٹ پن نانا ۔ پورن برمھ گیان درسانا

سنو گرگیتا کا شلوک کیا کہتا ہے +

گیانی رہے جگ متھیا سب جانے ۔ ہان لابھ تا مین نہین مانے
متھیا جان کرے جو بھائی ۔ تا مین ہان کہو کس پائی

دوہا

اہن تیاگ دو اوتیاگ کے دو ابت کلپنا ناش
ایک ہی بیاپک پور ہے دور بھیو آبھاش

چوپائی

کچا جھونا ان جس ہوئی ۔ دیکھن مین اک سم سوئی
بھیو انکا رو واو کر بھائی ۔ او نکورا و تپت بیج بنائی
سپنے مین انکو نہین جامی ۔ آگے کی او تپت نبھیو ہانی
سچے بین انکورا و پجاوے ۔ مہ جل مل اوپجے نس جاوے
انکور نیج باشنا ہوئی ۔ جگ او پجاون ہیتو سوئی
جگ کو ست ست جن مانا ۔ دوجے ڈرہ کر اچھیا ٹھانا
او پیچھے بنسے سو جگ ماہین ۔ آپی اپنے ہاتھہ فنساہین
گیانی بیج باشنا ناشے ۔ جگ بھرم وت سوتا کو بھاشے
گیانی ایک برمھہ سب جانے ۔ دوجے درشٹ نہین من آنے
رہے سوامی اک سنسے آئی ۔ دیا درشٹ کر کہو بوجھائی
جگ بیوہار کرت کے ماہین ۔ کوئی گیانی تن تیاگے تاہین
کہان کو گئے کون تن پاوا ۔ سوامی یا کو کہو دیساوا

دوہا

پورن برمھ سمان سبہے جگ ترنگ جا مانہ
پرالبدہ بس تن تجہے بانی برودہ کچھ نانہ

چوپائی

سندہ ترنگ ایک ہی جانو
جن بھید تا مین نہین مانو
پورن برمھ سندہ سم ہوئی
جگ ترنگ تا مین پن سوئی
اسپند تاپون مین جیسین
جگت برمھ مین مانو تیسین
گیانی دو یہ بھید نہین مانے
ایک برمھ جتین سب جانے
دوجی اس باس نہین ہوئی
تا تی نہین کہون جاوے سوئی
برمھ روپ سے پہلے ہی بھیتا
تن تیاگا جہان کا تہان رہیتا

دوہا

مرگ ترشنا کو نیر جیون درسے جلے سمان
نیکداس وہ جل نہین کس ڈوبن کا ہان

دوہا

ان پرکھ کی درشٹ مین جگ بیوپار لکھاے
نیکداس جب جاگ نہین کون بیوپار بتاے

مہاراج نرسندیہ یہ ست ہے کہ جیو اور برمھ کی ایکتا مین کچھ بھید نہین ہے اگیانیون کی سمجھ مین بھید ہے یہ جگت امتھوا بھاشت ہے جیسے سپنے مین ایک ہی کال مین ماں باپ بیٹا پوتا اور سب نگری بنجاتی ہے اسیطرح یہ جاگرت جگت بھی ہے سپنے مین بھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مکان راج مزدورون نے

ست نام ست گورو

فصل پانچوین

بہار بندرابن

دوہا

ناد بید کی آدھے گگن ماہنہ بھرپور
بندرابن سکھ دھام ہی باجی انہد تور

ناد کے دھیانی کا پرش بین جیا ملنا یعنی مکت ہونا

پرمی جسکا بریانت چوتھی فصل کے انت مین آیا ہی مہاراج پرم ہنس جی سے جنھون نے چوتھی فصل مین گیان کو سدہ کیا ہی دنڈوت پرنام کرکی پوچھتا ہوا کہ مہاراج بہت مہاتماون نی دو کشن ناد کو دھیان سی کہی ہے کیسے ناد کے دھیانی کو مکت کی پدوی ہی کیا اداس ہے یعنی اس مارگ کی سدہنا ہو سکتی ہی یا نہین اور کوئی پورے دھیانی نے سادھو یا گرست اب ہین اگر آپ اونکو جانتی ہوین تو اونکی کچھ تعریف مجھی اونکا پتا ٹھیک بتلا دیجی اور جو گرست نوکری پیشہ ہو وین تو اونکی گرست اور نوکری کی رہن ایسکے بالون سمیت بتلا دیجیے جسسی مجکو بسواس ہو کہ گرست

پرمارتھہ بن سکتا ہی بگہ مہاراج دیا کرکے پہلے یہ سمجھا دیجیے کہ مین جگت کی بکارون سے
کیسے چھٹون سو ہم ہنس جی نے کہا سنو جگت مین ٹرا انکار اچھا ہی سو جب یہ انسان جگت کے
پدارتھون کو دیکھے ہی یا اونکا بریانت سنے تو اونکو سکھدائی جانکر اونکی پانیکی اچھیا کرتا ہے
جو کدا چت پراپت ہوئی تو کچھہ دن شبہ سکھہ پاوتی ہی اور جو پراپت نہوئی تو دکھی رہتا ہے
اور جو پدارتھہ ملجاتا ہی سو استہر نہین رہتا اوسکی جانیکا دکھہ ستاتا ہی اور جو کدا چت کوئی
پدارتھہ بہت کال رہا بھی تو اوسکا سکھہ سمان ہو جاتا ہی پھر اور دوسرے شبہ سکھہ کی اچھا
کرکے تپا کرتا ہی اور جو پدارتھہ پاس ہی اوسکا سکھہ بسمرن ہو جاتا ہی اور دیکھو پدارتھون کی
پراپتی سی جو سکھہ اوپجے ہے سو بجلی کی چمک کی سمان ہی اور جو سکھہ بچار کرکے پراپت ہوتا ہے
وہ تو تو کی چاندکی اوجیالی کی برابر ہے بجلی کی چمک مین اوجیالا شبہ پر تھہر نہین چاند کا
اوجیالا آسمان پر استہر ہی سو شبہ سکھہ پدارتھون سی ملتا ہے سو ٹھہرتا نہین اس سکھہ کو
تم ایسا جانو جیسے جھوٹھی موت کی جھلک اور سمان سکھہ ایسا ہی جیسے سچی موتی کی آب
سو جھوٹھی موت کی جھلک کو دیکھکر مورکھہ پرسن ہو جاتی ہین اور دانت کو دکھہ پاتی ہین اور
جو ساودھان پرکھہ ہین وہ موتی کو اوتم جانتی ہین اور تتو کی پراپتی اور ہانی
مین سکھہ دکھہ نہین مانتی ہین اب تات پریہ یہ نکلا کہ جگت کی پدارتھون کی اچھا دکھہ کا
مول ہے سو بہت کرکی پدارتھون کی دیکھنے یا اونکی پرشنسا سننے سے اوپجے ہی سو جس
پرکھہ مین بیراگ ہوگا اور کو سنگی نہوگا اوس پرکھہ کو شبہ سکھہ کی اچھیا اوتپن نہوگی
کیونکہ اوسکا وقت ست سنگ دھیان بچار مین گذرے گا جنکی ایسی
رہن ہے اونکو سدا ان سکھہ پراپت ہے اور اون ہین ہی نام روپ استہان
اور اودی بیراگ سنو کہ کی ظاہر ہوگی اور پریم پر وہ سے ہر سمین جیتین ہوگا

اور بھائی سب سے بڑا روگ مان بڑائی کا ہے اس سے بچنا بڑے ہی سورمان کا کام ہے

دوہا

کام گیا تو کرودھ بجائی کرودھ گیا تو لوبھا
لوبھ گیا تو موہ بجائی موہ گیا تو مان بڑائی سو بھا

کوئی سادھو تھی من مین اچھا مان بڑائی کی تھی کسی دیس کو گئی وہان مہراج کی بڑی پرشنسا ہوئی اوس دیس کا راجہ بھی آیا اب مہاراج کو مہا آنند پراپت ہوا یہان تک کے مہاراج دودھا دھاری تھی ایک سیر دودھ کا اہار تھا سو جس دن راجہ آیا اوس دن مہاراج سے پاؤ سیر دودھ بھی نہ پیا گیا کیونکہ مان بڑائی کی آنند سے پیٹ بھر گیا پھر کسی دن کسی راجہ کا آنا نہوا مہاراج بڑی سوچ مین ہین بھیتر ہی بھیتر آگ لگی ہے اب مہاراج کی بھوک اتنی بڑھ گئی کہ سیر بھر جنون سے بھی پیٹ نہین بھرتا سو بھائی یہ مان بڑائی بڑا بھاری روگ ہے مالک سے دور رکھتا ہے اور اہنکار بڑھاتی ہے پراپتی سے کورا رکھتی ہے اسکا دھیان ہر سمین رکھنا چاہیے جب یہ نہوگی کوئی دکھ پاس نہین آویگا بیت

اسے گرفتار بند نام و ننگ | شیشۂ ناموس زن بر سنگ

ایضاً

از ستائش خویشتن را گم مکن | عیب خود بین عیب مردم مکن

مہاراج دھن ہو ایک سیندیہ اور دور کیجیے ایسا کہین ہین کہ ست سنگ مین جات پات کا بچار کچھ نکرنا چاہیے ٭

سنو پلٹو داس جی کا یہ بچن ہے

کنڈلیا

سرنگی سوئی نام کا رہنی سہت ببیک ✣

رہنی سہت ببیک ایک کہ سب کو جانی	کہان پان مین جد نہین ایکی مین سمانی
یہی ہے مرجاد سجے نہین نیم اچارا	دھرم سناتن سمجھہ آچہہ دوا وکرے بچارا
تبھی لے شبد اگھور اد ویت اچنگی ✣	نرمل کارج کرے سوئی پورا سرنگی
اوپر اکھے کل دھرم بھیتر راکھے ایک	سرنگی سوئی نام کا رہنی سہت ببیک

اور جو مینے کہا سو بھی ست ہی ہزارون بچن ویسی بھی ہین سوا سکا رنے اپنی بدہ مین تو یہ آتا ہے کہ بچن ادھکاری پرت ہین پر یہ لسندیہ ہے کہ نیم آچار اوپر کا کرم ہے اب تمکو کچھہ بچن بہت ترک کے پارس بھاگ کے سناتے ہین اپنا سادکھہ دوسرے کا سمجھو جیو کی رچھا کرو بھوکھے کا پالن کرو مالک کی یاد مین رہو ✣

شبد

نا پڑھ یا پان دی پٹی ✣	عمر ونا دن گھٹی وے
بھکھے ننگے نون ار پی ینہی ارہندا دی	سو پھل او نہان دی گھٹی
دھیان پوتان وسے واری	کارج کرداوی بھرواجگت ہی چھٹی
شاہ حسین فقیر سائین دا	بھونک کیٹ دی ٹٹی ✣

مانگھہ یہ جانتا ہی کہ مرنا ست ہے پر ست میلنی کھیلنے مین رچا ہوا ہی یہ جگت بناشی ہی تو بھی اوسپر بھروسا کرتا ہے سب کام حکم کی انسار ہوتے ہین پھر گئے ہونے کا سوچ کرتا ہے دن گذری جاتے ہین اور سال کے پورے نین عمر کھو رہا ہے نرک کی اگنی انت کھو رہے ہے اور بھی پاپ کرتا ہے سرگ ست ہے پرنت دھرم کے کام مین دیر کر رہا ہے کرتا ایک ہے اور اوسکا کوئی شریک نہین ہے اور یہ ست دوسرے کے

ساتھ کرتا ہی ایسی باتھون کی وسا دیکھکر بڑا افسوس ہی اور دھرکار ہے کہ ہر کچھ سنسار کو
سننے کا مول لیتا ہی اور پھر بھولتا ہی ایسے پرکھون سے مالک بچا دے ایک سانہین
لوگ کا بچن ہی کہ مینے چار ہزار پوتھی پڑھی ہین اونمین سے چار باتین نکالی ہین ان
اون باتون کو چار ہزار بار پڑھتا ہون ۱ ای من جو بندگی سائین کی نکر سکے
نہین تو اوسکا دیا رزق مت کھا ۲ ای من جو اوسکی آگیا نمانے تو دوسرا
سائین ڈھونڈھ کہ وہ تجھکو بہت سا دیوی ۳ ای من جو کر سکے تو پاپ
نہین تو اوسکے دیس سے باہر چلا جا ۴ ای من جو تو پاپ کیا چاہی تو
اوتپن کرے جہان اوسکی نظر پڑے نہین تو پاپ نکر ایک ور فقیر کا بچن ہی جو مین کی
کر سکتا ہون تو اپنا دکھ کسلیے کرون جو مین ست بول سکتا ہون تو جھوٹھ کاہی کو
بولون جو حلال کا کھانا ملے تو حرام کا کسواسطے کھاؤن جو مین اپنے اوگنون پر
درشٹی کر سکتا ہون تو دوسرون کے اوگن کیون ڈھونڈھون جو مین مالک کی
یاد مین ہون تو دنیا سی پریت کیون کرون کسی پرچار کھی کتاب کا بچن ہی
کرتار کہتا ہے کہ ای بیٹے آدم کی تو نہین ڈرتا میری بادشاہت سی جو سدا استھر
ہے کھانے کا فکر مت کر میرا خزانہ معمور ہے جو تیرا کام اٹکے میرا دھیان کر مین تیرا
کام پہلے پرکار کر دون گا مین تجھکو بہتر سمان رکھتا ہون تو بھی میرا ہو اور سب مجھے
دوست رکھ اور مجھسے محبت رکھ مینے تجھکو مٹی اور پانی کی بوند سی بنایا ہے
اسمین مجھکو کچھ جتن کرنا نہین پڑا سو تو روٹی کے پیدا کرنیکا کیون سوچ کرتا ہی جو کچھ
اوتپن کیا ہے سو تیرے لیے اور تجھکو اپنی بندگی کے لیے سو تو اونکا غلام ہوا تو نے
جان بوجھ کی اپنے کو مجھسے ہٹایا سب جانور اور آدمی اپنے من کے سکھ کے ہیت

مجکو ڈھونڈھتے ہین اور مین جو تجکو چاہتا ہون تیرے بھلے کے واسطے اور تو مجھہ سے بھاگتا ہے
تو میرے اوپر بچار اپنے من کی کرودھ کرتا ہے پرنت میرے واسطے اپنے من کو اوپر کرودھ
نہین کرتا تیرا کام بندگی کرنیکا ہی میرا کام بھوجن پہونچانیکا تو بندگی بھولتا ہے پر مین
بھوجن دیتا رہتا ہون تو کل کے واسطے مجھسے بھوجن مانگتا ہے پر مین تجھہ سے کل کی لیے
کرم نہین مانگتا فقیرون کے بچن ہین یہ مایا والون کو نہین بہت کٹھن ہین سنسار
جو پرمارتھہ مین ہانی کرتا ہے کال دھرم سی روکتا ہے من چنچل اپنشر سے سکھہ نہین
ہونے دیتا لوگ دنیا کی پیچھے پڑے پھرتے ہین یہ نہین جانتے کہ موت اونکے پیچھے لگی
پھرتی ہے اچانک مارے گی جو مالک کو بھولکر پاپ کرتے ہین یہ نہین جانتے کہ پاپ کا
پھل دکھہ ہوگا لوگ ہنس دیتی ہین یہ نہین جانتے کہ اس کل سے سائین راضی ہے
یا نہین جو مانگہ سائین سے سکھہ ہین اور دنیا سے سکھہ ہین جب سائین کے دربار مین جاوے
تب ایک بڑھیا مائی جسکا منہ کالا بلی کی سی انکھین بڑے بڑے دانت اوپر کا ہونٹھہ
تلے لٹکا ہوا اور نیچے کا ہونٹھہ اوپر کو چڑھا ہوا ہاتھہ پیر ننگے وہان کھڑی ہوگی
اوس سمین درگاہ سے آواز آوے گی کہ اے لوگو اسکو پہچانتے ہو تب سب کہینگے
کہ اس ہتیاری چڑیل سے بچا ہم اسے نہین جانتے دوسری آواز ہوگی کہ یہ تمہاری
پیاری دنیا ہے جسکی تم سدا ان پر تشنا کرتے تھے اور اوسکے واسطے غریبون کو
دکھہ دیتے رہے دھرم کو بیچتے رہے اپنا پیٹ بوکھن تب بھلے پرکار سے کرتے رہے
سائین کو سنگین بسار دیا سو یہ وہ دنیا ہے جو تمہاری اتنیت متر تھی اب حکم ہوگا
کہ دنیا کو نرک مین ڈالدو اوس وقت دنیا پکارے گی کہ کہان ہین میرے پرانے
دلی ساتھی سنگی اور میرے اگیا کاری تب حکم ہوگا سست ہے اسکے پیارون کو

بھی نرک مین باسا دجود و نون کو بچہوہ کا دوکھہ نہو بچن ہے جود و نون لہ کون کا
راج ملے تو بھی راضی نہو کیونکہ یہ استھر نہین جودونون لوک کا راج پراپت ہوے اور وہ
چھینا جاوے تو اودا س نہووی تب دولتمند ہے دنیا کی بڑائی پاکر بھولے نہین بجو
کام کم ہمتون کا ہی ایک فقیر صاحب نے خوش ہوکر کسی سیوک کو آشیرباد دیا سائین تجکو
ہمت دیوے کہ تو دنیا کو دوست نرکھے اور کنگالی کو دھن کرکے جان اور دکھہ کو
سکھہ کرکے مان اور فقیرون کی سنگت کر اور خواری کو بڑائی جان اور جینے کو
مرنا پہچان اور مالک کے بھروسے گذران کر بچن ہے کہ جو کچھہ استھانون مین
دنیا کی بات کرے تو تین برس کی بندگی جاتی رہے دھرم سالہ سادھون کے
سنکھہ موتے کے پیچھے سماد ھون کے پاس پچھلی رات بھجن کے وقت +
ایک سمے خدا نے موسی پیغمبر سے فرمایا کہ جب تیرے پاس کنگال آوے خوشی ہو
یہ نیکون کی نشانی ہے اور جس سمے دولتمند آوے تو جان کہ کوئی گناہ کیا ہے
دنیا مین آٹھہ بات بہت بھلی ہین عورت کو لاج جوان کو توباہ بدیا وان سے
بندگی دھن وان سے اودار تا مترون مین پیار ہو سندر سے نرباہ پرمارتھہ
فقیرون سے بنا ویراچ سے یہ بھی کہا ہے بنا لاج استری ایسی ہے
جیسے بھوجن بنا لون کا جوان توباہ نکرے سیپ بنا موتی بدیاوان بندگی
نکرے درخت بنا پھل کا دولتمند اودار نہین نالہ ہے بنا پانیکا مترون مین
پیار نہین دیہہ ہے بنا جیتین سندر ہے وفا یعنی نرباہ نہین جان کہ کمان ہے
بنا چلے کی بادشاہ مین نیاو نہین جان کہ بادل ہے بنا جل کا فقیر ہے بنا پرمارتھہ
کے نقشے مان دیا ہے پرپرگاش سے سن رکھ ہے ایک سائین نے فرمایا ہے

کہ تو نے دل مین میرا بسا ہے لقمان حکیم کا بچن ہے جس سمے
نماز پڑھے دل پر نظر رکھ جب ہاتھ دھون کی سنگت ہو دی زبان پر نگاہ رکھ کھانے
کے سمے حلق پر نگاہ رکھ جب گھر آوے انکھون پر نظر رکھ سائین کو مت بھول
موت کو یاد رکھ کسیکی نیکی کو مت بھول بچن ہے دنیا سدا جوان ہی کسی فقیر
نے پوچھا کہ ہے دنیا تو نے بہت سی عمر بیتی پر کس کارن سی جوان ہی رہی
دنیا نے جواب دیا کہ جو مرد تھے وے مجھسے بھاگتے رہے اور جو نامرد تھے وہ مجھپر
مرتے رہے اسلیے مین جوان ہی رہی بچن ہے سائین کو سدا مکھ چاہنے
ڈرتا رہو دنیا سے بھاگ تو دنیا کا پیارا ہوگا دولتمند وہ ہے جو کسی سی کچھ نچاہے
حرام کا کھانا مت کھا تیری دعا قبول ہوگی جو بھلا ہوا چاہتا ہے تو مان باپ کو
راضی رکھ بچن ہے جتنا عمر کو کھاتی ہے کچھ اتنا دھن کی ہانی کرتی ہے
پیچھے گناہ بندگی کو کھاتی ہے تو باہ گناہ کو ناش کرتا ہے پن آپکو دور کرتا ہے بچن ہے
کہ پانچ باتین لڑکون سی سیکھ [illegible] جب دکھ ہو تو کرود مت کر
مالک پر جو لڑائی ہو جاے تو جلد [illegible] کوئی ڈراوے تو رو دے کچھ
ذخیرہ مت رکھ مہاراج دھن ہو دشمن [illegible] ایک بچن سنانا مہاراج آپنے
فرمایا سب جیون پر دیا کرے پر مہاراج [illegible] کا مارنا تو قرآن پران انجیل مین لکھا ہے
پیسی سنو قرآن وغیرہ مین یہ بات کہین ایک دو جگہ لکھی ہوگی سو بھی ادبین
سند یہ ہے کہ کسی نے پیچھے سے لکھدیا ہوا ہردیا اور جیو کی رچھا ہزارون جگہ
لکھی ہے اب ہزار جگہ کی بات کو ماننی جوگ ہے کہ ایک جگہ کی دوسری پوچھی ہین
کہ اور ہزارون اگیا قرآن پران مین لکھی ہین اونکا بھی کوئی نباہ کرتا ہے

یا کیول ماس کھانا ہی لکھا ہی بھلا جو انجیل قرآن پران مین اونصیحت لکھی ہین جواون سبکا
دھارن کرو ہو تو ماس بھی کھاؤ جو اور پاپ کا بدلا ملیگا تو پن کیا بے ارتھ جاے گا
اب اسکو ہم کیا کرین سمجھ باتین تو سب بتا گ دین اور سواد کی کارن اسبھ کو گرہن کیا اب
کیا ہندو کیا مسلمان کیا اور یہ کہتے ہین کہ ایشر کی اگیا کا نرباہ اس سمے مین نہین
ہو سکتا ہے پرجیو ہنسا اوسکی اگیا کی انوسار کرنا بنتا ہی کیسے اس سمجھ پر کیا ڈھول ڈہین
بھائی بھلی تو جیو ہنسا کی اگیا ہی مین دکھ کا ہی دوسرے اوس سمے کے لیے ہو تو ہو کہ
جب مانگھ بھی پشو تھے کچھ بوجھ نہ تھی ناج نہین ہوتا تھا اور اب وہ سما نہین ہے
مہاراج مینے سُنا ہی کہ جیو نہین مرتا اور دیہ جڑ ہے ست ہی پرنت جب مارنا کھاتا ہی تب جیو
پران کو کہتی ہین پران کا دیہ سے بجوگ بھی مرنا ہے سو مہا پاپ ہی بنا پران کی چیز کا
کھانا دوکھ نہین ہاں جسکو اپنے پران کی سدہ نہی وہ جاہے سو کرے اور جبتک
اپنے پران کی گم ہے تب تک دوسرے کے پران کا بجوگ کرنا مہا ہتیا ہے مہاراج
اونگ سوہنگ کا جپنا کیسا ہے واہ وہ سوار تھ پرمارتھ دونون کا کارج
بنانا ہے سب مہاتماؤن نے بڑی مہمان کی ہے دیکھو اونکی مہمان گیتا مین کہی ہے

شلوک

اہنتی کا چھرم برمھہ بیاہرن ماننس ہمرن جہ پریات * تجن دیہنگ سجات پرماتنگ
گتنگ سوہنگ اجپاہے اپنی کا دھیان لکھہ ہے

مہاراج واہ گورو کا جاپ کیسا ہی واہ اننیت اور تم ہی دیکھو واہ گورو مین چار جھے ہین
وہ ل رست جگ مین واسدیو کا جاپ تھا ترتیا مین ہر کا جاپ دواپر
مین گوبند اور کلجگ مین رام کا جاپ ہے واسدیو کا جاپ حرف وا سے

ہر کا جاپ حرف ہا سی گوبند کا جاپ حرف گا سی رام کا جاپ حرف را سی چارون
جگون کا جاپ واہ گورو مین ہی دوسری واہ گورو کے ارتھ دھن ہین گورو پد کا ارتھ یہ ہے
گو نام تمر کا رو نام پرکاش جو تمر ارتھات اگیان کو دور کرکے پرکاش کرے گورو
جو دچھا کا دینے والا ہی اوسے بھی [روشنی ۱۲] گورو کہتی ہین اور گورو کو ایشر کہا ہے اب دیکھو واہ گورو
کہنے مین ایشر تک کو دھن باد ہوا اور مسلمانون کی کتاب مین لکھا ہی کہ واہ آواز
ایشر کی ہی اور آدمین ہی شبد ہوئی ہین مہاراج جہایا پرکھ کا دھیان کیا ہوتا ہے
سنو پہلے دن مین اور پیچھے رات مین بھی ترمری دیکھا کرتے ہین سدھانت [خدا ۱۲] اسکا
سدھی ہی موکش داتا نہین مہاراج اس جگت کا حال تو کچھ اور ہی ہی پرمارتھ کو
کوئی سمجھتا ہوگا پرم ہنس نے کہا ٹھیک ہے سنو جگت کا سکھ پرسدھ اور استھول ہی اور پرمارتھ کا
سکھ گپت اور باریک ہی سو جس پرکھ کی بدھی شوکرم کرکے نرمل [گندا ۱۲] ہوئی ہی اوسکو پرمارتھ
کے سکھ کی خبر ہوتی ہے پرنت اب جیوون کی بدھی موٹی ہے اسی کارن سے
باریک پدارتھ مین پرویش کرنے کے جوگ نہین ہوتی ہان ست پرکھون کا سنگت
پراپت ہو تو کارج سہج مین بنجائے مہاراج میرے پہلے پرشنون [سوال ۱۲] کا جواب دیجیے
پرم ہنس جی نے کہا کہ نادی اوپاشنا سب اوپاشناؤن مین اوتم [ہو بہو ۱۲] ہے اور یہ
انت مین شنا مجھات گیان کی پراپتی ہے بلکہ اوسمین اتنی خوبی ہی کہ جو انہد شبد کا
دھیان کرتے ہین اونکی کسی دسا مین ہانی نہین ہو سکتی اور جیسی اوپاشنا کی
اور باتین جیسی نام کا سمرن سادہ گورو کی سیوا بانی کا پاٹھ [ورد ۱۲] دیا دھرم سیل سنتوکھ
آدی پربک کی ہی تو اوسکو نہ کوئی بھرم اوتپن ہوتا ہی نہ من کی چنچلتا ہی ستاتی
ہی اور تھوڑے [تمام ۱۲] ہی سمے مین انہد شبد سنکر پکھ شبد ارتھات ست شبد

بھاگ ست بھاگ ملوری

ہولی

۱ پل پل مین شبد سے رچناری | مان یہی دھن اپناری
دوسر دھن سب دینہ کے سنگی | ان سنگ نہ چلناری
دیہ گئی تو نا مین سب نسے | جیو امر رہناری

آگے بھوگ ہے کرتاری

۲ جب لگ جیو مکت نہین پاوے | چھوٹے نہ کرم کلپناری
استھول گیو سوکشم رہیو بھائی | دکھ سے کبھون نہ ترناری

آواگون مین پھرتاری

۳ دھرت سے جہان اسا ہوبے | وہان پاسا ملناری
جو جگ ما تھہ سرت رہی یا کی | آسا بس تن دھرناری

کشٹ جال مین پڑناری

۴ ست سنگ مین جو جیو رہے گا | آسا ہر چرناری
بندرابن پہنچ بناسا | سکھ ساگر ملناری

ہنسا ہوے رہناری

مہاراج ناد کی دھیانی تو یہ کہتی ہین کہ پنڈ سے سو برہمنڈ تی اور جو کہ دیہ است ہے پھر مہاراج دیہ مین شبد کس پرکار ست ہو سکتا ہی دوسرے شبد آکاش کا گن ہے آکاش جڑ ہے اور گن گنی مین رہتا ہے اس سی ناد کے دھیانی کی سے آکاش مین ہو نی چاہیے کیونکہ شبد کی سے آکاش مین ہوگی پرم ہنس نے کہا سنو جیسے آکاش

بیاپک ہی اور دیہ مین ہی ایسے ہی شبد بیاپک ہی اور دیہ مین ہی اس ہی ست شبد کا دیہ مین
ہونا ثابت اور جو تمنے کہا کہ ناد کو دھیانی کی لے اکاش مین ہونی چاہیے سنو جو شبد
آکاش کا گن ہی وہ شبد نقلی ہے جو تمہارے سمجھ مین شبد آکاش کا گن نہین ہی بنت اکاش
کے کرتا کا کرتا ہی دیکھو یہ سبکی سرتی ہی ایکو ہنگ بہو شیام جو تم کہو کہ یہ شبد آکاش کا
گن ہے تو پہلا آکاش ہوا پیچھے شبد تو سرتی کھنڈن ہوتی ہی کیونکہ سرتی کا یہ مطلب ہے
کہ ایک ہون انیک ہو جاؤن جو تم آکاش کو پہلے مانو تو ایک کہنا اَست ہوگا اور سوامی کا
کہنا سب پرکار سے ست ہی آکاش کی اوتپتی سے پہلے سرتی ہوئی مگر یہ دھیان سے پہلے
سمجھنے کی بات ہی کہ اچھر بنا زبان اور آکاش کے نہین نکل سکتا ہی اور پرکھ کی زبان
ہونا نہین کہا جا سکتا کیونکہ وہ ہاڑ ماس چرم کا بنا ہوا نہین ہی علاوہ اسکے جب سوامی
آپ ہی سب استھانون مین پرپورن اور بیاپک تھا تو آکاش کہان تھا اس سے یہ سنسکرت
کے اچھر ایکو ہنگ بہو شیام برمہاجی کے مکھ سے نکلے ہین اور ان اچھرون کا لوا
بید کی ریچا ہے جسکو برمہاجی نے سمجھا او سمین اچھر نہین وہ دھن کے سمان ہے
وہ دھن اونکار سے اوتپن ہوئی ہے اب ان دھنون اور اونکار کا مول جو شبد ہے
وہ ست شبد ہے وہ شبد آکاش کا گن نہین ہے پس جسکو ست گور کا اوپدیش
ہوا ہے وہ انہد شبد سے نکلکر اونکار کی دھن مین پہونچکر سن مہاسن سے پار
ست شبد مین پہونچتا ہے اب وہ ست شبد اور پرکھ ایک ہی ہین جنمین بھید نہین
اور جو تمنے پوچھا اس سمے مین دھیان بن سکتا ہے یا نہین سنو اس کلجگ مین
کرم ہٹ جوگ اور دیگر اوپاشنا کوئی نہین سہج بن سکتی کیول ایک نام کا سمرن
یا شبد کا دھیان ہی سوگم ہے اور ظاہر ہین من کی ایکاگرتا کا کارن ہے

سن مت سیوا دوس اُنھون چت تت میں پیارا ہو | ایک تو کیسا ری سکہ پرسے گا کوئی پیارا ہو

تلانا

تت تنگ تت رنگ لو لائی کنج کنول پر باجت انہد اُٹھت رنگ دھم دھم دھرن

دنس میں دن سکھی سن دھن لاگی بھاگ بھون ہ پائی سنگھ مردنگ مدھر دھن دھکت تا تا دھیم تم تم ترن

کرت گھور گھن گھور سہیا پلک پلک لگی پائی مہل مرم مندر کھر تکسی چڑھن چال جیم جرن

شبد آرتی

یہ بدہ آرتی رام کی کیجے
تن من چندن پریم کی مالا
گیان کا دیپک جوت کی باتی
آنند منگل بھاؤ کی سیوا
بھگت نرانتر مین بلہاری

آتم انتر بار نا سیجے
انہد گھنٹا دین دیا لا
دیو نرنجن پاچون پاتی ✣
منسا مندر آتم دیوا
دادو سنا نے سیوا تمھاری

شبد

جاسکے لاگ انہد تان سُونی زبان نرگن نام کی ✣

ذکر کرے سکھ میرے فکر ارا کاری
مدہ مرلی مدھر باجے بائین کنگری سارنگی
الکھ کی کیتھا نیاری سیکھا ناہین آن ہے

جا کی لاگ اجیا گگن جھلکی جوت بسال کی
دہنی جو گھنٹا سنکھ باجے غیب دھن جھنکار کی
جگجیوان پران دہ کول رہو ست نام ہے

شبد

جب سی انہد گھور سنی
گھوٹ مین سُتھل بھی کایا مہل جو صرت سنی

اندری تھکت گلت من ہوا آسا سکل بجھنی ✣
رُوم رُوم آنند اُپج کر آلس سہج بجھنی ✣

منوہاری جب شبد سمایا انتر سہج گئی ✢ کرم دھرم سنجھن ٹوٹے بیا سکل مٹی
آپا بسرا بیت اسبر گت ہی پانچ جنی ✢ لوک بھوگ سدھ بدھ کوئی جھوٹے گیان گئی
رہیں لولین چرن ہوا سا کہیں سنتھ بھو پنی ✢ ریسا دھیان بھاگ ہو مانو جھوٹ ہراونت جھرنی

تلاّنا

مرلیا مہارے من بھاوے لو

سرون سنت گئی بھول سدھ بدھ سب بیت سرن ورتین گرام مل نئی نئی تان سناوے لو
رنات جھنک گنگھرو بھان تت موہ مخنگ بین ساز نگی سنائی گت جبت عرونگ دھد ھکار ادھرکٹ
دھرکٹ دھیت لامتا کرکڑ دھا ولٹ پلٹ لکھ اچھبر لکی گھٹ تا نا درے تیم تلانا گاوے لو
پتھم گھاٹ لکھ باٹ تلونکی مدہ جوت اجیاری جگمگات دھارا مین جھر بہی گرجت گگن گھنا تنا

سنگھ سدا بھر پور شور پیا تاسکے بل بل جاوے لو ✢

شبد

یہ اچرج کی بات کہو کاسے کہون ری سکھی ✢

ایکدن بنا سمی کی ماہیں مورت چڑھی اکاس ✢ گگن گھور دھن گرجن لاگیو چمک دھمن بھیو باس
پین سرت روز روزا سعی ہی کھل کھیل دکھات ✢ نیاری نیاری دھن دھدھکارین مرلی بین سہات
الکھ پلک کی پارد وارسی شن شبد رسات ✢ جگمگ جوت ہوت اجیاری بین برہمنڈ لکھات
دین آس گوربھو رکرپا تو ادھر الوک لکھات ✢ سند پیار سب سے نیار از کہ نرکھ مسکیات

شبد

جنکی سمت نام ہی رمی ✢ نہ نقہ ہت جبرت تن گگر کبھون کبھون نہ عمی

دکھلائی جا نکر شبد بین من لگاوُ کوئی گھن کھڑا نہوگا اس من کی بیٹھک شٹ دل کنول پر ہے جس تر پر بیٹھتا ہے ویسا ہی سبھاوُ ہوتا ہے تمکو جوگ ہے کہ دیا بیراگ سنتوکھ سیل چھمان کو ہرے اچھا سمجھکر گرہن کرتے رہو کہ من بھی اوسکے انسوار او تم تر پر بیٹھے سب کارج سدہ ہے اور مندرا کا حال سنو مندرا جوگ کی پانچ ہین چاچری بھوچری کھیچری اگوچری انمنی چاچری مندرا اوسکا نام ہے کہ جو نظر سے دھیان جوت کا کرے ناسکا آگر جوت درسے اور اپنا چہرہ بھی دیکھے بھوچری مندرا یہ ہے کہ آنکھون کے پلک کو پھیر کر ترکوٹی بین جوت دیکھے کھیچری یہ کہ زبان کو اولٹ کر حلق سے لگاوے ایسن ہے اگوچری مندرا یہ کہ ترکوٹی بین شبد سنے او انمنی یہ کہ شبد اونکار سنے

کچھ بھید شبد کا تمکو چوپائی وچھند وغیرہ ذیل سے معلوم ہوگا

چوپائی

گور مہان سنتن سب کیہنی ‖ شاستر بیہی سکھہ دینی
روم روم خجبا ہوجاوے ‖ نہین جس گور لتس برنن آوے
رب سب سب جاگ درساوا ‖ گھٹ کا بھید گور وسے پاوا
گوپی گوال کرشن گھٹ ماہین ‖ گوبردھن بیلا تنہ ٹھائین
راما جو دھیا تن بچ دیکھا ‖ گنگا جمن سرسوتی لیکھا
سرجو چار دھام درساوا ‖ گور بن بھید کوئی نہین پاوا
سب رچنا کرتا دکھلائی ‖ کرتا کو گور دینھ جنھائی
پورن سب بین ایک پرگاشا ‖ سوئی پرگاش گھٹ اندر باسا

کس کس گو اوپمان کہہ جائی | بندرابن چوراسی چھوڑائی

دوہا

واہ گورو جو چیت دھر ین سو نر بڑے گنین | اس جگ مین نر بھی رہین پاوین مکت پرین

چوپائی

اک سمرن چھپائے ہوئی | دوجا سو انس سمرنی سوئی
تیجے سمرت تا دسون لاوے | سوئی شبد برہمہ کہاوے
اچھر کو نہین نام تا داوا | نہہ اچھر کے پار لکھاوا
چھر اچھر نہہ اچھر بھائی | سار شبدان پار لکھائی

دوہا

سب جینا برہمنڈ کی جیو دھری گھٹ مانجھ | باہر لکھہ جبیتر لکھو ست پرکھ کو پانجھ

چھند

کنج کنول کو داہنی سرتی لگاو پریم سے | جیسین سہا لونت کان مکھہ پیاری نیم سے
کبی بہانت اونچتی شبد کی دھن ہیمہا گھن گھور ہی | اپنی سرت کو تھیر کرو جھنگا سنو جھینہ شور ہے
یا چھی ہی گگن مانسکھہ ہی جیت جوڑکی اوسکو سنو | جب بانسری دھن سنی تہان دھیان دھر سرت سے گنو
اب وسکو چھوڑ کی دھن اوم مین راچے رہو | اس بیچ مین جوتی کی جھل مل کو نرکھہ آنند کہو
سو بہا جو بیندا بین منڈل ہیں کی ست ہی | ست نام سوہنگ سا نور اجھب کیا کہون جیت ہی

چھند دیگر سدھانت مصنف

بن پیپ کیا سار پد جسکو کہا پورن سبھی | یہ بوجھہ جنکو مل گئی پایا تھا سو پایا ابھی
اوس ایک سے دھن جو اوٹھی سو تھم سرتی پیکھئے | من جیت سبھی استھول وتیت روپ جب دیکھئے

استھول سوچھم روپ پن سکوا نادی جانیے — نت ات تپت جس منکھ کی جگت ہیں مانیے
شبد ابھیاس سے برتی انگا گ کیجیے — چار سادھن جو کہی سو تم سوگمہ سے لیجیے
دیکھو جو برتی سادہ کی بھر اپنت مین پرگاش ہے — جب لگ نہ یہ تجھر ہوگی پادی نہین اوکاش ہے
ست سنگ سیو سادھو کی او نام کا جپ جاپ ہے — بدنر بل او نہچل دیکھی سب آپ سے
گیان اور اپنت بھی جیون مکت کی کارنی — برتی رنگ کا گرنا ہی سکھہ سب ہی سادہ نی
ہنس نادہی انبکھہ جہان شبد کی گارہی — سنتو نکا یہ سدھانت نبدا ابن سمجھہ ست کی

راگ لاونی

جو ست گورکی ہین ساتھہ بند جگ دھاری — نبدا ابن سو جگ پار جیت نہین ہاری

ٹیک

۱ بن ست گورکا آدھار سو نہین ہونا — پیاری جنم جنم ہوئی ہان رتن دھن کھونا
پیا بن جینا تو جان اری مرناری — جو ہر بن ہین جیت دھیر نہین ترناری
۲ ست گور بھر ابھنڈار بھوک نہین پیاسا — جو پاوی ست دوار پڑی سب آسا
جنکے برہا کا زخم لگا نہین کاری — برہ جوی سب ہی جھک مار جنم بھرکاری
۳ پیا ڈھونڈا مین ہر دیس پتا نہین لگتا — آلی تن من دینا جار ہوی مین منگتا
گھر گھر مانگی بھیک لاج نہین لائی — اری جنم مرن بیوپار بندہ نہین بھائی
۴ اس برہن کا دکھہ دیکھہ اگن بوجھہ جاتی — ڈائن دبدھا لار جگر کو کھاتی
مارین ملکر تانے تان مرد اور ناری — کیا جل ہوا جگ مانہہ ہای سب کھاری
۵ پیاری روی دن رین چین نہین پایا — کہو کیونکر لگی دھیر سین پن کایا

نہین کوئی ٹرنا اس راہ سفر ہی بھاری
پیاری جیتے جا نو موت ٹری نہین ٹاری

۶ سب سکھیان چت کٹھور کرین بید ردی
آلی تن من دینا جار ہوئی ہین ہردی

بھرتی ٹھنڈی ہاے ہوا جل جاری
جل جھن کی ہین خاک ہوئی سب ساری

۷ ایری سنئیے اچرج بات روی دکھ دینا
سکھی بھلی بھاگن ساتھ ہای سنگ لینا

دکھ رووی ہی سر کوٹ چھوڑدے پیاری
کیون آیا ہین تجھ پاس رہو تم نیاری

۸ ست گور رام اپار مکت کو مولا
سوئی ابھاگن جان سار ید بھولا

سو مورکھ ہین ہمار نہین آراما
ایری سہر یہ چھولا کال برتھا نہ جاما

۹ ایری کرم کلا بستھار پار نہین پانا
سکھ دکھ مین بھرماے جال ارجھانا

شبد بنا بسنسار مول اندھیاری
آلی انر سادھن سار سوئی لبہاری

۱۰ ست ست گور رام چھوٹ جگ جانو
من اندری کو پریم سبشئے پہ مانو

ایری گم اگوچر جان وار نہین پاری
نبداین چت دھیر کال سر ماری

چوپائی

پریم اوٹھے جب ار کے ماہین
نیم اچار رہے کچھ ناہین

نینون سے جل دھار بہائی
لس باسر برہ اگن جرائی

پی بچھوہ کی پیر ستاوے
گھر بن ات اوت کچھو نہ سہاوے

ہاے ہاے کرین بتائی
بنا نیہ جس مین نہ نبائی

کب ہون جس باور ہوی جائی
رچھن رووے چھن کری ہنسائی

کبہون روون کیسے دن راتی
کبہون بیٹھ بسبھر کر چھاتی

گور بن پیار اسے لگے نہ کوئی
دھن پہ وار دکھیہ دکھ ہوئی

دوہا

برہ پرل دل ساج کے گھیر لیو موہ آئی ۔ نہین ہارکے جھانٹے نہین تڑپ تڑپ جیا جائی

دوہا

ادھک پیت گورو یسی سہج جگت سنگ ہوئے ۔ شبد ابن نیشچے لکھو مکت کھڑی در سوئے

ہر گورسنت اکھنڈ ہین ساکھی بید پران ۔ شبد ابن نہچے ہر دی سی نشچے ہوئے کلیان

دوہا

رام لکھو نج آپ مین دیکھو نرکھ نہار ۔ شبد ابن مین پا نوراکینچھے شبد بہار

اب تھوری سی بانی سری مہنت و سنت و بعض سادھان و بھگتان بہار بندرابنی نیتھ کی جو اکثر اُچھیا و گُٹھتر مین ہنتی ہین لکھی جاتی ہے

دوہا

ست گور رام سرنگ ہو جیون کو آدھار ۔ بار بار بنتی کرون موہ او تار و پار

شبدی

اد گن سندہ سمائے گُن ایکو ناہین ہو ۔ سری شبد بن پیکھ دیال کی سا من ناہین ہو

موسم پتیت نہ آن ہی دیکھا من ماہین ہو ۔ بہوجل اگم اتھاہ ہی بوڑتا ماہین ہو

ست گور بیگ او بانہی پکڑو گھہ باہین ہو ۔ کام کرودھ مدہ لوبھہ بیاپی مہا دکھدائی ہو

سوامی نج جن جان کی راکھو سرنائی ہو ۔ جنم جنم بھٹکت پھر بھوساگر ماہین ہو

تیرتھ برت نہ دیو کی آسا من ماہین ہو ۔ ست گور رام کی چرن بن بھاوی کچھہ ناہین ہو

نرہن فی لبھہ دیو کو سب کہت سنائے ہو ۔ یہ تن فوکا ترن کو آگے کچھہ ناہین ہو

جیسین موتی اوس کا تم تن نس جائی ہو ۔ بن ست گور کوئی دوسر و تارن کو ناہین ہو

جنم سنپر کی سمپدا دیکھت چل جائی ہو ۔ سرت شبد پائے بنا کچھہ ہاتھہ نہ آئی ہو

مرگ بھرم بار بلو کی جل دیکھت نا ہین ہو — جیون مکری لکھ تار جال اُرجھو بجھو ما ہین ہو
جیون ترو پیا تا چھر بن پھر لاگت نا ہین ہو — تیون نر تن جتین تجھی پھر پاپت نا ہین ہو
روپ اکھنڈ پیا ایک پورن سب گھٹ ما ہین ہو — اٹل سروپ کی بنتی صاحب انت سہائی ہو

شبد راگ کافی

١ میرا من ماتاری ما تا — کیون نہین ست گورو رام تو گاتا
٢ رتن جنم تو بادھی کھو تا مار یگا جم لاتا — کبھی بھوگ یہ چار دوس کی آخر تو پچھتا تا
٣ کال نقارہ سر پا جی تا کی سدھ نہین پایا تا — دھن دارا سُت بہا نکی ساتھی کوئی سنگ نہ جاتا
٤ کال بھوا نکم آن ڈسی گا تا کا تجھے نہین لاتا — ات ہی نکٹ پیا ہی تیری تا کو کیون نہین دھیا تا
٥ شبد سرت جب ایک ہو جاوی جم بھی دیکھ لجاتا — سری بندرابن اٹل نر پایا مٹ گئی جم کی گھاتا

شبد

کاہے ست گورو رام بسرایو — پیارے ناحق جنم گنوایو
پرو اگن سنے تن من جارا — سوا لسنا بھرے بھرایو
لکھ لکھ پتیان بھیجون سجن پر — کوئی خبر نہ پایو
رین دن نیر بہے موہ نینون — پیا پردیس سدھایو
کون اوپا ؤ کرون میری سجنی — جاسون یہ گھر نہین آیو
اہند ناد کی ڈور گہی سے — سرت شبد سون لایو
سن مہا سن پار اوتر کر — بھنور گپھا چڈھ دھایو
ست پر لکھ سری بندرابن پورن — ہر پد اس چرن لپٹایو

شبد

ست گورو رام کا مین ہون چیرا

۱	چڑھی سرت گگن کے ماہین	جنم سے کرا نبیرا
۲	اودہ گلی کی راہ مین پائی	کرا الکھ مین ڈیرا
۳	ست لوک لون جیتی گنتی	سب کا ہو مین گھیرا
۴	نارد کو سری شبداین ملگئے	مٹگیا جنم مرن کا پھیرا

شبد گنڈلیا

بنگلہ مین اک بنگلہ دیکھا تسمین پرکھ الیکھ — تسمین پرکھ الیکھ بن جھیا بانی بونلے

جسپر کرپا کری کپاٹ جو دیوین کھولے — دبے گیان اوپدیش بھرم کو دور مٹاوین

لیکر ساد اوپدیش آنند کے منگل گاوین — ست گورو رام کا جاپ سرومن یہی جانو

دو بدھا درمت دور پاپ ہوی سب ہانو — شیو دیوی اس کے گرو سری شبداین پایو پرکھ ابیکھ

بنگلہ مین ایک بنگلہ دیکھا تسمین پرکھ الیکھ

شبد

ست گورو رام سے ملے بیت مات ری ❊

تن دھن جیتو اور سکھا کوئی ساتھ نہ جات ہی — جب بینسا نکلی جاگا کوئی نہین پات ری

جو کچھ کرو سو کرلو پیاری گیا سما نہین آت ری — بھجن بندگی شبد سنگ میلا پھل ہی یہی بات ری

ست گورو رام داس چرن بلہاری پائی موکھ اترات ری

ریختہ

کہو ست گورو رام بندرابن ۔ نہین کچھ دیر ہو ہر جن ۔

جسمین یہ تو جہ پا تو دہ گئی ۔ دیکھی سرت جاگی گئی ۔ سبھی جاگ بھوگ بھو بھائے ۔ پشنوت ہو گیا نر تن

[illegible] نیند مین بھولا ۔ لڑ ہو اور کام بس بھولا ۔ پڑی جب بال بچپون کی ۔ نیروگا ہو گیا تن من

گورو کرپا کرے مجھپر ۔ سرت پھیری میری دھن پہ ۔ لگا جب شبد کا میلا ۔ ہوا شدھ صاف یہ پر تن

چرن سیوا مجھے بھائی ۔ نہیں سچ جیت کون جانی ۔ داس گورو پرشاد کی آسا ۔ پڑی جب لگ گیا نج دھن

شبد

من تم سری بندرابن دھیاورے

تن دھن کٹم سرب کچھ دائی ان سنگ نیہ نہ لاورے ۔ گھٹ انتر انہد دھن باجے تا مین سرت لگاورے

سو مرس سری بندرابن جی کا درشن کر سکھ پاورے ۔ ست گورو رام سندھ کی مانہین نج من گوتا کھاورے

گورسرن داس کی چاہ یہی ہے سری بندرابن گن گاورے

شبد

مین پاپی بحال شدہ بدہ کچھ نا ہین ہو ۔ سری بندرابن راکھو موہ گھ باہین ہو

ست گورو تم [illegible] بھیا لسی ہو ۔ گورسیو کچھ پاپنی جگ ہووت ہانسی ہو

دیا بھی نج تیت کو کچھ راکھو ہاتھا ہو ۔ من ترنگ [illegible] نہین کر پانت گھاتا ہو

مین کچھ نادان ہون بدھ صاف ہرانی ہو ۔ ست گورو رام دیال ہوی دو شبد بھکانی ہو

گورسرن داس ان بنت گورو کی نت سکھ پاتا ہو ۔ سری بندرابن ست نام سی آواگون نساتا ہو

ریختہ

پڑا جگ بیچ بھاری تم ۔ کو سنگت بس رہی ہر دم

بسے اس چاہ مین باقی گیت نند پاسی ہین آتی ۔ اپن چین مین نہین جانا لگا ہو رات دن ہم ہم

گرو سی بھید نہیں لاسے	ہین تجھے کھین اور گات	یہ ہر اصاف کہیسے ہین	کپٹ پیاری تجھے چھبی کھم
گرو سیوا ابڑی نعمت	مین پاپی کی ہی شبات	نہیں بس ہم بسی ہاری	اسی سی مور پایہ غم
گرو ارپن یہ تم تن من	ہین ست گور رام بندرا بن	سرت جو نا دیسی لاوے	تجھی پاوی پہ پھل تم دم
کرم اور بھرم مین لاگے	نہیں یہ کاس بس جاگے	داس گو رسن کی عرضی	قبول ہووی تمہیں تجھے جم

چوپائی

۱	ست گور رام دیا ندہ پایو	سری بندرا بن نام لکھا یو
۲	بڑے بھاگ مین سرفی آیو	میرو دکھ سب دیو مٹا یو
۳	اوگن میرے درشٹ نہ لائی	شبد بھید دینا درسائی
۴	ست پرش گور روپ لکھا تا	نرمایا نرو ند لکھا تا
۵	ہم مت الپ پار نہیں پایا	ست گور دین سیوا جیت لایا

ریختہ

بھجو ست گور رام بندرا بن ‖ سے ملے نہیں بھید یہ نرتن

گرو تم نام سن یہ سینی	یہی کھ جان لو رینی	جگت جھوٹھا لکھو بھائی	سے ملے تم کو گھر اپر دھن
گورو پورا جبھی پایا	چرن سے پہیت نت لایا	ہوی کارج مری موپے	لکھا سوپ بین گھر بن
برہ کا کھیل مین کھیلا	پیا نے باندھ کھ میلا	پیارا مل گیا مائی	سکھی ہو یا جبھی تن من
سنی دھن گگن بین پائی	جگت سدھ مٹ گئی ساری	ملا ست گو رسن کو پیارا	جھلکیں ہین نہیں اپنی سرو تن

شبد

پیارے سری بندرا بن گاؤ رے

چھند

سری ست گورو رام کی استت سنو ترات پاونگ ۔ الکھ اگم سرب سو شبھ آکرتے گاونگ

سمرتی سروتی شاستر پران جنم مرن ناد دھاونگ ۔ سری ست گورو رام کی دھن رچھگ گو تارنگ

کام کرودھ بکار سبھی سرب کا ہو ناس نگ ۔ ست گورو رام سا ایک پورن برہم سہج بارنگ

چیت نرودھا شبد سرن گیان کو کی کارنگ ۔ دھن انادی ہد گگن کی ہوی برت ایکا کارنگ

سویم پرکاش سری بندرابن تم اگھ بدارنگ ۔ شانت بیدی بنیتا جن نندکشور گاونگ

تلانا

گگنک چمن سب جوت لبھائی ۔ اودانیگلا سکھن دھاستت شبد گھن گھن گھنن

ست گورو رام سرن جو لاگی رین دن سمرن مائین ۔ تال سرن سرگم پائی تا دیم تا دیم تن تن تنن

سری بندرابن چرن سنا گی راہ ملی ہی واہین ۔ رام چرن چرن گو داما دھار تم ہار من من منن

ریختہ

سری ست گورو رام کی سنگت سر ون جان پیارے ۔ بھجو ست نام ہری ہری رہو تم جگت سے نیارے

ہی جنکو بیاپے گیٹی جم جال سب سارے ۔ کرم جنجال سی چھٹیکر سرن سنتون سی ہو پیارے

سمجھا بوجھ جب آئی او تر گئے بوجھ سب بھارے ۔ برہمن برجھ کو چینی بھرم سب دور کر ڈارے

جو گور شبد دبھا گی سرت دی شبد کی لارے ۔ بچن ہی بندرابن راج جی پیت سو چیت مین دھارے

غزل

واہ گورو کی نام سو عاشق جنم سو پھل لیے جاتے ہین ۔ ست گورو شبد کی دھیان مین پک گے آپی مین ملجاتی ہین

سر کی ست گورو کی آس آپی کو ڈال دیا ۔ چھوڑی جگ کی آسا مٹی صفا ولاگ وہ جاتے ہین

جاگتا ہو سو جاگی کی رہو ست گورو رام کو پانا مشکل ہے ۔ اوسر کو گچھپا و بگاوین یوں ہی پیتے جاتے ہین

سرتی شبد اپنی پریت کریگا و پار ام لس پاویگا ۔ نہا بھجن اس نام کی پار و جم کی پھانسی جاتے ہیں

قصیدہ

ست نام پرکاشی ہیں سری شبد ابن سی پایا ہے ۔ جن مرتا س کو پان کیا پھر نا کہیں آنا جانا ہے

شبد چرن کمل میں دھیان کیا تب اپنا روپ لکھاتا ہے ۔ ہو یار تو جگ کی دھندھوں سی جن ابھی بچن کو مانا ہے

ست گور رام کو جاپ ہو روپ ہر مہر واہ گورو کو دھیانا ہے

ست گور پرشاد کی آس چرن بیچ باس یہی مکھ سمرن گیانا ہے

کال کی جال میں پھنس ہی سب جگت رہا اور سمجھانا ہے ۔ تو مان بچن ست گور کی جو آپن کو سلجھانا ہے

دن چار کو بھوگ کیے پھر آخر کو مر جانا ہے ۔ تو جیت سمجھ اصلیت کو پھر سبھی گھر کو دھانا ہے

ست گور رام کو جاپ ہو روپ ہر مہر واہ گورو کو دھیانا ہے

ست گور پرشاد کی آس چرن بیچ باس یہی مکھ سمرن گیاتا ہے

جھولنا

اس گگن کی چاہ کرو ست سنگ کی دھنا میں نہانا جی ۔ کنج کنول کی گھاٹ لگو تب آگی سرت چلاونا جی

تہاں کے بیچ میں ہوا دسنے کو تم چلنا جی ۔ آگی پنچ شبد تہاں باجت پر کھوا ونکا کہنا جی

ہر دم میں یہ یاد ہی ایک نام کر ساتھ کی چاہنا جی ۔ واہ واہ کی آواز جہاں آوی بہت پریم سی گہنا جی

گپت پرگٹ سری شبد میں چلیں سو جن بینا جی ۔ داس بکتا ست گور رام موہن اب جی جی کہتی رہنا جی

شبد

ست گور رام نام سمرونگی ⁜

پل پل لگن لگی چیت سو چرن کنول ہر دم میں دھرونگی ۔ دین جان اپن کر لیں مین سرن گہی چھین با نہہ ترونگی

درشن پا پاپ نشون چھوٹیں یگ کی روگ اون سنتاپ ہرونگی ۔ ادھر محل سائیں کا باسا شیام کنج میں سرت بھرونگی

سیت پرشادی پائی گرتھ شانت نج پد مین گیئو ۔ نج باک گور کی لگن کیئو جاس کر سکھ بھو لیئو

نام اس کی ہا پنچ بھیو سری سندرائن کرون ۔ پرتاپ ست گور نام سی گور نام نج ہردے دھرون

دوہا

ست چت آنند روپ ہو وہ گور ست گور رام ۔ نام بھید جن پائیان پورن ہووے کام

چوپائی

سری سندرائن تم چرن نمامی ۔ سری گور پورن انترجامی

مین کامی کرودھی پڑ بھاری ۔ سرن جان اب لیواو باری

بشئین سی مین ات من لائیو ۔ تانی مجکو بھیو بھرمایو

اس تن مین گور پورا پایا ۔ نج آنند گھر ماتھہ لکھایا

جب لگ آپن روپ بجھانا ۔ بھولا بھولا پھرا انمانا

موسے گت سب ہی بتلاوین ۔ آس آس جیون بھرماوین

سنت بید پرمان نہ مانین ۔ اپنی دھن رین دن وہ تانین

مان کی ہیت مکت بسراوین ۔ جگ سکھ کو چھین چھین مین دھاوین

جوکوئی سار بھید بتلاوے ۔ جینے مکت روپ دکھلاوے

کرم پھند گل ماہین ڈارین ۔ چھٹے آنند کو چت مین دھارین

ست گور جو ست روپ لکھاوے ۔ مایا کرت سنکلپ چت نہ بجھاوے

ست گور کرپا بچ جن مل گیو ۔ تن من گور ارپن کر دیو

شبد اکھنڈ بھیو پرکاشا ۔ دکھ کلیش کو ہو گیو ناشا

گوسیوا یہ کرم سہائی ٭ آسا کہین کی رہی نہ بھائی
نام رتن گھٹ گھٹ مین چینہیا ٭ بان سرو ور بھو سکھہ لینا
سن اور مہا سن ترو رسا وا ٭ بھید ابھید سبھی لکھہ پاوا
الکھ اگم امرا پور پایا ٭ ست سروپ نہین وہان مایا
ست گور رام سین سرتاجا ٭ جن جانا پورن تن کا جا
گور سیوک نج پا یا نا ما ٭ جاے بسا اپنے گور دھا ما

دوہا

ست گور رام جن پائیان دوسرہی نہ آس ٭ سو جن مکتا ہو سنگے پاوین نج گھر باس

منگل

سوہنگ رام سمیپ جو رستا درسیا ٭ مکت پدارتھہ ہاتھہ جو ست گور پرسیا
بن سورج او جیار ہیون دس پورہا ٭ سیتل جل کی دھارا مین رس پرہا
او لے نینن دیکھہ الکھہ پرکاش ہے ٭ پی امرت متوار سہج دھین باس ہے
سن سکھر کی ماہنہ جو نوبت باجتی ٭ سرت لگی تا ماہنہ مدھر دھن گاجتی
بن سواتی اور سبپ جو موتی او پجیا ٭ ہوگیا میل ملاپ تہین دکھہ نبیا
بنک نال کے پار ٹھکانا جن کیا ٭ سہج سمادھی پاے اناحد چینہیا
تین سن کے پار جو چوتھا دیکھیے ٭ ست گور ہاتھہ دور ہین اگم گو نرکھیے
اٹ پٹ او گھٹ گھاٹ سبھی سے پار ہو ٭ ہنس گتی کو پاے شبد سے تار ہو
من نشچل ہوجاے تو آپی آپ ہے ٭ دوبت کلپنا ناس نہین کچھہ تاپ ہے

منگل منگل ہوے پیا سنگ باس ہو ۔ دُبدھا دُرت دور بھرم کا ناس ہو
بندرابن بہار جو دسوین دوار مین ۔ ہو گیو پورن تین گن کے پار مین

آرتی

پورن پُرکھ آرتی لاوُ ۔ سوہنگ رام گرو پد دھیاوُ
دیپک جوت سُرت کی باتی ۔ انہد سنکھ اکھنڈ بجاوُ
گھنٹا ناد نرانتر دھیانا ۔ پریم کی پہپ سو پھل برساوُ
دیا دھرم میوا مشٹانا ۔ سیل سُمت کے تھال سجاوُ
سیوا سُمرن کر سب اچا ۔ شبد سُدھا رس بھر دھن گاوُ
شانت سرور جل بھر لیجے ۔ آنند چھینٹ سُگم چھڑکاوُ
بندرابن بہار لکھو گھٹ ۔ آرت پرشاد امر پھل پاوُ

شبد

سب تو کہی ایسی کیون نہ کہی ؀

اٹ پٹ باٹ او گھٹ گھاٹ دھارا اگم بہی ۔ پورت ہون پیا نہ ہو پیا کے جھپٹے بانہہ گہی
گورکھ پال دیا جو کینھی اون کو اسی چہی ۔ مین مت مین بھرم سون جیو نکو سکھ بھول رہی
پانچ بہار بہار شبدسن الکھ لکھت ہے سہی ۔ دو لکھ بھرم جنجال بناسا ایک ہی ایک اہی
سوام ملین جگ جال ہنن جنکے ہے آس یہی ۔ بندرابن پرتھوی دکھاوت پھولن نیچھہ اہی

گرنتھ کرتا کی پرارتھنا بطرز عرض

اب گرنتھ کرتا ایشر اور سنت مہاتماؤن سے یہ پرارتھنا کرتا ہی کہ جو کوئی بہار بندرابن کو پڑھیے

نینہ کام یعنی سنساری اور پرلوک کی سُکہہ آدمی کا سمجھا بغیر پڑہے اور سُنے اوسکا چت سنساری
کا سُنا اور بِچتیا دھیانون سے شدھہ ہوکر نشچل اور ایک آگرہ ہو جاوے اور دیب درشٹ پراپت ہووے
نظر حق الیقین ۱۲

دوہا

من کے استھر ہوت ہی درسے ست سروپ
متھیا تم کی ہان ہی بندراین لکھہ روپ

اور جو شبد کا ابھیاس کرین اونکو سوگم تا سے ست شبد کی پراپت ہو اور جو نس کام تریَن
اونکی لوک پرلوک کی سُکھہ اچھا پورن ہو اور سب کلیش دور ہون اور گورو سادھو برہمن اور
بھوکھے کی سیوا کرنے کی خواہش ہو غرض جو بہار بندراین منتھی ہو اوسکی اوپاشنا
پورن ہو اور گیان کی پراپتی ہووے جو کہ یہ نیتی یعنی عرض اور ابلاکھاست انشکرن سے
جیوون کے آنند اور کلیان کے واسطے کی گئی ہے اور جو کہ یہ پرگھٹ ہے کہ جو سچے دل سے
پڑھین سُنین گووے بیشک سجن اور اچھے کرم کرتا اور سبکے پیارے ہونگے اس سے
مجھے یقین ہے کہ میری پرارتھنا پوری ہوگی آگے گورو مالک اور ہر اچھا شیا یقین سے
یہ عرض ہے کہ جو میری سہو و خطا نظر سے گذرے اوسکو معاف کرکے مجھے زیر بار منت کیجیے
اور آپ فیض بخش کہلائیے مصرعہ چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار

فصل پانچوین ہوئی تمام
گر کریو پسند عوام

منزل مقصد کا پیغام
کل جگ مین یہ مکتی دھام

تمام شد

خاتمۃ الطبع

چمن چمن ستایش او گلشن گلشن نیایش باغبان جہان کو کہ اس زمان نضارت اقتران مین کتاب معرفت مخزن **بہار بندرابن** تصنیف لطیف سری مہاراج سچدانند سروپ **سری بندرابن جی** اچارج نتیجہ بہار بندرابنی چوتھی مرتبہ مطبع منشی **نولکشور** صاحب واقع لکھنو مین آخری ترمیم و تصحیح و نظر کردہ مسودۂ مصنف سے باضافۂ بیشتر مطالب ہائے جدیدہ ماہ اگست ۱۸۹۳ ع مین چھاپی گئی — شائقون کی توجہ اور اہل باطن کی حقیقی خواہش سے ہزار ہا جلد اسکی چھاپتے ہی ہاتھون ہاتھ ہوگئین مصنف صاحب کی نیک خیالی اور خیالات پاکیزہ ایسے نفیس ہین کہ اگلے زمانے کے سنت مہنت و رکھیشرون کے جیسے کلام معجز نظام مین اثر دیکھا ہمنے اپنے تجربہ اور اکثر شخصون سے سنا کہ اس کتاب کو جسنے اول سے آخر تک دیکھا فی الفور اوسکا اثر خیالی جام محبت بھگت و گرو سیوا و گیان سے لبریز پایا — اسکا ترجمۂ ہندی بھی اس مطبع مین موجود ہے — امید قوی ہے کہ قدردانون اور شائقون کی گرم بازاری سے جلد تر پانچوین مرتبہ چھپے اس کلام پسندیدہ کو پرمیشر ایسا ہی مقبول خلائق کرے — سری مہاراج مصنف صاحب کا نتیجہ نہایت خوبی و رونق و ترقی کے ساتھ برکاشت ہی کسیقدر حال نتیجہ کا تحریر مفصلۂ ذیل سی کہ بچشم خود دیکھی ہے ظاہر ہوگا

نقل

جوکہ اکھاڑہ سادھان بہاربندرابنی نپتھہ کا دوسال سے میلہ پراگ راج مین واسطے اشنان کے آیا اور دوسری بار میلہ کمبھہ کا تھا چنانچہ اکھاڑہ مذکور کو جگہ سردوبار متصل خاک چوک بیراگی سادھان کے پاس برابر دیا گیا اور اکھاڑہ مذکور بروز اماوس میلہ کمبھہ مین ہمراہی اکھاڑہ زملہ سادھان کے واسطے اشنان سری بینی مادھوجی کے گیا تھا اور مین مہتمم میلہ ماگھہ اس تحریر کو ایمانا لکھتا ہون کہ چلن اس نپتھہ کا ٹھیک ہے اور سوامی اکھارہ بہاربندرابنی ہزار ہا روپیہ پرمارتھہ اپنی ذات سے صرف کرتے ہین اور اپنے دھرم مین بڑا اعتقاد رکھتے ہین اگر آیندہ بھی اکھاڑہ مذکور واسطے اشنان کے بینی کے کنارے آوے تو جگہ مطابق صدر کے انکو دی جاوے اور غرض اس تحریر سے یہ ہے کہ جو افسر بندوبست کرے وہ اسکے مطابق کرے گا تو کچھہ تکلیف واقع نہوگی اور اسکا اجر ملیگا فقط مرقوم ۱۵ - فروری ۱۸۶۶ء

بقلم بابولال

دستخط و مہر سردار نراین سنگہ کوتوال